حضور صدر الافاضل علیہ الرحمہ کے ۲۴ نادر و نایاب مذہبی
سیاسی سماجی ادبی مکتوبات و مراسلات کا اولین مجموعہ بنام

مکاتیبِ صدر الافاضل



ترتیب و تحقیق

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی





نوری دار الافتاء، مدینہ مسجد کاشی پور اتراکھنڈ

مکاتیب صدرالافاضل

ترتیب وتحقیق

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء، کاشی پور، اُتراکھنڈ

کتاب: مکاتیب صدرالافاضل
مرتب: مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
بارِاوّل: مئی 2017ء
تعداد: گیارہ سو
صفحات: ۲۴۸
ہدیہ: -/200 روپے

ملنے کا پتہ:
رضوی کتاب گھر قلعہ بازار کاشی پور
مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد
قادری بک ڈپو نو محلّہ مسجد بریلی شریف

انتســــــــــــــــــــاب

فقیر اپنی اس کاوش کو امت کے درد مند،

حق پسند، حق گو، حق شناس،

حضرات کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نیـــــــــــازمـــــــــنـــــــــد

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

حصہ اوّل

مکاتیب صدر الافاضل بنام مشاہیر

اسمائے علما و مشاہیر باعتبار حروف تہجی

حصہ دوم

مکاتیب مشاہیر بنام صدر الافاضل

مراسلات/ دعوت نامے

مکاتیب صدرالافاضل پر نظرے خوش گزرے

ادیب اہلِ سنت ڈاکٹر غلام جابر شمس پورنوی

اعلیٰ حسب، والانسب، بالانسل کا شہزادۂ والا، قدرے درازی لیے سرو جیسی قامت زیبائی قد والا، اس چھریرے پن پر شمشاد سرو کے درختان سبز شار، انڈے کی زردی جیسی ملاحت وصباحت آمیز گوری رنگت، جس پر قوس وقزح کا جمال رقص کناں، اونچی بنی، سیدھی ناک، عقابوں کی آنکھوں کی تیزی سے زائد تیز چشمان مبارک، جبین اقدس پیشانی، جودھانی آسمانی بہاریں کشید کی ہوئی ہوں، ایسا وجود ناز، لالہ رخ، لؤلؤ دہن، سیم تن، طلائی بدن، جس پر نہ صرف فلک اطلس کی عرشیاں اور کرۂ ارض کے فرشیاں، بلکہ لعل یمن کی چمک اور مشک ختن کی خوشبو بھی رشک کرے، غرض فرق سے ساق تک اُجلی صورت واُجالی سیرت میں خوبان عصر کا شاہکار، مملکت علم ومعرفت، حکمت وتدبر، شعور بصیرت، فکر وانقلاب، سیاست وصحافت، سیادت وقیادت جرأت وشہامت، جاہ وجلال، رعب ووقار کا شہریار، اپنے عہد میں عیسیٰ دم، مسیحا نفس، خالد وطارق کا جگر رکھنے والا، بخاری ومسلم، یوسفی وشیبانی اور رازی وغزالی کا مزاج پانے والا۔

ہاں! وہ کون؟ جی!

وہ وہی، جو چھتیس (۳۶) گز کا مجلی سینہ اور باون (۵۲) گز کا مصفی صدر لے کر ہی پیدا ہوا تھا۔

بیس (۲۰) برس کی عمر میں چہل برس سے زائد کی عقل وفراست رکھتا تھا۔

جس کا دل غم جاناں وغم دوراں میں ہمہ دم تڑپتا تھا۔

جس کا روغن دماغ نے چراغ ملت کی لَو کو تیز سے تیز تر کر رکھا تھا۔
جس کی آنکھیں، یادِ الٰہی، عشق رسالت پناہی اور فکر فردا میں روز و شب ساون بھادوں کی جھڑی لگاتی تھیں۔

ہندوستان کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ دَور جو مذہب و سیاست میں ایک کربلائی دَور کہلاتا ہے، اس دَور کشاکش میں قوم وملت کی کھیون ہاری میں اس کی دَستار کا طُرّہ دُور ہی سے دِکھتا تھا۔ جہاں کھڑا ہوا، کامیابی نے اپنا جھنڈا گاڑا، جس جا قدم رکھ دیا، فتح وظفر نے جشن بہاراں منایا۔ جدھر نگاہ اٹھ گئی، شاہراہ حیات روشن ہوگئی، مٹی جو مرادآباد کی تھی، سارے ربع مسکوں کے تمام آفاق پر چھا گئی۔ ہندوستان کے بڑے بڑے سیاسی سورما اور مذہبی سرغنہ سے لے کر عرب کے شاہ حجاز ابن سعود تک جن کی للکار سے لرز اٹھتا تھا۔

ایسا فردِ فرید، رجل رشید، مراد بامراد، جس کے آگے اغیار خائب خائف وخاسر ونا کام وبے مراد، کس قلم میں تاب ہے کہ اس شش جہات کائنات پر پھیلی ہوئی ہشت پہل حیات ہستی اور اس کی خرام مستی فکر وخیال کی مرقع کشی کر سکے۔ اس ذو جہات وسیع ابعاد نیک نہاد ہدایت بنیاد سعادت سواد سیادت صفات شخصیت اور اس کی فکر ہمہ گیر کی آراستگی ومشاطگی ہر کہہ ومہہ اور ہماوشما کا کام نہیں۔

وہ تو اپنے آپ میں مہر منیر، ماہتاب چہاردہ شب، اپنی مثال اور اپنا جواب آپ ہی ہے۔ یہاں میرا اشارہ ہے اہل سنت کے پیارے اور اعلیٰ حضرت کے دُلارے استاذ العلماء فخر الاماثل صاحب الفضائل والفواضل صدر الافاضل حضرت سید شاہ محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ ذوالایادی کی طرف۔

ہر پارۂ اَرض زرخیز نہیں ہوتا، ہر فرد مرد میداں نہیں ہوتا، جو ہوتا ہے، وہ ہے قدرت کا انتخاب اور رحمت رب کا توفیق یافتہ۔

خوب یاد رہے کہ رب قدیر کا فضل مجید یوں ہی متوجہ نہیں ہوتا جس پر یہ باران فضل برستی ہے، اس میں اس کا حسن نیت اور خون جگر کا خلوص شامل ہوتا ہے۔ اُوالعزم ذی العلم والجاہ صاحب فضل بلند نوجوان فاضل مولانا مفتی ذوالفقار خان نعیمی زید علمہ وقدرہ کا تعلق

مدینۃ الاولیا سرزمین بدایوں سے ہے موضع کنکرالہ کا یہ کڑاوکھرا خان پٹھان جوان رعنا عمر اور علم دونوں لحاظ سے اپنی تمام تر علمی تاب وتوانائی اور ارادہ وعمل کی پختگی و بلند حوصلگی کے ساتھ سرحد شباب پر کھڑا ہے۔قریب درجن بھر کتابوں اور اس سے زاید مقالوں کا مصنف ومحقق اس وقت ایک نیا صحرا و دریا رعبور کر کے ایک نیا زاویہ وجغرافیہ تلاش کر کے اور پھر اسے سجا سنوار کر قارئین کرام کے سامنے لایا ہے۔اس علمی تحفہ اور ادبی گلدستہ کا نام ہے 'مکاتیب صدرالافاضل'۔

یعنی جہان جہاں نما کے میکدے کے خمار سے مخمور وسرشار مفتی ذوالفقار کی کاوش ثمر بار نے جو یہ جلوۂ صدرنگ دکھایا ہے، اپنے آپ میں ایک نہایت تاریخی وتحقیقی کام ہی نہیں، کارنامہ ہے، مجھے بے حد قلق ہے کہ میں یہ مجموعہ تفصیل سے نہیں دیکھ پایا۔اور اس کی وجہ ہی ہوئی کہ مرتب موصوف نے ''متن مکاتیب'' کا مسودہ اس وقت ارسال کیا کہ کتاب پریس جانے کے لیے اپنا بال و پر تول رہی تھی اور میں یہاں اپنی بر ودت جگر 'جبین فاطمہ' کی شادی کی تیاری میں پل پل مصروف کار،محض نظرے خوش گزرے ڈال کر یہ چند سطور سپرد قرطاس کر دیں ورنہ مجھے مکتوباتی اَدب سے یک گونہ خاص تعلق ودلچسپی رہی ہے۔

اے کاش! میں مکاتیب صدرالافاضل، کا علمی وفکری، تاریخی وسیاسی، معاشرتی وتمدنی اور مکتوبی واُسلوبی جائزہ پیش کر پاتا۔تاہم میں مرتب موصوف کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ حلقۂ علم واَدب کی طرف سے اس کا پُر جوش خیر مقدم کیا جائے گا۔

خاکسار
غلام جابر شمس پورنوی، ممبئی



مقدمہ

عربی کا مشہور مقولہ ہے: "**الکتاب کالخطاب**"، لکھنا بولنے کی طرح ہے۔

جب بول کر بات نہ ہو سکے تو لکھ کر بات کی جائے اور یہ طریقہ کوئی نیا طریقہ نہیں ہے بلکہ ہزاروں سالوں سے دنیا میں رائج ہے۔ہاں البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ دَور حاضر میں اس چلن کی رفتار میں اضافہ ہو گیا ہے۔موبائل وانٹرنیٹ کی دنیا میں جس تیزی سے لکھ کر بات کہی جا رہی ہے-یقیناً سابقہ اَدوار میں ایسا نہیں تھا۔مگر ہمیں اس بات کا بھی اعتراف کرنا ہو گا کہ موبائل اورانٹرنیٹ کے ذریعے تبادلۂ خیال دنیائے ادب میں وہ مقبولیت اور مقام حاصل نہیں کر سکتا جو کہ قدیم دَور سے مروجہ مکتوبات کو حاصل ہے۔مکتوب کو موبائل ایس ایم ایس ،ای میل اور چیٹنگ کی نسبت آج بھی زیادہ مستند سمجھا جاتا ہے، یہی سبب ہے کہ موجودہ دَور میں تمام تر جدید ذریعۂ مواصلات کے ہوتے ہوئے بھی سرکاری و نجی اداروں کے ہاں یہ طریقہ بدستور رائج ہے اور دیگر ذرائع کی نسبت زیادہ محفوظ و معتبر ذریعہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

تاریخ انسانی اس پر گواہ ہے۔دیکھیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو خط کے ذریعہ پیغام امن پہنچایا تھا۔آج بھی تاریخ میں محفوظ ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم بادشاہان تک دین اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے خطوط ارسال فرمائے جو کہ آج بھی تاریخ میں محفوظ ہیں۔دَور صحابہ میں خطوط کا جو سلسلہ رہا تاریخ نے اسے بھی محفوظ کیا ہے۔

علاوہ ازیں علما و مشائخ اور دیگر دانش وَرانِ قوم نے جہاں بات زبان سے کرنا مشکل جانا- خط کا سہارا لیا۔ان کو خط لکھے صدیاں گزر گئیں مگر آج بھی ان کے خطوط تاریخ میں محفوظ ہیں۔

ماضی میں مکتوب کی ترسیل بذریعہ قاصد ہوتی۔نیز مختلف پرندوں مثلاً کبوتر وغیرہ کے ذریعے بھی خطوط کی ترسیل کی جاتی جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کے ذریعے ریاست سبا کی ملکہ بلقیس تک اپنا خط پہنچایا تھا۔

مکتوبات کی اہمیت وافادیت سے کسی ذی شعور کو انکار نہیں ہوسکتا، خط دراصل مافی الضمیر کو بیان کرنے کا ایک بہترین ذریعہ مانا جاتا ہے۔ خط لوگوں کے باہمی تعلق، منہج فکر اور رویے کا عکاس ہوتا ہے۔ سربراہان مملکت نیز علماء و مشائخ وارباب فکر و دانش کے خطوط کسی خطے کے معاشی، معاشرتی، مذہبی و سیاسی حالات کا صحیح رُخ پیش کرنے میں بے حد ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہر دَور میں علمائے کرام وارباب فکر و دانش کے خطوط کی جمع و تدوین اور اشاعت کی ضرورت کو محسوس کیا گیا۔ یہی سبب ہے کہ ہمیں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے لاتعداد مجموعہ ہائے مکاتیب نظر پڑتے ہیں۔ علماء کرام نے سنت مصطفوی کی ادائیگی کرتے ہوئے پیغام حق کے ابلاغ اور مسائل دینیہ کی تفہیم کے لیے ہر دَور میں مکتوبات تحریر کیے جن میں سے چند مشہور مجموعوں کا تعارف حسب ذیل ہے:

مکتوبات دوصدی: مخدوم شیخ شرف الدین یحیٰ منیری کے دوسو خطوط کا مجموعہ ہے۔

مکتوبات مجدد الف ثانی: جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے ترتیب دئے گئے۔ پہلی جلد اصحاب بدر کی نسبت سے 313 خطوط پر مشتمل ہے۔ اور یہ نسبت حضرت کے حکم پر ہی ملحوظ رکھی گئی۔ دوسری جلد اللہ پاک کے 99 اسماء الحسنٰی کی مناسبت سے 99 خطوط پر مشتمل ہے۔ تیسری جلد قرآن کی ایک سو چودہ سورتوں کی مناسبت سے 114 خطوط پر ترتیب دی گئی بعد ازاں 10 رخطوط کا اور اضافہ کیا گیا اس لئے اب اس میں مندرج خطوط کی تعداد 124 ہے۔

مکتوبات شاہ ولی اللہ: 358 فارسی خطوط کا مجموعہ دو جلدوں پر مشتمل ہے پہلی جلد میں 281 خطوط ہیں۔ حضرت کے تلمیذ رشید شیخ محمد عاشق پھلتی کے صاحبزادہ گرامی قدر شیخ عبدالرحمٰن نے اس کو ترتیب دیا۔ جوانی میں انتقال ہونے کے سبب مکاتیب کا کام ادھورا رہ گیا۔ اس لیے والد گرامی نے دوسری جلد ترتیب دے کر کام کو مکمل کیا۔ دوسری جلد میں 77 رخطوط ہیں۔ اس طرح حضرت کے خطوط کا مجموعہ 358 تک پہنچتا ہے۔ یہ کتاب خلیق نظامی کے اردو ترجمہ کے ساتھ مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی: یہ مجموعہ 68 خطوط پر مشتمل ہے۔ خود آپ نے مرتب

فرمایا۔

کلیات مکاتیب رضا: امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کے مکتوبات خود آپ کے دَور مبارک میں مختلف ناموں سے شائع ہوتے رہے۔ **الطاری الداری لھفوات عبدالباری،** اعلیٰ حضرت اور علامہ عبدالباری کے مابین مکاتبت کے حوالے سے ایک ضخیم کتاب ہے۔ اور بھی دیگر مشاہیر کے نام خطوط اسی جلد میں جمع کیے گئے اور اسی وقت شائع کیے گئے البتہ مکاتیب اعلیٰ حضرت کے حوالے سے مجموعی طور پر جامع کوئی کتاب منظر عام پر نہیں تھی ۔کلیات مکاتیب رضا نے یہ کمی پوری کردی۔

علامہ غلام جابر شمس مصباحی صاحب نے اعلیٰ حضرت کے 134 رمکتوب الیہم کے نام ،353 سے زائد مرسلہ خطوط کو یک جا فرما کر ایک بڑا کارنامہ انجام دیا یقیناً وہ لائق مبارک باد ہیں۔

خطوط مشاہیر بنام امام احمد رضا: یہ اعلیٰ حضرت کے موصولہ خطوط کا جامع مجموعہ ہے۔ 400 سے زاید مکتوب نگار حضرات کے خطوط شامل ہیں جن کی تعداد 600 سے متجاوز ہے۔ اس مجموعہ کا سہرا بھی علامہ غلام جابر شمس مصباحی صاحب کے سر جاتا ہے۔

خط جواب خط: اس میں ایک سوانیس حضرات کے کل 190 خطوط شامل ہیں۔

اکثر خطوط فتاوی رضویہ شریف سے ماخوذ ہیں۔ اس کی ترتیب و تحقیق کی خدمت بھی علامہ غلام جابر شمس مصباحی صاحب نے فرمائی ہے۔ مکاتیب اعلیٰ حضرت کے حوالے اس سے پہلے کبھی اتنا بڑا کام نہیں ہوا۔ اللہ پاک موصوف کو جزائے خیر سے نوازے۔

مکاتیب صدرالافاضل

آخر میں پیش نظر مجموعہ مکاتیب بنام ''مکاتیب صدرالافاضل'' کی کچھ بات کرلیں۔ پیش نظر مجموعہ، صدرالافاضل کے مرسلہ وموصولہ ایک سو چوبیس 124 خطوط پر مشتمل ہے۔ جس میں ارسال فرمودہ خطوط کی تعداد 63 ہے، اور مکتوب الیھم حضرات کی تعداد 26 ہے۔

59 خطوط 19 رمشاہیر علما و مشائخ اور دردمندان قوم کے نام ہیں۔ ایک خط جماعت رضائے مصطفیٰ کے اراکین کے نام ہے۔ اور تین خط غیر معلوم الاسم ہیں۔ ایک پر نام کرم

خوردہ تو دو بغیر نام کے ہی دستیاب ہوئے۔

موصولہ خطوط کی تعداد 53 ہے، مکتوب نگار حضرات کی تعداد 39 ہے۔

53 / خطوط علما و مشائخ و دانشوران قوم کی طرف سے ہیں۔ ایک خط سنی کانفرنس کے نام سے ہے۔ اور ایک خط اراکین دفتر جھنگ کی طرف سے ہے۔ دو خط غیر معلوم الاسم ہیں۔

پانچ (5) خطوط صدرالافاضل کی طرف سے جلسوں کی دعوت پر مشتمل ہیں۔ تین (3) مراسلات ہیں جو آپ کے نام سے اخبار الفقیہ، دبدبہ سکندری وغیرہ میں شائع ہوئے۔ اس طرح پیش نظر مجموعہ (124) مکاتیب و مراسلات پر مشتمل ہے۔

صدرالافاضل کی مکتوب نگاری: اس مجموعہ میں درج خطوط کو دیکھ کر یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ صدرالافاضل ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ ان خطوط کے آئینے میں صدرالافاضل کی سیاسی بصیرت، بالغ نظری، حقائق شناسی، کا اندازہ بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

مسلمانوں کی مذہبی، سیاسی، سماجی، نفسیاتی، ذہنی، اقتصادی ابتری کے نازک دَور میں جس سیاسی سوجھ بوجھ کے ساتھ قوانین شرعیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے جدوجہد فرمائی ہے کسی اور نے نہیں کی۔

آپ کے خطوط میں جہاں مذہبی رنگ دکھائی دیتا ہے تو وہیں سیاسی ترنگ بھی نظر آتی ہے، مسلمانوں کے شرعی و معاشرتی مسائل کا حل، سماجی ماحول سازی، عوامی سطح پر جنم لیتی غلط فہمیوں کے تدارک کی سعی بلیغ تو کہیں رہبران قوم کی غیر پختہ اور شریعت اسلامیہ سے متصادم سیاسی تدابیر پر قدغن لگائی ہے۔ مساجد و مدارس کے خلاف سازشوں کی مذمت اور ان مراکز اسلامی سے دُوری اختیار کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی ہے۔ کہیں بدمذہبوں فتنہ پروروں سے اجتناب و گریز کا حکم سنایا ہے تو کہیں اسلامیانِ ہند کو آپس میں متفق و متحد ہونے کی اپیل بھی کی ہے۔ جہاں غیروں کو، ھل من مبارز کہہ کر للکارا ہے، وہیں اپنوں سے رحماء بینھم پر عمل کرتے ہوئے رشتۂ محبت و مودت میں پروئے رکھنے کی حتی المقدور کوشش فرمائی ہے۔ ان خطوط کے آئینے میں آپ کو صدرالافاضل کی شخصیت میں ایک صاحب درد مخلص مبلغ، ملت اسلامیہ کے مسائل کا باریک بینی سے مشاہدہ کرنے والا عالم

دین، تشنگان علوم معرفت کی رہنمائی کرنے والا ولی طریقت، مسلمانوں کی مذہبی، سیاسی و سماجی میدان میں رہنمائی کرنے والا رہنما نظر آئے گا۔ الغرض پیش نظر مجموعۂ مکاتیب سے حضرت صدر الافاضل کی مذہبی، سیاسی، سماجی، علمی واَدبی خدمات کے پہلو اُجاگر ہوتے ہیں۔

مکاتیب صدر الافاضل کی خصوصیات: صدر الافاضل کے خطوط کی خصوصیات و امتیازات ایک وسیع موضوع ہے جس کا کماحقہٗ احاطہ اس مختصر مقدمہ میں کرنا ایک اَمر دُشوار ہے، تاہم یہاں دو چند خصوصیات و امتیازات پر مختصراً کلام کرتے ہیں:

صدر الافاضل کے خطوط اکابر، معاصر اور اصاغر کے نام ہیں، اس میں جو امتیازی خوبی ہے وہ یہ کہ دوران مطالعہ قاری کو یہ اندازہ لگانا مشکل ہوگا کہ یہ خط کسی شیخ یا استاد کو لکھا ہے یا کسی ہم عصر مذہبی و سیاسی لیڈر کو۔ کسی مرید و شاگرد کو لکھا گیا ہے یا کسی عالم کو لکھا گیا ہے۔ القاب وآداب سے بھی پتہ لگا پانا کہیں کہیں مشکل نظر آتا ہے۔ ایک دو مثالیں پیش ہیں:

علامہ نور اللہ نعیمی آپ کے تلمیذ رشید ہیں آپ ان کو لکھتے ہیں:

''اپنے مبارک اوقات میں اس فقیر خستہ حال کے لیے بھی دعائے خیر فرما دیا کریں۔''

مولانا ارشاد حسین صاحب شیش گڑھی بھی آپ کے شاگرد رشید ہیں- ان کو لکھتے ہیں:

''آپ کی فقیر پُرسی سے دل کو بہت تسلی ہے۔''

حکیم لطیف الرحمٰن آپ کے معاصر ہیں- ان کو لکھتے ہیں:

'فقیر پُرسی کا شکریہ''

تاج العلما محمد میاں مارہروی آپ کے معاصر ہیں ان کے لیے لکھتے ہیں:

''تو فقیر خانہ کو اپنے قدوم سے شرف بخشیں۔''

مندرجہ بالا سطور میں فروتنی عاجزی انکساری کا عنصر اتنا غالب ہے کہ تمیز کرنا مشکل ہے کہ خط شاگرد کو لکھا ہے کہ کسی معاصر عالم، اُستاد و شیخ کو۔

صدر الافاضل کے دَور مبارک میں یوں تو فتنوں کی بھر مار تھی، البتہ ان کا بروقت اندفاع بھی قابل قدر کام تھا۔ فتنہ اُٹھے اور حد سے تجاوز کرے تو قوم کو بیدار کرنے کی مہم

چلائی جاتی ہے۔ یہ ہے روش دانش وران قوم کی، لیکن آپ کے خطوط میں ایک امتیازی وصف یہ پایا جاتا ہے کہ آپ فتنوں کے حد سے متجاوز ہونے پر احتجاج کے قائل نہیں تھے بلکہ فتنہ کی پیدائش سے قبل ہی اس کے سد باب کے لیے کوششیں کرنا ان کا وطیرہ تھا اور اس میں ان کا کوئی مثیل نظر نہیں آتا ہے۔ ہندوستان میں زکاۃ ایکٹ کی مہم چلائی جانے والی تھی، نام نہاد مسلمانوں کا ایک ٹولہ اغیار کی زلہ خواری میں اتنا محو تھا کہ اسے اپنی قوم سے حبہ بھر ہمدردی نہیں رہی تھی۔قوم تو قوم اپنے مذہب کے تئیں بھی ہمدردی کا کوئی گوشہ باقی نہیں تھا۔اس ٹولہ نے اسلامی قانون زکاۃ کو ہندوستانی قانون بنانے میں حد بھر کوشش کی، اور چاہا کہ زکاۃ ایکٹ بن جائے جس سے مسلمانوں کی زکاۃ کی وصول یابی غیروں کے ہاتھوں میں چلی جائے اور مسلمانوں سے زکاۃ وصول کر کے اغیار کی مرضی کے مطابق استعمال کی جائے۔ زکاۃ کے سلسلے میں مسلمانوں کو کوئی حق و اختیار حاصل نہ رہے۔اس سیاسی چال کو خفیہ طریقہ سے سرانجام دینے کی کوششیں جاری تھیں لیکن صدرالافاضل نے رام پور کے مشہور اخبار ''دبدبہ سکندری'' کے ذریعہ اپنے ایک مراسلہ میں اس ایکٹ کی پول کھول کر رکھ دی اور ہر خاص و عام کو آگاہ فرما دیا اور اس سے بچنے کی تدابیر بھی پیش فرمادیں۔مراسلہ کے چند اقتباسات پیش ہیں:

''ایک نئی مصیبت اور بلائے ناگہانی رونما ہوئی ہے- وہ مسلم زکاۃ ایکٹ ہے جو خان بہادر شیخ مسعودالزمان ممبر لیجسلیٹو کونسل یوپی(Member Legislative Council, UP) متوطن باندہ نے پیش کیا ہے اور یوپی کے تمام صوبہ پر اس کا نفاذ تجویز کیا ہے۔اس قانون کی رُو سے زکاۃ بھی مال گزاری کی طرح گورنمنٹ کا ایک ایسا مطالبہ قرار دی جائے گی جس کو گورنمنٹ کے حکام بہ جبر وصول کریں گے۔زکاۃ کی ڈگریاں ہوں گی۔ڈپٹی کلکٹر (Deputy Collector) یا اس حیثیت کا کوئی افسر تشخیص کے لیے مقرر ہوگا، وہ اہل زکاۃ کے نام نوٹس جاری کرے گا اور زکاۃ ادا کرنے والوں کو ایک مجرم کی طرح اس کے سامنے حاضر ہو کر بیان دینا ہوگا۔پھر یہ افسر زکاۃ کی

رقم مقرر کرے گا، کسی شخص کو اختیار نہ رہے گا کہ اپنی زکاۃ اپنی مرضی سے خرچ کرے۔''

مزید رقم طراز ہیں:

''آپ خیال فرمائیں یہ قانون کیسی بلاے عظیم ہوگا اور ہر مسلمان جو ساڑھے باون تولے چاندی کا مالک ہوگا اس قانون کا شکار بنے گا۔ پھر محکموں کے اہل کاروں کا برتاؤ تجربہ سے سب کو معلوم ہے- کیسا کیسا پریشان کرتے ہیں۔ بہر حال یہ قانون مصیبتوں اور بلاؤں کی ایک فوج ہے جو ہر مسلمان پر ٹوٹی ہوئی ہے۔ یہ ایکٹ مخصوص لوگوں کے دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کی اشاعت نہیں ہوئی، تمام کثیر الاشاعت اخباروں میں نہیں چھپا۔ چپکے چپکے پاس کر کے جاری کر دیا جائے گا اور پاس ہونے کے بعد مسلمانوں کی کوئی فریاد نہیں سنی جائے گی۔ خود انہیں کو ملامت کی جائے گی کہ پہلے کہاں سو رہے تھے، قانون کے پاس ہونے کے بعد مخالفت کرتے ہو!!!''

اور لکھتے ہیں:

''لہٰذا بہت ضروری ہے۔ کہ ہر سنی کانفرنس اور جہاں کانفرنس نہ ہو- وہاں کے سُنّی مسلمان جس قدر اجتماع ممکن ہو چھوٹا یا بڑا جلسہ کر کے اظہار ناراضی کریں۔ اس کی اطلاع اخباروں کو بھی دیں اور صوبہ یوپی (UP) کی لیجسولیٹو کونسل (Legislative Council) کو بھی وزیر اعظم کو بھی اور مسلم وزراء کو بھی، وائسرائے کو بھی اور مسٹر جناح کو بھی۔ ہرگز اس میں تاخیر نہ کیجیے اور جہاں سے تاروں کا انتظام نہ ہو سکے وہ اصحاب ڈاک کے ذریعہ سے ہی روانہ کریں۔''

اور پھر آخر میں اس ایکٹ کی مخالفت کی تدبیر بیان کرتے ہوئے رقم فرما ہیں:

''وہ تجویز جو مسلم ممبران کونسل وزراے وزیر اعظم گورنر وائسرے مسٹر جناح اور نواب محمد اسمٰعیل صاحب صدر یوپی مسلم لیگ میرٹھ اور اخبارات کو بھیجی جاے اس کا مضمون یہ ہوگا:

مسلمانان (مقام فلاں)..................

کا یہ جلسہ جو بتاریخ (فلاں)..................

زیر صدارت (فلاں) منعقد ہوا۔

زکوۃ ایکٹ پیش کردہ خان بہادر شیخ مسعود الزماں صاحب ایم ایل سی (MLC) کو مسلمانوں کے حق میں نہایت بھیانک بلا اور نا قابل برداشت تصور کرتا ہے اور خان بہادر کی اس تجویز کو نہایت نفرت وحقارت اور رنج وغصہ کی نظر سے دیکھتا ہے۔

اور مسلم ممبران کونسل اور مسلم وزرا سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس مصیبت عظمی سے بچائیں اور اس قانون کی مخالفت کرنے میں مسلم پبلک کا حق نیابت ادا کریں۔ وزیر اعظم اس مسلم کش قانون کو بحث میں لانے کی اجازت نہ دیں۔ گورنر اور وائسرائے اس بے جا مداخلت فی الدین کو اپنی طاقت سے روک دیں۔''

صدرالافاضل کی اس بروقت بلکہ قبل از وقت مہم سے زکاۃ ایکٹ پر روک تھام لگ گئی اور اس طرح مسلمانوں کا یہ عظیم فریضہ اغیار کی مداخلت سے محفوظ ہو گیا۔

انیسویں صدی کی چوتھی اور پانچویں دہائی کے نازک حالات کو سامنے رکھیں اور صدرالافاضل کے خطوط کا مطالعہ کریں تو یہ کہنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوگی کہ ان مظلوم دہائیوں میں ظلم کے خلاف آواز حق بلند کرنے والوں میں صدرالافاضل کی ذات ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ اور بلاشبہ وہ اس خوبی میں تنہا و ممتاز نظر آتے ہیں۔ اسلام دشمن طاقتوں کی نت نئی فتنہ پردازیاں جگ ظاہر ہیں۔ آپ کے مبارک دَور میں ان فتنوں میں کافی حد تک تیزی آگئی تھی؛ شدھی تحریک، تحریک خلافت، تحریک سوراج، وغیرہ تحریکات نے مسلمانوں کا جیسے جینا حرام کر دیا تھا۔ مگر آپ کی اَن تھک جدو جہد اور بے لوث قربانیاں قوم مسلم کے زخموں کو مندمل کرنے اور ان کے زخم پر مرہم کا کام کر رہی تھیں۔ قوم مسلم کے درد میں برابر شریک ہونے کا جو فریضہ آپ نے ادا کیا اُسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

زخم خواہ بہار، بنگال، آگرہ، بریلی، میرٹھ، دہلی، کسی بھی علاقہ کے مسلمانوں کو دیے گئے مگر دُور مراد آباد میں رہتے ہوئے آپ نے اس کی ٹیس محسوس کی۔ ملت اسلامیہ کے لیے آپ کے سینۂ اطہر میں موجود اسی تڑپ نے آپ کو ہمہ وقت متحرک و فعال رکھتے ہوئے مسلمانوں کی امداد ونصرت پر آمادہ کیے رکھا۔ ہم یہاں بس ایک اقتباس پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں:

''میں تمام صوبہ جات کی سنی کانفرنسوں کے اعلیٰ عہدیداران سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ صوبہ بہار اور دیگر صوبہ جات کے شہیدانِ ظلم و جفا کے لیے قرآن کریم اور کلمے شریف کا ختم کر کے ایصال ثواب کریں اور جو مظلومین اس وقت مصیبت کی حالت میں ہیں۔ ان کی امداد واعانت کے لیے حوصلہ مندی کے ساتھ چندے کر کے روپیہ بھیجیں۔''

مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ایسا کارفرما تھا کہ گاہے بگاہے مسلمانوں کو حالات سے آگاہ فرماتے اور ان حالات پر قابو پانے کی آسان تدبیریں بھی بتاتے۔ درج ذیل اقتباس جس کی گواہی کے لیے کافی ہے۔

''ان واقعات نے سبق دیا ہے کہ مسلمان جہاں بہت اقلیت میں ہیں وہ سمٹ کر ایک ہو جائیں۔ ہر ہر مقام پر حلقے قائم کر کے ایک اسلامی بڑی بستی بنائیں۔ جس میں قرب و جوار کے تمام مسلمان یکجا آباد ہوں۔ اپنا صوبہ چھوڑ کر دوسرے صوبے میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اتنا کافی ہے کہ چھوٹی چھوٹی بستیوں کو ملا کر جابجا بڑی بستیاں بنائی جائیں۔ اور اپنی حفاظت کا سامان اپنے پاس رکھا جائے۔ نمازوں کی پابندی کی جائے۔ اور حفاظتی تدبیریں باہمی مشورے سے عمل میں لائی جائیں۔ اس طرح مسجدیں بھی محفوظ ہو سکیں گی۔ اور خطرے بھی دُور ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ الرحمٰن۔ پھر مجمع کر کر کے حکومت سے مطالبے کیے جائیں کہ مسلمان جان و مال کا اتنا بڑا نقصان اٹھا چکے ہیں جس کی مثال تاریخ میں نہیں ہے۔

''اسلام و مسلمین پر اس وقت دنیا میں جو فتن کے سیلاب آرہے ہیں اور جو خوف ناک خطرے سامنے ہیں وہ واجب کرتے ہیں کہ حامیان ملت حمایت دین کے لیے تمام ممکن مساعی کام میں لائیں۔''

بدمذہبوں کے ساتھ کسی طرح کی رورعایت آپ کی تعلیمات میں شامل نہیں، والی نجد عبدالعزیز بن سعود اور غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرت سری کو ارسال کردہ خطوط میں یہ بات دیکھی جاسکتی ہے۔ مزید ایک خط کا اقتباس پیش ہے:

''ممبری کے لیے سنی صحیح العقیدہ ہونا شرط ہے۔ کسی قسم کا بدمذہب اس جمعیت کا رکن نہیں ہوسکتا۔''

مسلک سے محبت کے بہت سے نمونے مکاتیب میں دیکھنے کو ملیں گے، ایک اقتباس ملاحظہ کیجیے:

''مرید ضرور اپنے پیر کی بات کی عزت کرتا ہے۔ اس سے یقیناً سنی طبقہ اکابر سے متنفر ہوگا۔ اس میں سنیت کا ضرر ہے۔ میں نے جو لکھا حق لکھا، نیک نیت سے لکھا، درد دل سے لکھا اور جس روش پر مولوی........ صاحب ہیں وہ باقی ہے تو اگر آپ مجھے خاموش کردیں تو دوسروں کو مجبوراً زبان کھولنا پڑے گی، اور نفس کے لیے نہیں دین کے لیے کھولنا پڑے گی۔''

معاصر سے خلوص و محبت میں بے مثال روش کے حامل تھے آپ۔ آپ کا اپنے معاصرین کے ساتھ " **المعاصرة سبب المنافرة** " کے برخلاف دوستانہ و مخلصانہ اور محبتانہ رویہ قابل قدر تھا جس کی مثال نہیں ملتی۔ معاصرین کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرنا کہ محسوس ہو کہ کوئی چھوٹا بڑے کے لیے کر رہا ہے۔ یہ آپ کے خطوط کا ایک منفرد وصف ہے۔ حضور مفتی اعظم ہند آپ کے ہم عصر علما میں سے تھے۔ آپ سے عمر میں دس سال کم تھے لیکن خطوط سے آپ کے اخلاص کے سبب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ صدرالافاضل تلامذہ میں شامل ہیں، اور مفتی اعظم استاد و شیخ ہیں حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔ بس خلوص اس قدر تھا کہ کبھی بڑا پن محسوس ہی نہیں فرمایا۔ ایک دو مثالیں پیش ہیں:

آپ مفتی اعظم ہند کے نام اپنے خط میں لکھتے ہیں:

''کرامت نامہ کرم فرما ہوا....مولوی.......صاحب کے متعلق جو بھی ارشاد ہوا اس کی تعمیل میں مجھے ذرا بھی عذر نہیں۔''

علامہ سردار احمد خاں (لائل پور) کے نام خط میں تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت مفتی اعظم دام مجدہم کی خدمت میں میرا اسلام مسنون تمنائے اشتیاق دیدار عرض کر دیجئے۔ اگر شان کریمی کرم فرمائے اور اس وقت رونق افروز کر کے مشرف کریں تو عجب دل نوازی ہو۔''

حضور مفتی اعظم ہند آپ کے اسی خلوص کے گرویدہ تھے اور اسی لیے فرماتے تھے کہ مجھے مرادآباد میں حضرت کے یہاں سکون ملتا ہے، میں ہر عید یہیں آ کے کرتا ہوں۔

اپنوں کے ساتھ نرم رویہ آپ کا طرۂ امتیاز تھا، سنی کانفرنس کو لے کر چند معاصر علمانے آپ سے اختلاف رائے کیا لیکن آپ نے خلوص کا دامن پکڑے ہوئے نباہ کی ہر ممکن کوشش فرمائی۔ خط کے کسی حرف سے قاری کو یہ احساس نہیں ہوسکتا کہ صدرالافاضل نے کسی سے ذاتی اختلاف رکھا ہو۔

ایک خط کی چند سطور پیش ہیں:

کرامت نامہ کرم فرما ہوا۔ اگر حضرت تشریف فرما ہوتے تو اُمید قوی تھی کہ عقدے حل ہو جاتے اور اب بھی اگر حضرت کوئی وقت مقرر فرمائیں تو بریلی میں حضرت مفتی اعظم کے دولت کدہ پر ایک مختصر اجتماع کیا جاسکتا ہے اور بعونہ تعالیٰ پوری توقع ہے کہ اس اجتماع میں ہم بعون الملک الکریم بہتر نتیجہ پر پہنچیں گے۔''

ایک خط میں لکھتے ہیں:

''مجھے قوی اُمید ہے کہ اگر ہم آپ ایک جگہ جمع ہوئے تو بعون الملک القدیر بآسانی ایک نتیجہ پر پہنچیں گے۔ میں اپنے اور حضرت کے مسلک کے درمیان تباین مسلک نہیں پاتا۔ تعجب ہے حضرت نے کیوں ایسا خیال فرمایا؟''

قوم مسلم کے ہر طبقہ عام وخاص کو منظم ومربوط کرنے کے لیے آپ کوششیں فرماتے

رہے۔ سنی کانفرنس جس کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ اس کانفرنس کی بنیاد 1925ء میں رکھی گئی اور تادم حیات آپ اس کی خدمت میں مصروف رہے۔

تاج العلماء کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:

''اور تمام سنی متفق و متحد ہو کر خدمت دین ادا کریں۔ تجربات کا جو ذکر فرمایا، میں اس کی نسبت کیا عرض کروں سب کچھ دیکھ چکا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے رحمت و کرم سے بڑی اُمیدیں رکھتا ہوں۔ وھو خیر الناصرین.

یہ اطمینان فرمائیں کہ اس اجتماع میں جو گزارش ہوگی۔ وہ نیازمندانہ ہوگی۔ سنی کانفرنس کا مقصود ارتباط و اتحاد اہل سنت ہے۔''

ایک اور خط میں لکھتے ہیں:

''حضرات کرام مشائخ و علما اہل سنت کے ارتباط و تنظیم کی شدید ترین ضرورت جناب سے مخفی نہ ہوگی۔ زمانہ کی موجودہ حالتوں میں یہ ضرورت جس قدر اہم ہوگئی ہے۔ اس پر بھی آپ کی نظر ہوگی۔''

چھوٹوں پر شفقت ان کی دل جوئی، حوصلہ افزائی یہ خوبی بھی آپ کو اپنے معاصرین سے ممتاز کرتی ہے۔ مفتی عبدالرشید نعیمی بیمار پڑے تو اس طرح آپ نے دل جوئی فرمائی:

''خط ملا، علالت کا حال معلوم ہوا.... آپ فوراً حاجی صاحب سے اجازت لے کر دہلی چلے آئیں۔ اور شملہ ہوٹل میں جو احمد پائی کے مزار کے عقب میں ہے یا شریف ہوٹل میں جو فتح پور کے سامنے ہے۔ قیام کریں اور اپنے دہلی پہنچنے کے وقت سے مجھے مطلع کریں تاکہ میں بھی اس وقت دہلی پہنچ جاؤں اور وہاں کے اطبا سے آپ کے لیے تجویز کرائی جائے۔ پھر اگر مناسب ہو تو چند دن مرادآباد قیام کریں۔ یہاں ہر طرح کی آسائش کا انتظام کیا جائے گا۔''

خط کو پڑھ کر یہ اندازہ لگا پانا مشکل ہے کہ یہ خط کسی شاگرد کو لکھا گیا ہے۔ یہ آپ کے بڑے پن کی ایک مثال تھی۔

مولانا ارشاد حسین کے نام خط میں لکھتے ہیں:

''کئی روز سے تمہارا کوئی خط نہ آیا، فکر ہے۔''

محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رضوی جو آپ کے تلامذہ کے درجہ میں آتے ہیں، ان کو آپ لکھتے ہیں:

''مبارک نصرت الٰہی دائماً مقارن حال رہے۔ آمین
مولیٰ سبحانہ کی تائید سے ہمیشہ آپ دشمنانِ دین پر غالب رہیں گے اس فتح سے بڑی مسرت ہوئی آپ نے اطلاع دے کر میرے قلب کو راحت پہنچادی۔''

اپنے ایک شاگرد علامہ ابوالحسنات سید احمد قادری (دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور) کے نام خط میں آپ لکھتے ہیں:

''حج وزیارت کی نعمتیں مبارک۔ تشریف آوری کی اطلاع کا منتظر ہی رہا۔ وقت پر خبر نہ ہوسکی۔ اب بھی دل آپ کے دیدار کا متقاضی ہے۔''

طوالت کے خوف سے مزید تبصرہ مناسب نہیں سمجھا ورنہ ان خطوط پر ہر زاویہ سے تفصیلی کلام پیش کیا جاسکتا ہے۔

مکاتیب کی بازیافت

ان خطوط کی بازیابی کے لیے جس طرح فقیر نے جدوجہد کی اللہ ہی جانتا ہے۔ 7/8 سالوں سے مسلسل علما وخواص سے رابطہ کرنے کے بعد یہ نایاب ذخیرہ مکاتیب کی شکل میں پیش کر کے فقیر کو جو خوشی ہو رہی ہے اس کو الفاظ میں بیان کرنا محال ہے۔

دیر سے ہی سہی مگر کرم فرماؤں نے کرم تو فرمایا کہ یہ نایاب اثاثہ قوم کا تھا قوم کے پاس آیا۔ یہ نوادرات ہمیں جن لوگوں سے دستیاب ہوئے ان کا شکریہ ادا کیے بغیر کتاب تشنۂ تکمیل ہی رہے گی۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان حضرات کے اسمائے مبارکہ بیان کر دیے جائیں اور انہیں ہدیۂ تشکر پیش کر دیا جائے تاکہ **"من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ"** کا مصداق نہ بن پاؤں۔

اولاً میں شکر گزار ہوں اپنے کرم فرما جامعہ نعیمیہ کے مہتمم محترم مکرم حضرت علامہ مولانا محمد یامین صاحب نعیمی سنبھلی کا جن کی تحریک پر فقیر نے یہ کام سرانجام دیا۔ حضرت نے

دعاؤں کے علاوہ بہت سے نوادرات سے بھی نوازا، اکابر کے خطوط بھی عطا فرمائے جس سے فقیر کا حوصلہ بڑھا اور کام یہاں تک پہنچا۔ اللہ پاک حضرت کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔

نبیرۂ صدرالافاضل حضرت سید محمد نعیم الدین منعم میاں صاحب سجادہ خانقاہ نعیمیہ مراد آباد، کی بارگاہ میں بھی ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اپنے جدامجد کے نایاب و نادر خطوط عنایت فرمائے اور مزید نوادرات سے نوازا۔ اللہ پاک موصوف محترم کو اپنے جدامجد کے مشن پر گامزن فرمائے اور صدرالافاضل کا فیضان ان کے ذریعہ سے عام فرمائے۔

خانقاہ ارشادیہ کے صاحب سجادہ نبیرۂ حضرت سجاد حسین ،حضرت سید ارشاد علی صاحب شیش گڑھی کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اپنے دولت کدہ پر حاضری کا شرف بخشا اور نوادرات سے نوازا، جن میں صدالافاضل کے بہت سے خطوط بھی شامل تھے۔ اللہ پاک ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم فرمائے۔

شہزادۂ فقیہ اعظم پاکستان علامہ محبّ اللہ نوری صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے والد گرامی اور صدرالافاضل کے حوالے سے خطوط عنایت فرمائے۔

ادیب وقت حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی، میثم عباس رضوی، محمد ابرار (لاہور) مولانا غلام مصطفیٰ نعیمی، نبیرہ مفتی عبدالرشید فتح پوری حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب فتح پوری کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے اپنے پاس محفوظ چند خطوط عطا فرمائے۔ محبّ گرامی قدر محمد ثاقب رضا قادری (لاہور) کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے دو چند خطوط کے علاوہ کتاب کی ترتیب وتذہیب اور تصحیح میں معاونت کی۔

ان خطوط کی بازیافت میں جن لوگوں نے میرا ساتھ دیا ان میں خصوصی نام محمد ناظم شاہدی مشاہدی منصوری پیپل سانوی کا ہے۔ اللہ پاک موصوف کو اور جملہ معاونین کو دارین کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے۔

بعض احباب نے خطوط دینے کا وعدہ کر کے بھی وعدہ ایفا نہ کیا اور پیہم گزارشات و

مطالبات کونظرانداز کرتے ہوئے بس دعاؤں سے نوازنے پر ہی اکتفا کیے رکھا۔ میں دعائیں دینے پر ان احباب کا بھی شکرگزار ہوں لیکن ان احباب کو سوچنا چاہیے کہ اکابر کے خطوط قومی امانت ہوتے ہیں لہٰذا ان کا تحفظ واشاعت ازحد ضروری ہے۔

کتاب کی ترتیب: فقیر نے اس کتاب کو ترتیب دینے میں حتی المقدور کوشش کی ہے کہ قارئین کے لئے کوئی دشواری پیش نہ ہو۔ سبھی خطوط مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کے مراتب کے اعتبار سے نقل کرنا مشکل تھا اس لئے باعتبار حروف تہجی مرتب کردئے گیے ہیں۔ شروع میں فہرست بھی شامل کردی ہے تاکہ قارئین کو آسانی ہو۔ مکتوب نگار ومکتوب الیہ حضرات کا تعارفی خاکہ بھی پیش کردیا ہے۔ چند حضرات سے متعلق معلومات حاصل نہ ہوسکیں اس لئے بس ان کا خط ہی نقل کردیا گیا ہے۔ متعدد مقامات پر حاشیہ بھی لگادیا گیا ہے۔ اس کوشش میں فقیر سے غلطی کا صدفی صد امکان ہے۔ قارئین سے امید ہے عفو وکرم کا دامن دراز فرماکر فقیر کو دامن میں جگہ عنایت فرمائیں گے۔

مقصد اشاعت: قارئین کے لیے ان خطوط کو پیش کرنے کا مقصد حضور صدرالافاضل کی سیرت وکردار کے درخشاں پہلو، مذہب حق کے لیے آپ کی مساعی جمیلہ اور اُن اقدار و تعلیمات کا تحفظ و پرچار کرنا ہے جو آج بھی ہر خاص وعام کے لیے مشعل راہ ہے۔

اللہ پاک فقیر کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کو میرے اور جملہ اہل خانہ اور سبھی احباب کے لیے خصوصاً میرے والدین مرحومین کے لیے سرمایۂ آخرت بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ الصلاۃ و التسلیم.

نیازمند
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

مکاتیب صدرالافاضل

بنام

مشاہیر علماء و مشایخ

(الف)

بنام اعلیٰ حضرت

تعارف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی ۱۰؍شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴؍جون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ، شہر بریلی شریف محلّہ سوداگران میں آپ کی ولادت ہوئی۔ نام ''محمد'' رکھا گیا، دادا نے ''احمد رضا'' نام تجویز فرمایا اور تاریخی نام ''المختار'' قرار پایا اور نام کے شروع میں ''عبدالمصطفیٰ'' کا اضافہ خود آپ کی طرف سے ہوا۔

چودہ (۱۴) سال کی عمر میں علوم مروجہ سے فراغت پائی اور اسی سال مسند افتاء پر فائز ہوئے۔

۱۲۹۵ھ میں تاجدارِ مارہرہ قطب الاقطاب سیدنا شاہ آل رسول احمدی علیہ الرحمۃ سے شرف ارادت حاصل کیا اور اجازت وخلافت سے نوازے گئے۔ آپ کا سلسلۂ سند اکابر علماء ومشائخ عرب وعجم سے مربوط ہے۔ دو مرتبہ حرمین شریفین کا سفر کیا، پہلی بار ۱۸۷۸ء میں اور دوسری بار ۱۹۰۵ء میں۔ بے شمار علوم وفنون کے ماہر۔ فقہی انسائیکلوپیڈیا فتاوی رضویہ، کنز الایمان اور الدولۃ المکیۃ جیسی سینکڑوں کتابیں قوم کو عطا فرمائیں۔

تبلیغ، مناظرہ، خطابت، تدریس، تصنیف، تالیف، نثر اور نعت گوئی وغیرہ ہر میدان میں یکتائے روزگار تھے۔ احقاق حق وابطال باطل آپ کا وطیرۂ خاص تھا۔ دیابنہ وہابیہ و دیگر گستاخانِ رسالت کے لیے ذوالفقار حیدری کی شان رکھتے تھے۔ ہزاروں تلامذہ، سیکڑوں خلفا اور لاکھوں مرید چھوڑے۔ ۲۵؍صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۹؍اکتوبر ۱۹۲۱ء بروز جمعہ دو بج کر ۳۸ منٹ پر وصال ہوا۔ اپنے وصال سے پانچ ماہ قبل قرآن کریم کی درج ذیل آیت سے اپنی سن وفات نکالی، ''ویطاف علیهم بآنية من فضة و اكواب'' ۱۳۴۰ھ

(ان پر دَور ہوگا چاندی کے پیالوں اور جاموں کا) محلّہ سوداگران میں مزار شریف مرجع خلائق ہے۔

تعارف صدرالافاضل

عرفی نام محمد نعیم الدین، تاریخی نام ''غلام مصطفیٰ'' تجویز کیا گیا جب کہ شہرت ''صدرالافاضل'' کے لقب سے ہوئی۔ ۲۱ رصفر المظفر ۱۳۰۰ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۸۳ء مبارک دن دوشنبہ کو آپ اس دنیا میں تشریف لائے۔

آپ حسینی سیّد ہیں، آپ کے اجداد ایران کے مشہور شہر ''مشہد'' کے رہنے والے تھے۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر کے عہد حکومت میں ہندوستان تشریف لے آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

چار سال کی عمر میں رسم بسم اللہ ادا کی گئی اور آٹھ سال کی عمر میں حفظ قرآن کی تکمیل ہوئی۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں والد محترم سے پڑھیں اور ملاحسن تک مولانا ابوالفضل فضل احمد علیہ الرحمۃ سے اکتساب علم کیا، بعدہٗ اپنے پیر و مرشد حضور شیخ الکل مولانا گل کی بارگاہ میں رہ کر درس نظامی کی بقیہ تعلیم مکمل کی۔

عمر شریف کے انیسویں سال میں آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ، اقلیدس اور اس کے علاوہ علوم سے فراغت پائی اور پھر ایک سال فتویٰ نویسی و روایت کشی کی مشق فرمائی، اور عمر کے بیسویں سال یعنی ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء کو مدرسہ امدادیہ میں حضور شیخ الکل مولانا گل علیہ الرحمۃ کے متبرک ہاتھوں سے آپ کو دستار فضیلت و اِفتاء سے نوازا گیا۔

آپ کا سلسلۂ سند مولانا گل کے توسط سے علامہ طحطاوی و شرقاوی وغیرہما عرب کے جید علماء سے مربوط ہے۔ شیخ الکل مولانا گل سے آپ کو شرف ارادت حاصل ہے اور آپ ان کے خلیفہ و مجاز بھی ہیں نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں اور حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں علیہما الرحمۃ سے بھی آپ کو شرف خلافت حاصل ہے۔

ہند و پاک وغیرہ ممالک کے مشہور علماء جیسے حکیم الامت احمد یار خاں نعیمی، حضور مجاہد

ملت، حضور حافظ ملت، حضور صدر العلماء، قاضی شمس الدین جونپوری مفتی اعظم کانپور، مفتی اعظم پاکستان سید ابوالحسنات قادری، فقیہ اعظم حضرت علامہ نوراللہ نعیمی اور قاضی احسان الحق نعیمی وغیرہم آپ کے تلامذہ کی فہرست میں شامل ہیں۔

دوبار زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے، پہلی بار ۱۹۳۶ء میں اور دوسری بار ۱۹۳۹ء میں۔ اردو مفسرین میں جو شہرت آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں۔ آپ کی تفسیر مسمّٰی بہ خزائن العرفان جو اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان کے ساتھ شائع ہوتی ہے- دنیائے اسلام میں مقبولیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہے۔ اس سے مختصر و جامع تفسیر اب تک منظر عام پر نہیں آئی ہے۔

آریہ پنڈتوں اور وہابیہ نجدیہ سے بہت سے مناظرے فرمائے۔ میدانِ خطابت کے بہترین شہسوار تھے۔

تحریک شدھی، التوائے حج تحریک ترک موالات تحریک کھدر، سوراج، اور بہت سی تحریکات میں نمایاں حیثیت سے شامل تھے۔

تبلیغی سرگرمیوں میں پوری زندگی قربان کردی۔ مذہبی، سیاسی، ملی اور سماجی، ہر طرح خدمات انجام دیں۔ الجمیعۃ العالیہ بنام سنی کانفرنس کی داغ بیل ڈالی اور اس کے ذریعہ مذہبی، سیاسی، اور ملی معاملات حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

ہند کی مشہور درسگاہ جامعہ نعیمیہ اور بیسیوں کتابیں یادگار چھوڑیں۔

۱۹؍ذوالحجۃ المکرّمۃ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۳؍اکتوبر ۱۹۴۸ء کو رات ساڑھے بارہ بجے آپ اس دارِفانی سے تشریف لے گئے۔ ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ میں مسجد کی بائیں جانب آپ کا مزار شریف ہے۔



(۱)

مولوی نعیم الدین صاحب از مرادآباد
۲۸ صفر ۱۳۳۲ھ

حضور عالی سلامِ نیاز، میں جمعہ کی نماز قلعہ کی مسجد میں پڑھتا ہوں اس مسجد کا وسیع صحن ہے، مسجد سے باہر راستہ ہے جو ایک بانس کے قریب مسجد کے فرش سے نیچا ہے کوئی جگہ ہی نہیں جہاں مؤذن کھڑا ہو سکے۔ سخت حیرانی ہے یا بعض ایسی مسجدیں ہیں کہ ان میں بعد صحن کے کسی دوسرے شخص ہندو وغیرہ کی دیواریں ہیں کہ ان دیواروں پر میذنہ نہیں بنایا جا سکتا ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ بیّنوا توجروا (۱)

[ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جدید، ۸، ص ۴۰۵]



(۲)

از مرادآباد
سیدی دامت برکاتھم

سلام نیاز کے بعد گزارش۔ حضور سے رخصت ہو کر مکان پہنچا یہاں آ کر میں نے ''اتمام حجت تامہ'' کا مطالعہ کیا۔ فی الواقع یہ سوالات فیصلہ ناطقہ ہیں اور یقیناً ان سوالات نے مخالف کو مجالِ گفتگو اور راہِ جواب باقی نہیں چھوڑی۔ (۲)

مکتوب (۱) حضور اعلیٰ حضرت نے جواب میں تفصیلی فتوی تحریر فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں خارج مسجد اذان دینے کا حکم ہوگا۔ کیوں کہ اندرون مسجد اذان مکروہ و خلاف سنت ہے۔ اس پر بہت سے شواہد پیش فرمائے ہیں تفصیل وہیں دیکھی جا سکتی ہے۔

(۲) ۱۴؍رجب ۱۳۳۹ھ بریلی شریف میں جمعیۃ العلما کا ایک جلسہ ہونا طے پایا اشتہارات کے ذریعہ مخالفین پر اتمام حجت کا اعلان کیا گیا۔ جس کے جواب میں جماعت رضائے مصطفیٰ کی طرف سے اراکین جمعیۃ العلما خاص کر ابوالکلام آزاد سے تحریک خلافت وغیرہ کے تناظر میں ہوئی شرعی خامیوں پر مواخذہ کیا گیا اور ۱۰؍رجب بروز دوشنبہ کو ایک اعلان مناظرہ ستر سوالات پر مشتمل بنام اتمام حجت شائع کیا گیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

میں سچ عرض کرتا ہوں اور بہ قسم عرض کرتا ہوں کہ اس مکالمہ میں ایسی بیّن اور

(گذشتہ صفحے کا بقیہ) اور معزز وفد کے ہاتھوں یہ مطبوع اعلان اراکین جمیعہ العلما کے پاس بھیج دیا گیا۔ جس پر کوئی جواب نہیں آیا۔ مولانا ظفر الدین صاحب مولانا امجد علی صاحب اور مولانا حسنین رضا خاں صاحب کی طرف سے پھر ایک خط ۱۳؍رجب کو جمیعۃ العلما کے صدر ابوالکلام آزاد اور ناظم جمیعۃ العلما مولوی عبدالماجد صاحب بدایونی کے نام جلسہ عام میں پہنچایا گیا۔ مگر اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ سید سلیمان اشرف صاحب نے ایک منفرد خط بھیجا جس میں مناظرہ کا مطالبہ کیا گیا جس کے جواب میں ۱۴؍کی شب میں ابوالکلام آزاد کی طرف سے جواب موصول ہوا لیکن اس میں ستر سوالات سے صاف گریز کیا گیا اور الگ سے ایک بحث بنام مسئلہ تحفظ وصیانت خلافت اسلامیہ وترک موالات واعانت اعداءِ محاربین اسلام وغیرہ اپنی طرف سے اختراع کر کے حضور اعلیٰ حضرت سے مناظرہ کا مطالبہ کیا گیا۔ حالانکہ یہ مطالبہ بالکل بے سود و بے بنیاد تھا کیوں کہ بحث طلب اُمور کچھ اور تھے۔ جن کا ذکر ستر سوالات میں کیا گیا تھا۔ ان مسائل میں بحث کرنا جن سے متعلق بہت سی تحریریں قریب آٹھ سال سے شائع ہو رہی تھیں۔ یقیناً مناظرہ سے فرار تھا۔ جن لوگوں نے مناظرہ کا بارہا مطالبہ کیا اور ستر سوالات بھیجے۔ ان کو کوئی جواب نہ دے کر حضور اعلیٰ حضرت کو چیلنج مناظرہ دینا بڑا مضحکہ خیز امر تھا۔ جواب میں دو خط پھر بھیجے گئے ایک خاص اراکین جماعت رضائے مصطفیٰ کی طرف سے اور ایک خاص سید سلیمان اشرف صاحب کی طرف سے مگر اراکین جماعت کا تو کوئی جواب نہیں دیا گیا البتہ سید سلیمان اشرف صاحب کو جواب دیا گیا اس میں راہ فرار کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ادھر سے بار بار مناظرہ کا مطالبہ اور ادھر سے بار بار فرار کا راستہ اختیار کرنا یقیناً حق و باطل میں تمیز کے لئے کافی ہے۔ چھٹی بار پھر ابوالکلام آزاد کو بتقاضائے جواب طلب مناظرہ اور تعیین وقت کا ایک خط بھیجا۔ حسب دستور اس کا بھی جواب موصول نہیں ہوا۔ آخر میں سید سلیمان اشرف صاحب کو مشروط حاضری جلسہ کی تحریر موصول ہوئی۔ اس لئے سید سلیمان اشرف صاحب اور دیگر اراکین جماعت اتمام حجت کے لئے جمیعۃ کے جلسے میں شریک ہوئے۔ اسٹیج پر شایان شان خیر مقدم کیا گیا۔ مولوی احمد سعید دہلوی کی تقریر ہو رہی تھی اور وہ پورا زور صرف کر رہے تھے تا کہ لوگ ان مقتدر علما کی باتوں پر کان نہ دھریں۔ جمیعۃ نے اراکین جماعت کو بولنے کا وقت نہیں دیا البتہ سید سلیمان اشرف صاحب کو ۳۵ منٹ دئے گئے۔ جس میں انہوں نے اپنا مدعا بہت ہی اچھوتے انداز میں بیان کیا ان کی تقریر سے جمیعۃ کا خیمہ متزلزل ہونے لگا۔ اور ان کے سارے منصوبے خاک میں ملتے دکھے۔ ان کے بعد ابوالکلام آزاد نے تقریر شروع کی اور سید سلیمان اشرف صاحب کے مواخذات پر صفائی دینا شروع کر دی۔ اور اپنے سابقہ سارے خلاف شرع امور سے یکسر مکر گئے۔ تقریر ختم ہونے پر مولانا برہان الحق جبل پوری نے ابوالکلام سے کہا کہ آپ کے سارے خلاف شرع مقولے اور حرکات اخبار زمیندار لاہور، اور اخبار تاج میں بھی درج ہیں تو آزاد صاحب نے یہ کہہ کر پلہ جھاڑ لیا کہ میں نے وہ پرچے نہیں دیکھے۔ اگر اس میں ایسا ہے تو جھوٹ ہے مولانا موصوف نے کہا کہ آپ بس یہ تکذیب ہی شائع کرا دیں۔ مگر اس پر ابوالکلام نے سکوت اختیار کیا۔ اس کے بعد پھر سید سلیمان اشرف صاحب تقریر کے لئے مدعو کئے گئے۔ ابوالکلام آزاد کی تقریر کی مکمل بخیہ دری فرمائی۔ اور پھر دوران تقریر قریب میں بیٹھے مولوی عبدالماجد صاحب بدایونی کے کاندھے پر ہاتھ مار کر بلند آواز سے یہ الفاظ کہے کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

زبردست فتح ہوئی ہے، جس کا کبھی تصور ہی نہیں تھا۔ وہ بے معنی پُر جوش مجمع ہوگا جو گاندھی اور شوکت علی کے خلاف کوئی بات سننا گوارہ ہی نہیں کرتا۔ محمد علی جناح اور لاجپت رائے کو یہ میسر نہیں ہے کہ ایک کلمہ کا خلاف زبان سے نکال سکیں۔ ناگ پور میں شوکت علی کو ''مولانا'' نہ کہنے اور ''مسٹر'' کہنے پر محمد علی جناح کو ''شیم شیم'' (shame shame) اور ''غیرت شیم'' کی آوازیں سننی پڑی اور بریلی کے جلسے کے لیے تو تمام ہندوستان میں شور مچا دیا گیا تھا اور اخباروں اشتہاروں کے ذریعہ سے بہت جوش پھیلا دیا گیا تھا۔ ہزار مولوی ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ اس مجمع میں رُو برو کھڑے ہو کر خلافت کمیٹی کے تمام اراکین کا ایسا صریح خلاف کر سکتے اگر یہ جلسہ بریلی میں ہوتا تو یہ بات میسر نہ آتی مگر بے شبہ یہ حضرت کی کرامت اور حضرت کے فیض و کمال کی ہیبت تھی کہ ابوالکلام جیسے زباں آور شخص کو مجمع میں یہ سب کچھ سننا پڑا۔ میرا خیال ہے کہ ضرور ابوالکلام کو ''اتمام حجت'' کے مطالعہ کا موقع مل چکا تھا اور اسی نے ان میں ہمت باقی نہ چھوڑی تھی۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ یہ لوگ ترکِ موالات کو حکم شریعت سمجھ کر نہیں مانتے ہیں یہ تو مسلمانوں کو اپنے موافق کرنے کے لیے آیتیں تلاوت

(گذشتہ صفحے کا بقیہ) ''یار تمہاری بھی کہہ دیں تم نے گاندھی کو کہا کہ خدا نے ان کو مذکر بنا کر بھیجا ہے، یہ کفر ہے۔ جواب میں مولوی عبدالماجد خاموش رہے۔ اور پھر حجۃ الاسلام نے مخاطب کرتے ہوئے اراکین جمیعۃ سے کہا کہ اگر آپ ستر سوالات بنام اتمام حجت کے جوابات دیں اور اپنی حرکات سے رجوع و توبہ شائع کرائیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہم آپ سے علاحدہ ہیں۔ اور پھر خصوصاً ابوالکلام سے مخاطبہ فرما کر کہا ''حضرت آپ کو بھی تو اپنی حرکات سے توبہ کرنا ہے'' جس پر ابوالکلام صاحب نے کہا کہ میری کیا حرکات ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ''آپ نے خطبۂ جمعہ میں گاندھی کی تعریف پڑھی'' ابوالکلام صاحب نے صاف اس کا انکار کر دیا۔ اور کہا یہ جھوٹ ہے حالانکہ اس کے بہت سے عینی گواہ تھے۔ اخبار مشرق میں بھی یہ بات شائع ہو چکی تھی۔ مگر ابوالکلام صاحب نے تو ہر بات کا جواب انکار ہی میں دینا تھا جس کا کوئی علاج نہیں تھا۔ خیر اس کے بعد مولوی مرتضی دربھنگی کی تقریر ہوئی جس میں انہوں نے اراکین جماعت پر بے جا الزامات تھوپنے کی کوشش کی جس کے جواب میں خود ابوالکلام نے آ کر براءت ظاہر کی۔ حضور حجۃ الاسلام نے اپنی بات رکھنی چاہی مگر جلسہ کی کاروائی کا بہانہ بنا کر وقت نہیں دیا گیا۔ اور اس طرح جمیعۃ کے اراکین نے مناظرہ سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے اپنی اصلیت لوگوں پر ظاہر و باہر کر دی۔ صدرالافاضل چوں کہ اس جلسہ کے عینی گواہ تھے حضرت بھی موجود تھے وہاں پر مگر حضرت کو یا کسی اور کو سوائے سید سلیمان اشرف صاحب کے بولنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ اس مکتوب میں اسی جلسہ کی تفصیل درج کی گئی ہے۔'' [الرضا، بریلی، رجب ۱۳۳۹ھ ص ۱۷ تا ۲۰،]

کر لیتے ہیں۔ مانتے تو ہیں گاندھی کا حکم سمجھ کر۔ یہی وجہ ہے کہ ترکِ موالات کے ساتھ ہنود سے موالات فرض سمجھتے ہیں۔

آج تمام ہندوستان جانتا ہے کہ خلافت کمیٹی صرف گورنمنٹ سے ترکِ موالات بتاتی ہے اور ہنود سے موالات بلکہ ان کی رِضا میں فنا ہوجانا ضروری قرار دیتی ہے اور پھر مجمع میں زور دیے جاتے ہیں، اخباروں میں اس پر مضامین کس شدومد سے لکھے جاتے ہیں اور یہ خلافت کمیٹی کا مقصودِ اعظم اور پہلا نصب العین ہے۔ خلافت کمیٹی گاندھی کی بدولت تو وجود ہی میں آئی، اس کے اشاروں پر تو چل رہی ہے، پھر ہنود سے ترکِ موالات حرام وکفر نہ ہو تو کیوں نہ ہو۔

کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ ابوالکلام نے بھرے مجمع میں صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ بے شک موالات تمام کفار ومشرکین سے ممنوع وحرام ہے جیسے نصاریٰ سے ناجائز ایسے ہی ہنود سے ناجائز کون کہتا ہے کہ آیت ممتحنہ سے موالات غیر محاربین کا جواز نکلتا ہے، کس ذمہ دار نے ایسا کہا ہے اگر ہندوستان کے ۲۲ رکروڑ ہندو سب کے سب گاندھی ہو جائیں اور مسلمان ان کو اپنا رہنما بنالیں تو یہ بت پرست ہیں اور وہ سب کے سب بت۔ یہ تقریر پُرزور الفاظ کے ساتھ ابوالکلام نے اس مجمع میں کی جہاں ہندو بکثرت موجود تھے مگر اُن پر ایسا خوف غالب تھا کہ وہ ان کی دل داری بھول گئے اور یہ ان کی کہنے لگے اور اگر کچھ نہ ہوتا صرف اتنی ہی بات ہوتی جب بھی میں کہہ سکتا تھا کہ ہماری زبردست فتح وکامیابی اور ان کی حددرجہ کی ذلت وشکست ہوئی۔ مجمع کو یہ باور کرانے کے لیے کسی دلیل کے کیا معنی، اشارہ کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ خلافت کمیٹی محبت ہنود کو جزوِ ایمان سمجھتی ہے وہ مجمع ہندوؤں سے ترکِ موالات کی فرضیت ابوالکلام کی زبان سے سن کر کیا اس بات کا اندازہ نہ کر سکا کہ ان پر کیسا خوف غالب ہے اب جب کہ یہ خلافت کمیٹی کے اصل اُصول اور سنگِ بنیاد ہی کو اُکھاڑ پھینک دیتے ہیں۔ جو منظر میری آنکھوں نے دیکھا حضرت کے سامنے اس کی تصویر پیش کرنے سے عاجز ہوں، اس ایک ہی اقرار نے ان کی اور جمعیۃ العلماء کے تمام مجمع کی عزت وآبرو خاک میں ملادی پھر کفریات کا شمار اور قربانی کے مسئلہ میں خلافت کمیٹی

اور جمعیۃ العلماء دونوں کو مجرم قرار دینا- مولوی عبدالماجد صاحب کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہنا ''کہو میاں تمہاری بھی کہہ دیں'' پھران کے ''مذکر'' بنانے کا ذکر کر کے اس پر کفر کا حکم لگانا مولوی عبدالباری صاحب پر کفر کا حکم لگانا کفریات کا ذکر کرنا اور ابوالکلام کا سب سے جان چرانا کسی کا جواب نہ دینا، یہ اُن کے مبہوت اور حواس گم کردہ ہونے کی دلیل نہیں ان کے عجز تام اور لا جواب محض ہو جانے کا اصل ثبوت نہیں تو کیا ہے!!!

کیا وہ ایسا ہی خاموش ہو جانے والا شخص ہے کیا کسی دوسرے مقام پر بھی ان کو ایسا ہی دبا سکتے تھے!!!

بریلی میں جمعیۃ الوہابیہ کے جلسے میں اس اعلان کے ساتھ ابوالکلام اور تمام جمعیت کے منہ پر ان کے کفر کے حکم لگائے جائیں اور وہ سب دوختہ وہاں ہوں یقیناً یہ حضرت کی کرامت اور حق کی شاندار عظیم الشان فتح ہے۔ فتح میں کیا کسر رہ گئی، کیا ابوالکلام اپنے منہ سے یہ بھی کہتے کہ میں ہار گیا جس وقت ابوالکلام تقریر کر رہے تھے میں ان کے برابر میں بیٹھا تھا، میں دیکھ رہا تھا کہ اُن کا بدن بید کی طرح لرز رہا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ اس مقابلہ کا اثر تھا یا ان کی ایسی عادت ہی ہے۔ مجمع مولوی سلمان اشرف صاحب کی تقریر کو دل لگا کر سن رہا تھا، لوگوں کو شکایت ہو رہی تھی کہ مولانا بلند آواز سے تقریر فرمائیں یہاں تک کہ اچھی طرح آواز نہیں پہنچتی۔ ''اللہ اکبر'' کے نعرے لگائے جاتے تھے یہ اثر دیکھ کر خود ابوالکلام ''سبحان اللہ'' اور ''جزاک اللہ'' کہے جاتے تھے۔

دوسرے روز اگرچہ جمعیۃ العلماء کا جلسہ نہ تھا، کانگریس کا جلسہ تھا وہ دوسری چیز ہے مگر مقرر ہندو ہو یا مسلمان وہ کل کی خفت مٹانے اور بگڑی ہوئی بات کو بنانے کے درپے رہا اور کوئی صورت بات بنانے کی خیال میں نہ آئی، بجز اس کے کہ ہم مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ حضرات آئے اور انہوں نے شرکت فرمائی اور صلح ہو گئی۔

روانگی کے وقت بریلی کے اسٹیشن پر ایک تاجر صاحب نے مجھ سے کہا کہ ابوالکلام جس وقت بریلی سے جا رہے تھے میں اُن کے ساتھ تھا وہ یہ کہتے جاتے تھے کہ ''ان کے جس قدر اعتراض ہیں حقیقت میں سب درست ہیں ایسی غلطیاں کیوں کی جاتی ہیں جن کا

جواب نہ ہو سکے اوران کو اس طرح گرفت کا موقع ملے۔‘‘ میں اپنی اس مسرت کا اظہار نہیں کر سکتا جو مجھے اس فتح سے حاصل ہوئی۔ میدان مولوی سلمان اشرف صاحب کے ہاتھ رہا، حضرت کے غلاموں کی ہمت قابل تعریف ہے۔ حضرت مولانا حامد رضا صاحب نے ابوالکلام سے فرمایا کہ آپ توبہ کیجئے۔ انہوں نے کہا کس چیز سے؟ فرمایا اپنے کفریات سے۔ وہ یہ سن کر بھونچکا ہو گئے اور کہنے لگے میں نے کیا کفر کیا ہے؟ اس وقت کسی کی نظر میں ابوالکلام ایک طالب علم کے برابر بھی نہیں معلوم ہوتے تھے۔ ایک طرف سے مولانا برہان میاں اعتراض کرتے ہیں تو ایک طرف سے مولوی حسنین رضا خاں صاحب الزام دیتے ہیں وہ سوائے قسمیں کھانے اور اپنے اوپر لعنت کرنے کے اور کچھ جواب ہی نہیں دے سکتے۔ یہ تمام کارروائی کر کے مولانا حامد رضا خاں صاحب نے ان سے دستخطی تحریر چاہی، انہوں نے رُوداد میں چھاپنے کا وعدہ کیا انہوں نے فرمایا کہ جب تک ہمارے ان ستر (70) سوالوں کے جواب نہ ملے اور ہر شخص اپنے کفریات سے توبہ نہ کرے، اس وقت تک ہماری اور آپ کی صلح نہیں ہوئی۔

یہ نہایت زبردست باتیں تھیں اور حضرت کے صدقے میں ابوالکلام صاحب کو بالکل دبالیا تھا۔ اب ضرورت ہے کہ جلد از جلد ان کی اشاعت کی جائے اگر چہ وہ مضمون بڑھ گیا ہے لیکن رُوداد جلسہ کی صورت میں چھاپی جائے اور آخر میں مطالبہ کیا جائے کہ جن باتوں کا ابوالکلام نے اقرار کیا ہے مثلاً ہنود سے ترکِ موالات اس پر عمل کر کے دکھائیں اور اپنی تحریر میں اس اقرار کو شائع کریں اور جن کفریات سے مجمع عام کے اندر سکوت کیا گیا ہے وہ سب کے سب مسلم کفر ہوئے اگر جواب ہوتا مجلس مناظرہ میں کسی دن کے لیے اُٹھا رکھا جاتا۔ نیز یہ کہ مولوی حامد رضا خاں صاحب نے ستر (70) سوالوں کے جوابات کا جو مطالبہ کیا تھا اس کا جلد سے جلد جواب دیا جائے۔ یہ رُوداد کثیر تعداد میں بہت جلد شائع ہو تو نہایت بہتر۔

والسلام حضور کا حلقہ بگوش نعیم

[الرضا، بریلی، رجب ۱۳۳۹ھ ص ۱۷ تا ۲۰، دبدبہ سکندری ۱۱/اپریل ۱۹۲۶ء
ص ۵، ۶، الفقیہ: ۲۰/اپریل ۱۹۲۱ء ص ۸، ۹]

بنام صدر الشریعه

تعارف

صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی بن مولانا حکیم جمال الدین صاحب محلّہ کریم الدین قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۸ء کو پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم جد امجد سے اور درس نظامی کی مبادیات مولانا محمد صدیق سے حاصل کی اس کے بعد جون پور میں علامہ ہدایت اللہ جون پوری سے، اور حضرت شاہ وصی احمد صاحب محدث سورتی سے اکتساب علم کیا اور سند بھی حاصل کی۔حکیم عبد الولی لکھنوی سے طب کی تعلیم لی۔اور ایک سال پٹنہ میں مطب کیا۔اس کے بعد استاد گرامی محدث سورتی کے حکم پر حضور اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور وہاں خوب خوب علوم ظاہری و باطنی کا اکتساب کیا۔اعلیٰ حضرت سے بیعت ہوئے اور اجازت وخلافت سے بھی نوازے گئے۔بریلی شریف مدرسہ منظر اسلام کے علاوہ کئی مشہور مدارس میں تدریس کی خدمت انجام دی۔اپنے دَور کی کئی اہم تحریکات میں نمایاں کارکردگی رہی۔ترجمۂ قرآن کنز الایمان کی املا کا شرف حاصل کیا، مطبع اہل سنت وجماعت، بریلی سے نشر واشاعت کا کام خصوصی طور پر آپ کے ہاتھ تھا۔فتاوی جات اور دیگر کتب علمیہ کے علاوہ خاص کر بہار شریعت کا عظیم سرمایہ قوم کو عطا کیا۔دوسرے حج کے لیے سفر کیا۔ممبئی پہنچے، طبیعت بگڑ گئی اور ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۶ رستمبر ۱۹۴۸ء کو وہیں وصال ہوا، اور اپنے گاؤں گھوسی میں مدفون ہوئے۔



(۱)

حضرت مولانا المحترم

اجمل المولیٰ تعالیٰ صبرکم واعظم اجرکم وابقاکم بالسلامة والعافیة.

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کے یہ پیہم صدمات (۳) اور دردانگیز حالات دوسروں کے لیے بھی دل ہلا دینے اور خون رُلا دینے والے ہیں خود آپ کے دل پر کیا گزری ہوگی اس کا تصور بھی دل دوز ہے!!!

مولیٰ سبحانہ ان اَموات کو آپ کے رفع درجات کا وسیلہ بنائے اور آپ کو اور آپ کے تمام عیال واطفال کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ صبر واَجر دنیا آپ سے سیکھتی ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ اس کی تلقین کی حاجت نہیں۔

مرحومین کے لیے ان شاء المولیٰ تعالیٰ کئی قرآن شریف ختم کرا کے ایصال ثواب کیا جائے گا۔ اور آپ کی صحت وسلامتی کے لیے ہر ختم کے بعد دعا کی جائے گی۔

بیمار ہوں، میرے لیے بھی دعا فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام
محمد نعیم الدین عفی عنہ



(۳) پانچ سال میں پے در پے گیارہ اموات ہوئیں گھر میں۔ ۷؍شعبان ۱۳۵۸ھ جوان بیٹی کا انتقال ہوا۔ ۲۵؍ربیع الاول ۱۳۵۹ھ کو منجھلے بیٹے مولوی محمد یحیی کا انتقال ہوا۔ اسی سال رمضان کی دسویں شب میں بڑے بیٹے مولوی حکیم شمس الہدی نے وفات پائی۔ ۲۰؍رمضان ۱۳۶۲ھ کو چوتھے بیٹے عطاء المصطفیٰ کا انتقال ہوا۔ اسی دوران مولوی شمس الہدی کی تین جوان بیٹیوں اور اہلیہ کا انتقال ہوا۔ مولوی یحیی کی ایک بیٹی اور مولوی عطاء المصطفی کی اہلیہ اور ایک بچی کا انتقال ہوا۔

(۲)

حضرت محترم دام مجدہم السامی

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

آرزومندان بھاگل پوراب پھرعرصہ کے بعد آپ کی زیارت کی تمنا کرتے ہیں۔ غالبًا ۲۸ر ربیع الآخر شریف کو وہاں جلسہ ہے مجھے انہوں نے آپ کی خدمت میں التجائے شرکت عرض کرنے کے لئے وکیل بنایا ہے۔

براہ کرم ان حضرات کی استدعا قبول فرما کر مطمئن فرمائیں۔صحیح تاریخ کی بعد میں خط یا تار سے اطلاع دی جائے گی۔آپ اس طرح رخصت حاصل فرمالیں کہ اگر دوایک روز کا فرق بھی ہوجائے تو دقت نہ ہو جلسہ بہ تقریب گیارہویں شریف مقام فتح پور ضلع بھاگل پور میں ہوگا۔سبور اسٹیشن پر اُترنا ہوگا۔ممکن ہوسکا تو میں بھی ہمراہ ہوسکوں گا۔

جواب سے جلد سرفراز فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام

محمد نعیم الدین عفی عنہ



(۳)

حضرت محترم دام بالمجد والفضل والالطاف والکرم

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

مزاج مبارک بخیر باد!

حضرت مولانا شائستہ گل صاحب حاضر خدمت ہورہے ہیں آپ سرحد کے سنی عالم ہیں اور مانکی شریف کے زیب سجادہ حضرت شاہ محمد امین الحسنات صاحب دام مجدہم کے فرستادہ ہیں ان کا پیام لائے ہیں مجھے حضرت موصوف کی تجویز سے پوری طرح اتفاق ہے

اُمید ہے کہ حضرت بھی پسند فرمائیں گے میں بھی آپ کی رائے سامی کا منتظر رہوں گا۔

والسلام مع الاکرام

محمد نعیم الدین عفی عنہ



(۴)

الجمیعة العالیة الاسلامیة لمرکزیة

آل انڈیا سنی کانفرنس، مراد آباد

حضرت محترم دام مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ!

سُنّی کانفرنس کے دستور کے لیے ملک کی سُنّی کانفرنسیں بے چین ہیں۔ تقاضے بہت زیادہ ہیں اور کام بھی رُکا ہوا ہے۔ اس لیے بہ مجبوری ۲۰/محرم ۱۳۶۶ھ بروز یک شنبہ اس لیے مقرر کر دیا ہے کہ آپ تشریف لا کر دستور کی تکمیل فرما دیں۔

اس تاریخ کے لیے حضرت مفتیٔ اعظم دامت برکاتھم سے بھی تشریف آوری کی التجا کی گئی ہے اور حضرت محدث صاحب اور حضرت ملک العلماء کو بھی اس تاریخ کے لیے مدعو کیا گیا ہے۔ خواہش ہے کہ عرس کچھوچھہ شریف سے قبل دستور مکمل ہو جائے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے عرس شریف میں شائع ہو جائے۔

جواب فوراً ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

۶/دسمبر ۱۹۴۶ء



بنام

مفتی اعظم ابوالبرکات سید احمد قادری

نعیمی پاکستان

تعارف

مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات سید احمد قادری امام المحدثین علامہ سید دیدار علی شاہ الوری (ثم لاہوری) علیہ الرحمۃ کے ہاں ۱۳۱۶ھ میں بہ مقام الور پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد گرامی قدس سرہ سے حاصل کی، بعد میں جامعہ نعیمیہ (مراد آباد) میں داخل ہوکر بارگاہِ صدر الافاضل سے خصوصی اِکتساب علم کیا۔ ۲۰ر شعبان ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۰ر مئی ۱۹۱۹ء کو جامعہ میں دستار بندی ہوئی۔ نسبت ارادت کچھوچھہ شریف حضرت اشرفی میاں سے حاصل ہوئی۔ حضور اشرفی میاں نے تمغۂ خلافت سے بھی نوازا، نیز حضور اعلیٰ حضرت سے بھی خلافت کا شرف حاصل تھا۔ حزب الاحناف، لاہور کی بنا ڈالی۔

۱۹۲۳ میں پہلی بار اپنے والد گرامی قدس سرہ کے ساتھ لاہور آئے۔ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۶ء میں حضور اشرفی میاں اور صدر الافاضل کی معیت میں سفر حج فرمایا۔ بہت سی تحریکات میں حصہ لیا۔ مذہبی، سیاسی، سماجی بہت سی خدمات انجام دیں۔ مفتی اعظم پاکستان سے شہرت پائی۔ ۲۰ر شوال ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۴ر ستمبر ۱۹۷۸ء بروز اتوار وصال ہوا۔ حزب الاحناف کی نئی عمارت گنج بخش روڈ، لاہور (پاکستان) میں تدفین عمل میں آئی۔



(۱)

عزیز القدر سلمہ المولیٰ تعالیٰ السلام علیکم ورحمتہ و برکاتہ مزید بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہوں، آپ کی خیریت مطلوب۔

میرے بڑے داماد حکیم سید یعقوب (۴) علی صاحب مع اہل و عیال کے ۲؍جنوری ۱۹۴۸ء کو اسپیشل (ٹرین) کے ذریعہ مرادآباد سے روانہ ہوکر غالباً ۳؍جنوری کو لاہور پہنچیں گے۔ وہاں دو تین روز قیام کر کے گجرات جائیں گے۔ اس عرصہ میں ان کے قیام کے لیے مکان کا انتظام ہونا چاہیے۔ اور اسٹیشن پر کسی ایسے شخص کو بھیج دیں جو انہیں پہچانتا ہو۔

بہتر ہو کہ عزیزی مولوی محمد حسین صاحب سنبھلی (۵) تشریف لاکر انہیں اُتار لیں۔ اور جائے قیام پر پہنچا دیں۔ اور ان کے بخیریت پہنچنے کی اطلاع مجھے ارجنٹ (Urgent) تار سے دیں۔ بچوں کو دعا۔ والسلام (۱)

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(۱) [ماخوذ سوانح سیدی ابوالبرکات، ص ۱۹۷۔ اس میں اصل کی نقل بھی ہے]



(۲)

مولانا المکرّم سلمکم المولیٰ تعالیٰ وعلیکم السلام ورحمتہ و برکاتہ

گرامی نامہ پہنچا میرا خط بھی آپ کو مل گیا ہوگا، حضرت کا مزاج اچھا ہوگیا تھا، بخار اُتر

---

(۴) مولانا سید یعقوب علی بن حاجی سید ارشاد خان، ۱۹؍شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۳؍اکتوبر ۱۹۳۹ء کو جامعہ نعیمیہ سے سند فضیلت اور دستار سے نوازے گئے۔

(۵) مفتی محمد حسین نعیمی بن تفضّل حسین، انڈیا کے محلّہ دیپا سرائے سنبھل ضلع مرادآباد میں ۶؍مارچ ۱۹۲۳ء کو پیدا ہوئے۔ جامعہ نعیمیہ سے علوم مروجہ کی تکمیل کی صدر الافاضل سے درسی اہم کتابوں کا درس لیا۔ ۲؍ذوالقعدہ ۱۳۶۲ھ کو مطابق ۴؍نومبر ۱۹۴۳ء کو جامعہ نعیمیہ میں سند و دستار فضیلت سے نوازے گئے۔ لاہور پاکستان میں جامعہ نعیمیہ مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ مذہبی ملی سیاسی سماجی بہت سی خدمات انجام دیں۔ ۱۲؍مارچ ۱۹۹۸ء کو انتقال فرمایا۔

گیا تھا، مگر صدر اشرف کے انتقال کا ایسا صدمہ ہوا کہ جاڑا آ کے بخار بڑھ گیا اب اس وقت بخار اُتر جاتا ہے، رات کو ضرور ہو جاتا ہے کمزوری اپنی انتہاء کو پہنچی ہے بخار جو کسی وقت مفارقت نہ کرتا تھا اس کا اُتر جانا طبیعت کے رُو بہ صلاح ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت آپ کو بچوں کو بہت محبت دعا فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ اس وقت آنے کا ہرگز قصد نہ کریں۔ آپ کی دعا سے اب طبیعت اصلاح کی طرف مائل ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ خیریت ہے۔

تمام حضرات حاضرین کو دعا سلام

والسلام

عمر نعیمی (صدرالافاضل کی جانب سے مفتی محمد عمر نعیمی علیہ الرحمہ نے لکھا)

۲۴ ستمبر ۱۹۴۸ء [مرجع سابق، ص۱۹۹]



بنام

مولانا سید ارشاد حسین نعیمی

تعارف

مولانا سید محمد ارشاد حسین نعیمی بن مولانا سید سجاد حسین کی ولادت ۶ رصفر المظفر ۱۳۳۷ھ مطابق ۹ رنومبر ۱۹۱۹ء قصبہ شیش گڑھ ضلع بریلی شریف، میں ہوئی۔ ۱۹۲۴ء میں رسم بسملہ والدگرامی نے کرائی۔ ابتدائی تعلیم والدگرامی سے حاصل کی۔ ۱۹۳۱ء میں جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں داخل ہوئے۔ صدرالافاضل سے خصوصی طور پر اِکتساب فیض کیا۔ ۲۱ ررجب المرجب ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۶ راگست ۱۹۴۰ء جامعہ نعیمیہ میں سند فضیلت و دستار سے نوازے گئے۔ صدرالافاضل سے سند طب بھی حاصل ہوئی۔ اکابر علماے کرام سے خاصہ رابطہ تھا۔ صدرالافاضل اور خانقاہ رضویہ، خانقاہ اشرفیہ، سے اچھے روابط تھے، مشائخ کا گھر آنا جانا تھا، والدگرامی کے دَور میں حضور سیّدی اعلیٰ حضرت کا گھر آنا جانا رہا اور بعد میں ان کے صاحب زادگان بھی تشریف لے جاتے تھے۔

صدرالافاضل کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ طب اور وہابیہ و دیابنہ سے مناظرانہ سرگرمیوں میں زیادہ مصروف رہے۔ تصنیف و تالیف میں بھی خاص حصہ لیا۔ ڈیڑھ سو کے قریب کتابیں یادگار چھوڑیں۔ ملک کے مشہور اخبارات و رسائل میں اکثر مضامین شائع ہوتے رہتے تھے۔ حضور اشرفی میاں سے شرف بیعت حاصل تھا۔ ۱۳۷۰ھ میں زیارت حرمین سے مشرف ہوئے۔ مذہبی، ملی، سیاسی، سماجی ہر جہت سے خدمات انجام دیں۔ بہت سے تبلیغی دورے بھی فرمائے۔

۲۱ رربیع الآخر ۱۳۸۱ھ مطابق ۳ رستمبر ۱۹۶۱ء رات بارہ بجے وصال ہوا۔ اپنے آبائی

وطن شیش گڑھ ہی میں مدفون ہوئے۔

اخلاف میں اس وقت خاص کران کے عظیم صاحب زادے شاہ آبادمیاں ان کے مشن کی ترویج میں مصروف ہیں۔موصوف نے اپنے والد گرامی کی مختصر سوانح ترتیب دی اس میں چند مقامات سے فقیر کو تشویش ہوئی ان میں سے ایک یہ کہ وہابیہ ودیابنہ کے خلاف ان کے والد سید ارشاد حسین نعیمی نے تقریباً بیس (۲۰) کتابیں لکھیں اور رد رضاخانی پر ۱۴ر کتابیں لکھیں۔

باعث تشویش یہ امر تھا کہ جس نے پوری زندگی خانوادۂ رضویہ سے رابطہ رکھا ہو۔ اپنے یہاں اکثر مجالس میں دیگر خانقاہوں کے مشائخ کے ساتھ ساتھ خانوادۂ رضویہ کے مشائخ کو بھی ہمیشہ مدعو کیا ہواور اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کے مطابق مسلک اہل سنت کی اشاعت کی ہو،اخبارات ورسائل میں ہمیشہ رددیوبندیت ووہابیت پرزوردیا ہواور ہمیشہ اپنے اساتذہ کی فکری روش کو ہی بروئے کارلاتے ہوئے خدمات انجام دی ہوں،وہ بھلا رضاخانی گویا خوداپنے رد میں کتابیں کیوں لکھنے لگے!!!

میں نے فوراسید صاحب کے صاحب زادے سے رجوع کیاتوانہوں نے وسعت قلبی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے بتایا کہ رجسٹر میں ایسا ہی نقل تھا میں نے اس لئے اسے بعینہ نقل کردیا ممکن ہے کہ ناقل نے ایسا کیا ہو۔مگر میں اس سے خود متفق نہیں ہوں کیوں کہ والد گرامی نے جو علمی میراث چھوڑی ہے، اس میں ۱۴ کتابیں تو دُور ایک لفظ بھی مسلک رضا کے خلاف نہیں ہے بلکہ خانوادۂ رضویہ سے ہمارے خاندانی مراسم بڑے گہرے تھے میرے جد امجد اور حضور اعلیٰ حضرت کے مابین دوستانہ روابط تھے جس پر بہت سے شواہد خانقاہ کی لائبریری میں محفوظ ہیں۔اور دونوں گھرانوں میں بہت ہی گہرا ربط رہا ہے اور آج بھی ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہے۔اللہ سید صاحب کو سلامت رکھے۔



(۱)

عزیزی سلمہ: وعلیکم السلام

خط ملا خیریت دریافت ہوئی۔تمہاری صحت کے لیے دعا کرتا ہوں۔گھر کے قریب تھوڑی تنخواہ پر صبر کر لینا ہی بہتر ہے۔تفسیر کی فہرست بہت اچھا کام ہے۔جزاک اللہ

جلسہ کی تاریخیں ابھی معین نہیں ہوئیں۔غالبًا ۱۰ اور ۱۵ شوال کے درمیان میں ہو،اور یہاں چہارشنبہ کو ہی رُویت ایک شہادت سے مان لی گئی ہے،کیوں کہ مطلع پر اَبر تھا۔مدرسہ کے لیے اور طالب علم آئیں تو ضرور آپ کے پاس بھیجنے کی کوشش کی جائے گی۔فقیر کے لیے دعا کرتے رہا کیجئے۔والدعاء

حضرت صدرالافاضل مدظلہ
بقلم کاتب

(بمطالعہ عزیز مولانا مولوی سیدارشاد حسین صاحب سلمہ
مدرس مدرسہ انجمن اسلامیہ ٹانڈہ حرمت نگر بلاسپور علاقہ ریاست رام پور)



(۲)

عزیزی سلمہ: دعوات وافرہ

اگرچہ مرض اب تک باقی ہے لیکن بفضلہٖ تعالیٰ بہت افاقہ ہے آپ کی فقیر پُرسی سے دل کو بہت تسلی ہے۔اپنے تایا صاحب سے میرا سلام......والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(عزیزی مولانا سیدارشاد حسین صاحب شیش گڑھ ضلع بریلی)



(۳)

عزیزی سلمہ: دعوات وافرہ

تمہاری محبت نے مسرور کیا میں بہت بیمار رہا، اب بفضلہٖ تعالیٰ کافی افاقہ ہے۔

رانی گنج میں ایک صاحب کے علاج کی غرض سے آیا ہوں، اُمید ہے ایک ہفتہ قیام کر کے مرادآباد واپس آجائیں۔ والسلام۔

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(بمطالعہ عزیز القدر مولوی سید ارشاد حسین صاحب سلمہ شیش گڑھ ضلع بریلی)



(۴)

عزیزی سلمہ: دعوات وافرہ

شادی میں تمہاری شرکت سے مجھے بہت خوشی ہوتی اور نذر و پیشکش کا خیال بیکار تھا۔ خیر جلسہ کی شرکت بھی اس کا کچھ نہ کچھ تلافی کر لے گی۔ جلسے صرف رات میں ہوتے ہیں اور بہت تھوڑا سا وقت اوّل کا نعت شریف والوں کو دیا جاتا ہے۔ اس میں یہاں کے نعت خوانوں کی شکایات بھی رفع ہو جاتی ہیں۔ باہر کے لوگوں کو نعت خوانی کا وقت دینا دُشوار ہے۔ علماء کی تقریریں سننے کے لیے تشریف لائیں تو جو صاحب بھی آئیں سبب مسرت ہے۔ حرمت نگر کے پدمان صاحب اور عبدالستار صاحب کو جلسہ میں ضرور لائیے، ایسے اکابر کی تقریر سننے اور دیدار کرنے کا موقع بہت کم ملتا ہے۔ میری طرف سے سب صاحبوں کو سلام و دعا کہیے۔ والدعاء

حضرت صدر الافاضل مدظلہ

(بمطالعہ عزیز القدر مولوی سید ارشاد حسین صاحب سلمہ
ٹانڈہ حرمت نگر قریب بلاسپور علاقہ رامپور)



(۵)

عزیزی سلمہ: دعوات وافرہ

صاحب زادی سلمہا کا نام ''رشیدہ خاتون'' رکھیے۔ ۱۵،۱۶،۱۷ جولائی کو مدرسہ کا جلسہ ہے، اس میں شرکت فرما کر مسرور کیجئے۔ والدعاء

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(عزیزی مولوی سید ارشاد حسین صاحب سلمہ شیش گڑھ ضلع بریلی)



(۶)

برخوردار......دعوات وافرہ

کئی روز سے تمہارا کوئی خط نہ آیا فکر ہے۔ دعائیں کر رہا ہوں مولیٰ سبحنہٗ میرے مخلص سید سجاد حسین صاحب(۶) کو شفاء کامل وعاجل عطا فرمائے۔ ان کی......سے جلد مطلع کرو، اوران سے اوراپنے تایا صاحب سے میرا سلام کہو۔ یہاں سب لوگ دعا کر رہے ہیں۔

والدعاء

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(....برخوردار مولوی ارشاد حسین خلف جناب سید سجاد حسین صاحب سلمہ
موضع شیش گڑھ ضلع بریلی)



(۶) حضرت مولانا سید سجاد حسین بن سید تفضّل حسین ۱۳۰۸ھ میں ولادت ہوئی۔ مولانا سید کاظم علی محدث المووی ،اور دیگر اساتذہ سے علوم مروجہ کی تکمیل فرمائی۔ اہل سنت کے اکابر ومستند علما میں شمار ہوتا ہے۔ شیش گڑھ میں مدرسہ اسلامیہ قائم کیا۔ قریب ۳۵ رکتابیں تصنیف فرمائیں۔ ردوہابیہ میں خوب حصہ لیا۔ حضور اعلیٰ حضرت کی بارگاہ سے گہری عقیدت تھی ۔حضور اشرفی میاں سے بیعت ہوئے۔ ۱۵ رشوال المکرّم ۱۳۵۵ھ مطابق ۳۰ ردسمبر ۱۹۳۶ء کو وصال ہوا۔ شیش گڑھ میں مدفون ہوئے۔

(۷)

عزیزی سلمہ..................وعلیکم السلام

مزار شہید (۷) ہونے کی خبر سے افسوس ہوا ایسا کیوں کیا گیا؟

وہاں کے مصالح کے مناسب ہوتو قانونی کاروائی کیجئے۔ سنی کانفرنس اس معاملہ میں کیا کرسکتی ہے؟ والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(مولوی ارشاد حسین صاحب سلمہ شیش گڑھ ضلع بریلی)



(۷) مولانا سید ارشاد حسین کے والد گرامی مولانا سید سجاد حسین کے مزار شریف کو دیوبندی وہابی بنجاروں نے ۱۷ رمئی ۱۹۴۶ء کو شہید کردیا تھا۔ جس کے تعلق سے حضور صدر الافاضل نے تفصیلات کا مطالبہ فرمایا۔ بعد میں مزار شریف تعمیر کردیا گیا تھا لیکن ۱۹۷۲ء میں ایک بار پھر دشمنوں نے اسے شہید کرڈالا لیکن پھر اسے تعمیر کیا گیا۔ اور اب بدستور موجود ہے عرس وغیرہ کی تقریبات بھی شایان شان ہوتی ہیں۔

بنام مولوی اعجاز احمد نعیمی فریدی

تعارف

مولانا اعجاز احمد صاحب فریدی سے متعلق فقیر کو معلومات حاصل نہ ہوسکیں البتہ خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور صدرالافاضل کی بارگاہ کے تربیت یافتہ تھے۔ ''عزیز جان ولد'' سے مولانا موصوف اور صدرالافاضل کے مابین محبت اور قربت کا اندازہ بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

گمان غالب ہے کہ یہ مولانا اعجاز احمد بن عبدالصمد احمد صاحب موضع غوثی پورہ، ضلع باندہ ہیں جو جامعہ نعیمیہ کے فارغین میں شامل ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں جامعہ نعیمیہ سے سند و دستار سے نوازے گئے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

(۱)

عزیز جان ولد سلمہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا، صحت وعافیت اور حالات دریافت ہو کر مسرت ہوئی۔ ابقاکم المولیٰ الکریم بالسلامۃ والعافیۃ وصانکم من کل سوء ومکروہ آمین۔

میں بھی بہت بیمار رہا، اب بفضلہ تعالیٰ بالکل تندرست ہوں۔ آج کل آل انڈیا سنی کانفرنس کے اہتمام میں مصروف ہوں اور ہر سنی پر اس کی اعانت لازم واجب ہے۔ آپ بھی جہاں ہیں وہاں سنی کانفرنس جلد از جلد قائم کیجیے۔ ممبر بنایئے، صدر مقرر کیجیے، خود آپ ناظم ہوں اور آل انڈیا اجلاس کے لیے نمائندے تجویز فرمایئے اور اس کی مالی اعانت کا انتظام کیجیے، کانفرنس کے کاغذات روانہ کرتا ہوں۔ والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(ث)

بنام مولوی ثناء اللّٰہ امرت سری

تعارف

مولوی ثناءاللہ امرت سری کی پیدائش ۱۲۸۷ھ مطابق جون ۱۸۶۸ءکوامرت سر میں ہوئی۔ چودہ سال کی عمر میں مدرسہ تائیدالاسلام سے پڑھائی کا آغاز کیا۔ابتدائی تعلیم مولوی احمداللہ سے حاصل کی۔وزیرآباد میں مولوی عبدالمنان وزیرآبادی،اوردہلی میں مولوی نذیر حسین دہلوی،دارالعلوم دیوبند میں مولوی محمودالحسن،مدرسہ فیض عام کانپور میں سنی عالم مولانا احمدحسن سے علوم مروجہ کی تکمیل کی۔۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء میں مدرسہ فیض عام کانپور سے فارغ ہوئے۔اسی سال ندوۃ العلماء کے افتتاحی اجلاس میں رکن کی حیثیت سے شرکت کی۔مدرسہ تائیدالاسلام سے تدریسی سفرشروع کیا۔۶رسال کے بعدمدرسہ اسلامیہ،کالیر کوٹلہ میں تقرر ہوا۔۱۹۰۰ءتک وہیں رہے۔مسلکی اعتبار سے غیرمقلد تھے۔اپنے مذہب کی ترویج واشاعت میں خوب کوششیں کیں۔اہل سنت وجماعت سے اختلاف عادت میں شامل تھا۔اہلِ سنت کے خلاف تحریکات میں بڑھ چڑھ کرحصہ لیا،التوائے تحریک حج میں علمائے اہل سنت کے خلاف خوب محاذآرائی کی۔ہم مسلک ہونے کے سبب ابن سعود کی بے جا حمایت کی۔حجاز مقدس پراس کے مظالم کوچھپا کراس کی تعریف وتوصیف کرکے ظلم کو بڑھاوادیا۔کتاب میں شامل خطوط اسی بحث کا حصہ ہیں۔

ہنود کے خلاف بھی کام کیا،اپنے مذہب ومسلک کی تائید میں متعدد کتابیں لکھیں۔کتابوں میں کچھ ایسی بحثیں بھی کیں جس کے سبب خودان کی جماعت کے نامورعلمانے ان پرکفر کےفتوی لگائے اورانہیں اپنے مسلک سے خارج قراردیا۔

بہت سے مناظروں میں شرکت کی۔اہل سنت سے کئی بار مقابل ہوئے لیکن شکست کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا۔سیاست میں بھی حصہ لیا۔احناف کے خلاف امرت سر سے ایک ہفت روزہ اخبار بنام اہل حدیث جاری کیا جس کے جواب میں امرت سر سے اہل فقہ اور الفقیہ اخبارات معرض وجود میں آئے۔۱۲/فروری ۱۹۴۸ء میں فالج کا اثر ہوا۔اور ۱۵/ مارچ ۱۹۴۸ء ۳/جمادی الاولی ۱۳۶۷ھ بروز دوشنبہ انتقال ہوا۔سرگودھا میں تدفین ہوئی۔

مکتوب

بنام جناب مولوی ثناء اللہ صاحب ناظم اہل حدیث کانفرنس

الحمدللّٰہ و الصلاۃ و السلام علی حبیبہ خاتم النبیین

آپ کی رجسٹری محررہ ۲۳/ربیع الاول ۱۹۴۵ھ ۲۴/ماہ مبارک بروز شنبہ سہ پہر کو ایسے وقت میں موصول ہوئی کہ رجسٹری روانہ کرنے کا وقت نہ رہا تھا۔دوسرے دن یک شنبہ تھا جس میں ڈاک خانہ رجسٹری نہیں لیتا۔آج جواب حاضر کرتا ہوں۔اخباروں کو جو اطلاع دی گئی تھی اس میں انگریزی کرنے والے نے اعلان کا خلاصہ لکھ دیا ہے میں آپ کے پاس اصل اعلان کا ترجمہ بھیجتا ہوں جو ابن سعود کے پاس بھیجا گیا ہے۔جناب کا یہ خیال کہ علماء نجد مناظرہ کے لیے نہ آئیں گے۔ممکن ہے صحیح ہو،اور آپ کو اُن سے قریب کے سفر میں جو تجربے ہوئے ہیں،اُن سے نتیجہ نکالنے میں آپ حق بجانب ہوں لیکن میری نسبت یہ حکم کر دینا کہ میں بھی نہ جاؤں گا،علم غیب کا غلط دعوی ہے۔نجدی مناظرہ کے لئے تیار ہو تو جو مقام مناظرہ مقرر ہو وہاں میں مناظرہ کے لئے حاضر ہونے کے واسطے بے تامل تیار ہوں۔ان شاء اللہ تعالی آپ اس اعلان پر نظر ڈالنے کے بعد اگر مسائل مذکورہ اعلان میں مناظرہ کے لیے تیار ہیں۔اور اطمینان دلائیں کہ آپ کا قبول وعدول ابن سعود کو مسلم ہوگا۔اور اگر آپ اس کے افعال کو شرعاً حق ثابت نہ کر سکے تو ابن سعود ان سے باز رہے گا۔اور جن میں تلافی ممکن ہے ان کی تلافی کرے گا۔مسائل مذکورہ میں اس کا تسلط حجاز بھی ہے۔اگر آپ اس کو

حق ثابت نہ کر سکے تو ابن سعود اپنا تسلط اٹھالے گا اور اس پر حجت تمام ہوجائے گی ایسی صورت میں آپ سے بھی مناظرہ کے لیے تیار ہوں، اُمید ہے کہ آپ ایسا اطمینان دلانے میں جلدی کریں گے اور مجھے مطلع کریں گے کہ ابن سعود کی جانب سے آپ کی کیا حیثیت ہے۔(۸)

محمد نعیم الدین

ازمرادآباد

۲۶ر ربیع الاول ۱۳۴۵ء

[اخبار الفقیہ امرتسر ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۶ء، ص۶]



(۸) ۱۹۲۴ء میں جب والی نجد عبدالعزیز بن سعود نے حرمین طیبین پر حملہ کیا اور اس پر ناجائز قبضہ کیا تو ساکنان حرمین پر زمین تنگ کردی ان پر جوروستم کے وہ پہاڑ توڑے جنہیں بیان کرتے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔اور اس پر حد تو جب ہوئی کہ اس نے اس مقدس سرزمین کے سارے مقامات مقدسہ اور مزارات مقدسہ کو منہدم کرانا شروع کردیا تو عالم اسلام میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔علما اور عوام نے اپنے اپنے طور پر احتجاج کیا عبدالعزیز نے اس ناپاک حرکت کو اپنے علما کے حوالے سے شرعی قرار دیا تو صدرالافاضل نے والی نجد کے نام تار ارسال فرمایا اور اس کے علما سے مناظرہ کرنے کا چیلنج دیا۔مناظرہ کا اعلان ہندو پاک کے اخبارات و رسائل میں بھی شائع ہوا۔لیکن وہاں سے تو کوئی جواب نہیں آیا البتہ مولوی ثناء اللہ امرت سری ابن سعود کی حمایت میں اُتر آئے اور مناظرہ کی قبولیت کا اعلان کردیا اور صدرالافاضل کو خط بھی لکھا جس کے جواب میں صدرالافاضل نے یہ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

(ج)

بنام مبلغین مرکز وفود اسلام جماعت

رضائے مصطفی

(از قاضی محمد احسان الحق صاحب مفتی بہرائچ
ناظم مرکز وفود اسلام جماعت رضائے مصطفیٰ)

[چونکہ صدر الافاضل استاد العلماء حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی مدظلہ کے مکتوب گرامی سے طرز تبلیغ پر روشنی پڑتی ہے جس سے تمام مبلغین فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس لئے اس کی اشاعت مناسب سمجھی گئی]

نوردل و دیدہ غازی مجاہد فی سبیلہ مولوی........سلمہ المولیٰ سبحانہ

قال نبینا و حبیبنا و مولانا علیہ الصلاۃ و السّلام الحرب بیننا و بینھم سجال

حالات کی گونا گوئی باعث انتشار خاطر نہ ہو۔ مجاہد کے لیے ہمیشہ یہ صورتیں پیش آتی ہیں، مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ روپیہ اگرچہ بہت چمکتا ہے اور جھنکاریں مارتا ہے اور اس کی فوری کشش ایک طلسم سا دکھاتی ہے مگر نورِ حق کے حضور یہ سب باطل مٹ کر رہتے ہیں۔ مجھے اس کا ایسا یقین ہے کہ جیسا دوپہر میں آفتاب کا، بلکہ اس سے بدر جہا زیادہ۔ یہ تمام بطلان کے طوفان اُٹھیں گے اور ان سے نقصانات ہوں گے مگر کوئی طوفان باقی نہیں رہتا، اس کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔ اور میں تو اس یقین پر ہوں کہ روپیہ خرچ کرنے کا خیال بالکل بیکار ہے اور یہ منصب تبلیغ کے شایاں بھی نہیں ہے اور بحالات موجودہ مال پر نظر کرتے ہوئے وہ ہمارے حق میں کمزوری کا موجب ہے۔ یہ بات بہت زیادہ غور طلب ہے۔ اللہ سبحانہ اس کے لیے آپ کے قلوب کو بھی ویسا ہی فتح فرمائے، جیسا فقیر پر کرم فرمایا۔

آپ کا طرز تبلیغ بس یہی ہونا چاہیے کہ دعوتِ طریقہ قدیمہ سلف پر ہو، آخرت کے

مناظر لوگوں کے سامنے لائے جائیں۔ دنیا کی بے ثباتی اور مال کی ناپائیداری کے نقشے پیش کیے جائیں۔نجات کا انحصار مذہب پاک اسلام میں بتایا جائے۔ بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین کے تذکرے سنائے جائیں۔ ہندوستان کے اولیاء کے اَذکار بہت نافع ہوں گے۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔

ایک روز میں سلطان پورہ گیا تھا، وہاں یہ گفتگو پیش تھی کہ آریہ اور قادیانی بے شمار روپیہ خرچ کرتے اور کرنے پر آمادہ ہیں۔ میں نے کہا کہ روپیہ اگر سچ پر جھوٹ کو غالب کر سکتا ہے تو انہیں کامیابی ہو جائے گی۔ اگر کسی شخص کو دس روپیہ دے کر یہ کہلا لیا جائے کہ اندھیری رات میں آفتاب نصف النہار پر ہوتا ہے تو دس روپیہ تو کیا دنیا کی تمام متاع اس کے ضمیر کو آپ کا گرویدہ نہیں بنا سکتی۔ علاوہ اس کے مقدر اور نصیب کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ فلاکت وافلاس کو آریہ اور قادیانی تو کیا چیز ہیں کوئی بادشاہ بھی کسی قوم کی نہیں دُور کر سکتا ہے۔ یہ اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ قابلِ اَفسوس ہے حالت اُس انسان کی جو حقیر دنیا کے لیے دین کو برباد کرے۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو اپنے دین کے لیے دنیا کی ہر چیز کو قربان کرتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہوا تقریر کا۔

تقریر کی وسعت آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ یہ سن کر لوگ آب دِیدہ ہوئے اور جو استدعا کرتے تھے، اُنہیں یقین ہوا کہ ان شاء اللہ العزیز فقرا خلاص پائیدار اثر کرے گا۔ آپ ہمت بلند رکھیں دوست بگڑیں گے، یار چھوڑیں گے، ہر مصیبت آئے گی مگر بعونہٖ سبحانہٗ ہر وہ وقت بھی آئے کہ دشمن یار بنیں آپ ستم اُٹھایئے، جفا برداشت کیجیے۔ زمانۂ پاک نبوت یاد کیجیے اور اسلامی اَخلاق سے کام کیجیے۔ وہی معین ہے جو بدر و حنین میں اِعانت فرماتا تھا۔ تدبیر واسباب سے ہمیں جتنی بے اعتباری ہوتی جاتی ہے اُتنی ہی ہمیں کامیابی ہوتی ہے۔ اور ہمارا نقصان دُور ہوتا ہے۔ توکل صادق نصیب ہو جو فتح کی کلید ہے۔ اخباروں میں حالات بے تکلف لکھے جائیں۔ کامیابی ہو تو مسرت کے ساتھ۔ ناکامی ہو تو تاسف کے ساتھ۔ ہمیں اپنی سعی جاری رکھنا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اخبارات شائع کرتے ہیں یا

نہیں۔افسوس ناک حالت سے مسلمانوں کو بیدار کیا جائے۔قدم سعی نہ تھکے۔ **واللہ مولانا و مولاکم وھو ناصرنا و ناصرکم .**

مصیبت کے وقت مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہوکر آنسو بہاؤ۔مقربین بارگاہ کے واسطے دو۔تم غلام ہو اور وسیلے رکھتے ہو،کبھی مایوس نہ ہونا۔صبر واستقامت کے امتحان کا وقت ہے۔

[اخبار دبدبہ سکندری،۲۸رجنوری ۱۹۲۴ء،ص۴،۵،اخبار الفقیہ امرتسر،۲۰رفروری ۱۹۲۴ء،ص۹]



(س)

بنام محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث مفتی سردار احمد قدس سرہ

تعارف

ابوالفضل مفتی اعظم پاکستان علامہ سردار احمد بن چودہری میراں بخش دیال گڑھ ضلع گورداس پور میں ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ ہائی اسکول، بٹالہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ لاہور میں F.A کے امتحانات کی تیاری کے لیے پہنچے مگر مرکزی انجمن حزب الاحناف، لاہور کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں شرکت کی تو وہاں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان قدس سرہ کا دیدار کیا تو اس قدر متاثر ہوئے کہ انگریزی تعلیم چھوڑ کر بریلی شریف آ گئے اور یہاں رہ کر حضور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان نوری سے اکتساب فیض کیا، مدرسہ معینیہ میں صدر الشریعہ سے علم دین حاصل کیا۔ مدارس اسلامیہ منظر الاسلام اور مظہر الاسلام میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ علماء وہابیہ ودیابنہ سے مناظرے بھی کیے۔ بہت سے نامور تلامذہ چھوڑے، چند اہم کتابیں تصنیف فرمائیں، تبلیغی میدان میں نمایاں کارنامے انجام دیے۔

قیام پاکستان کے بعد پاکستان آ گئے، وزیر آباد اور سارو کی میں کچھ عرصہ گزارا، پھر لائل پور تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام قائم کیا اور درسِ حدیث میں مصروف ہو گئے۔ ۱۹۴۵ء اور ۱۹۵۶ء میں دو بار سفر حج کیا۔ یکم شعبان ۱۳۸۲ھ ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۱ء جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب کو کراچی میں وفات پائی، شاہین ایکسپریس کے ذریعہ جسدِ مبارک لائل پور لایا گیا۔ سنی رضوی جامع مسجد لائل پور میں تدفین ہوئی۔

(۱)

عزیزی جناب مولانا سلمہ!!! وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔

الحمدو المنة ذلک فضل اللّٰہ یوتیه من یشاء مولیٰ سبحانه

آپ کو ہمیشہ حمایت دین اور دفع مفاسد بے دینی میں سرگرم اور کامیاب رکھے۔

خوب میدان مارا۔ جزاک المولی۔

آپ کی اس فتح وکامیابی سے دل بہت مسرور ہو،ااور آپ کے لیے دعائیں۔

والدعا

محمد نعیم الدین عفی عنہ



(۲)

عزیزی مولانا سلمہ السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ ملا۔ اور میں اس موقع پر پہنچنا بہت ضروری سمجھتا تھا لیکن علالت کی وجہ سے سفر کے قابل نہیں ہوں۔ اس کا افسوس ہے۔ طبیعت درست ہونے پر ان شاء المولی تعالیٰ کوشش کروں گا۔ والسلام

حضرت صدرلافاضل مدظلہ

کاتب الحروف کا سلام مسنون قبول فرمائیں۔ بقلم محمد عمر نعیمی

(پتہ: بمطالعہ عزیزی عالم یلمعی فاضل لوذعی مولانا مولوی سردار احمد صاحب سلمہ
محلّہ بہاری پور مسجد بی بی صاحبہ مرحومہ بانس بریلی)



(۳)

عزیزی مولانا سلمہ السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ ملا بفضلہ تعالیٰ وہ بچہ اب اچھا ہے۔ آپ کی محبت کا شکریہ کہ آپ نے ترجمۃ القرآن کی اشاعت میں سعی فرمائی۔ مگر افسوس ہے قرآن کی کوئی قسم سوائے دوم کے باقی نہیں ہے اس لیے اس ارشاد کی تعمیل نہیں ہوسکتی۔

قسم دوم کے لیے ارشاد فرمائیں بھیجا جاسکتا ہے۔

والسلام

حضرت صدر الافاضل مدظلہ

از مرادآباد کی معروضات

(پتہ: بخدمت جناب مولانا مولوی سردار احمد صاحب سلمہ محلّہ بہاری پور مسجد بی بی صاحبہ بانس بریلی)



(۴)

عزیزی مولانا سلمہ السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

مدرسہ کا جلسہ یکم اکتوبر اور دوم سوم روز یک شنبہ دوشنبہ سہ شنبہ کو منعقد ہوگا۔ آپ کی تشریف آوری سے مجھے دلی مسرت ہوگی۔ یکم اکتوبر کو آپ مرادآباد پہنچ جائیں۔ میں بیمار ہوں اگر دو ایک روز میں قابل سفر ہو سکا تو حضرت مولانا محمد رضا خان صاحب مدظلہ کی مزاج پُرسی کے لیے بریلی حاضری کا عزم رکھتا ہوں، اس صورت میں وہاں آپ سے ملاقات ہوجائے گی۔

والسلام۔ محمد نعیم الدین عفی عنہ

(پتہ: بریلی شریف محلّہ سوداگراں بمطالعہ عزیز گرامی مرتبت جناب
مولانا مولوی محمد سردار احمد سلمہ صدر المدرسین مدرسہ رضویہ)



(۵)

عزیز مکرم مولانا المحترم سلمہ السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

محبت نامہ ملا۔ آپ شنبہ کا دن تو بریلی شریف میں خرچ کیجئے۔ شام کو میل سے ۶ بجے واپسی انٹر لے کر تشریف لائیے۔ یکشنبہ دوشنبہ یہاں قیام فرمائیے۔ سہ شنبہ کو صبح ۶ بجے میل سے سوار ہو کرے۔ ۱/۲ بجے بریلی شریف پہنچ جائیے۔ اس صورت میں آپ کے دو روز خرچ ہوں گے اور ہمیں تین شب مل جائیں گی۔

حضرت مفتی اعظم دام مجدہم کی خدمت میں میرا اسلام مسنون تمنائے اشتیاق دیدار عرض کر دیجئے اگر شانِ کریمی کرم فرمائے اور اس وقت رونق افروز کر کے مشرف کریں۔ تو عجب دل نوازی ہو۔ والسلام

معذرت ذکر مصارف تشریف آوری پر پیش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ المولیٰ الکریم

محمد نعیم الدین



(۶)

عزیز مکرم سلمہ! وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ

مبارک نصرت الٰہی دائماً مقارنِ حال رہے۔ آمین

مولیٰ سبحانہ کی تائید سے ہمیشہ آپ دشمنان دین پر غالب رہیں گے اس فتح سے بڑی مسرت ہوئی۔ آپ نے اطلاع دے کر میرے قلب کو راحت پہنچا دی۔ مولیٰ سبحانہٗ اس کی جزا عطا فرمائے۔ حضرت مفتی اعظم کی خدمت میں میرا اسلام عرض کر دیجئے۔

والسلام۔ محمد نعیم الدین عفی عنہ

(پتہ: بریلی مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی صاحبہ بملا حظہ
عالم جلیل فاضل نبیل مولانا مولوی سردار احمد صاحب سلمہ)



(۷)

احب الاعزاء او اعز الاحباء

مولانا سردار احمد صاحب

سلمکم المولیٰ تعالیٰ و ایدکم دینه المتین

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی مساعی جمیلہ اور خدمات دینیہ معلوم کر کے قلب کو سرور بے انداز حاصل ہوا ہے۔ اور دعائیں کیا کرتا ہوں بھاگل پور کے سلسلے میں میں نے ایک روز فیض آباد کے لیے بھی مقرر کیا ہوا ہے اگر اہل فیض آباد نے اس کو کافی سمجھا تو ۱۲؍اپریل گزار کر پنجشنبہ کی شب میں دہرہ ایکسپریس سے روانہ ہوں گا اسی ٹرین میں آپ بریلی سے سوار ہوں اور ایک روز فیض آباد کو فیض آباد بنا کر ۱۴؍اپریل کو فیض آباد سے روانہ ہوں اور ان شاء المولیٰ الکریم ۲۱؍ربیع الآخر ۱۵؍اپریل روز شنبہ کو قبل دوپہر بھاگل پور پہنچیں۔

اگر فیض آباد جانا نہ ہوا تو مرادآباد سے ۱۳؍اپریل گزار کر شبِ جمعہ میں دہرہ ایکسپریس سے سوار ہوں گا جناب اسی ٹرین سے بریلی اسٹیشن پر فقیر کی ہمراہی فرمائیں، اس صورت میں میں جناب کو اطلاع دوں گا فیض آباد جانا نہیں ہے۔ پہلی صورت میں اطلاع کا انتظار نہ فرمائیں اور شب پنج شنبہ کو بریلی اسٹیشن پر تشریف لے آئیں حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم کی خدمت میں میرا اسلام عرض کر دیجئے اور یہ بھی کہ ۲؍ربیع الآخر شریف کو میرے اہل خانہ نے اس دارِ فانی سے رحلت کی ان کے لیے دعائے مغفرت فرما دیں۔

والسلام۔ محمد نعیم الدین عفی عنہ

محررہ ۴؍اپریل ۱۹۴۴ء

(پتہ: بریلی شریف محلّہ بہاری پور مدرسہ مظہر اسلام حامی سنت ناصر ملت حنفیہ
مولانا مولوی سردار احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ رضویہ سلمہ ملاحظہ فرمائیں)



(۸)

مولانا المکرّم سلمہ

بنارس سنی کانفرنس کے اجلاس ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، اپریل ۱۹۴۶ء کو ہوں گے۔ آپ کی شرکت اس کانفرنس کی رُوح ہے۔ ۲۶/اپریل کی شام یا ۲۷/دن میں بنارس رونق افروز ہوجایئے۔ مصارف سفر کے لیے حاضر کیے جائیں گے۔ حضرت مفتی اعظم دام مجدہ اور بریلی سنی کانفرنس کے اراکین کی خدمت میں بھی میری طرف سے التجائے شرکت کے لئے عرض کر دیجئے۔ جواب کا انتظار ہے۔

والسلام۔محمد نعیم الدین عفی عنہ

از بنارس کینٹ اسٹیشن ڈیری

(پتہ: بریلی محلّہ بہاری پور مسجد بی بی صاحبہ مرحومہ مدرسہ مظہرالاسلام
بملاحظہ عالم جلیل مولانا الحاج مولوی سردار احمد صاحب صدرالمدرسین مدرسہ مذکورہ)



(۹)

خلیل ایمانی وروحانی عالم ربانی مولانا المولوی سردار احمد صاحب سلمہ المولیٰ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مولانا صوفی سید شاہ محمد حسین صاحب مرادآبادی قدس سرہ ایک عارفِ کامل تھے اس فقیر کو آپ کی خدمت بابرکت میں عرصہ دراز تک پابندی سے حاضری دینے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت ممدوح سے بہت فیض پایا ہے ہم اُستادی کی نسبت بھی ہے مگر عقیدت و نیازمندی کی نسبت جو ذریعہ فیض ہے، وہی قابل فخر ہے زمانہ طلب علم میں بھی یہ فقیر حضرت کی خدمت میں حاضری کا التزام رکھتا تھا اور اپنے ہر شعبہ زندگی کو ان کے منشاء کے مطابق بنانے میں کامیابی سمجھتا تھا، سنیت کی نعمت پر اس فقیر کو استحکام حضرت کی بدولت حاصل ہوا۔ وہابیہ غیر مقلد یہ اور تمام بد مذہبوں کا حضرت صوفی صاحب بے دریغ رَد فرماتے تھے

وہابیہ کے علماء بھی حضرت صوفی صاحب قدس سرہ کی خدمت میں بہ غرض مناظرہ پہنچے اور شرمندہ ہوکر واپس ہوئے، زبانیں بند ہوگئیں اور جواب نہ آیا بشیر الدین قنوجی اور سرمایہ فخر شاگرد وتلطف حسین صوفی صاحب کے مقابلہ میں نہایت ذلیل ہوئے، مسئلہ امکان کذب باری تعالیٰ پر بحث تھی۔ صوفی صاحب کی گفتگو نے لاجواب کر دیا، حفظ الایمان اور براہین قاطعہ وتحذیر الناس کے مصنفین کو صوفی صاحب بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے اور جاہل گمراہ فرماتے تھے۔ تقویت الایمان اور اس کے مصنف کو بدمذہبی کی خرافات کا بانی اور عیار دنیا طلب فرماتے تھے۔ میں نے ان کی زبان مبارک سے سنا کہ اسماعیل دہلوی نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا زمانہ پایا، اُن کی قرابت پر فخر بھی ہے انہیں کے مرید سید احمد سے مرید بھی ہے مگر وہ شاہ صاحب سے مرید نہ تھا، اس سے اس کا مقصد حاصل نہ ہوتا تھا ایک جاہل سید احمد کو پھانسا اور اس کو پیر بنا کر اپنی بدمذہبی کو رواج دیا۔ فاتحہ عرس گیارہویں شریف میلاد شریف توشہ سفر برائے زیارت قبور تو صوفی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایسے معمولات ہیں جن پر تمام عمر عمل رہا، خود اپنے مکان پر اپنے پیر کا ہمیشہ عرس کیا کرتے، بغیہ شریف کے عرس اور میلاد شریف میں شریک ہوتے دُور دُور عرسوں میں تشریف لے جاتے۔ کلیر شریف ہر سال حاضر ہوتے، اور وہاں ایک بڑا شاندار کیمپ (Camp) آپ کا ہوتا، کثرت سے لوگوں کو عرس میں ساتھ لے جاتے جانے کی ترغیب دیتے، بے استطاعت لوگوں کے مصارف کی خود کفالت فرماتے عرس کلیر شریف میں ہی بیمار ہوئے اسی مرض میں وصال فرمایا۔(۹)

یہ باتیں ایسی ہیں جو لاکھوں آدمیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں اور وہ لوگ ابھی زندہ ہیں فاتحہ آپ کے یہاں ہر ہفتہ لازمی ہوتی تھی اور اس سے زیادہ بھی ہوجاتی تھی جو اس فقیر کا مسلک ہے وہی صوفی صاحب قدس سرہ کا مسلک تھا میں ان کے حکم سے وعظ کہتا، رَدِ وہابیہ کرتا وہ تشریف فرما رہتے۔ جامعہ نعیمیہ کی بنیاد صوفی صاحب کی امداد اور ان کے ارشاد پر رکھی گئی۔ اس کے تمام جلسوں میں صوفی صاحب شرکت فرماتے، وہابیہ کی تدابیر

(۹) ۱۳۳۲ھ میں وصال ہوا۔ مغلپورہ مرادآباد میں مزار شریف ہے۔

اشاعت بد مذہبی کے خلاف صوفی صاحب ہی کی راہ پر عمل ہوتا۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کے ممتاز خلیفہ مولوی محمد صدیق مراد آبادی کو مسجد بغیہ شریف کی امامت سے علیحدہ کرنے میں صوفی صاحب قدس سرہ نے زور اور قوت سے کام لیا اور انہیں نکال کر چھوڑا۔ صوفی صاحب اہلِ باطل کے ساتھ قلبی عداوت کے ساتھ عملی مقابلہ بھی فرماتے تھے اور ان کو ذلیل کرتے تھے۔ اگر اس کی تفصیل کی جائے تو ایک کتاب طبع ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت صوفی صاحب قدس سرہ کی وہی راہ تھی جس پر وہ مجھے چلا گئے۔ اللہ تعالیٰ اسی راہ پر میرا بھی خاتمہ فرمائے اور ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائے آمین۔ **وصلی اللّٰه تعالیٰ علی خیر خلقه و سید رسله مولانا محمد ن المصطفیٰ و آله و اصحابه و بارک و سلم..** والسلام خیر ختام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

۲۹ رمضان مبارک ۱۳۵۹ھ



(ظ)

بنام خلف اکبر مولانا ظفرالدین نعیمی مرادآبادی

تعارف

سید ظفرالدین نعیمی شہر مرادآباد محلّہ چوکی حسن خاں میں ۵؍ربیع الآخر ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۶؍اپریل ۱۹۱۰ء کو پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم سے لے کر علوم مروجہ کی تکمیل تک والد گرامی کی بارگاہ سے وابستہ رہے اور والد گرامی کے علاوہ خصوصی اساتذہ میں مفتی محمد عمر نعیمی قابل ذکر ہیں۔

۱۹؍شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ مطابق ۳؍اکتوبر ۱۹۳۹ء کو جامعہ نعیمیہ میں سند فضیلت سے نوازے گئے اور اکابر علماے کرام خاص کر حضور حجۃ الاسلام کے ہاتھوں سر پر دستارِ فضیلت رکھی گئی۔ والد گرامی کے دست و بازو بن کر جامعہ ہی میں خدمت انجام دیتے رہے۔

والد گرامی کے حکم سے استاد گرامی کے زیر سرپرستی طباعت و اشاعت کا کام اپنے ذمہ کر لیا تھا۔ مسند تدریس پر بھی گاہے بگاہے تشریف فرما ہوتے تھے۔ تبلیغی دَورے بھی خوب کیے۔



(۱)

نورِ نظر سلمہ دعوات وافرہ

بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہوں۔ تمہاری خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا، یہاں پر میرا قیام طویل ہوا، اور ۱۳؍ رمضان مدرسہ میں آسکوں گا۔ اللہ بخش کو دعا کہنا اور رمضان شریف تک چولھا تیار کرالیں۔ اور برخوردار اختصاص الدین سلمہ باورچی کا انتظام کرلیں یا کھانا پکانے والی عورت کو تجویز کرلیں۔ چاول بھی تلاش کرلیں۔ میرے پیچھے تم کوئی تکلیف نہ اٹھانا۔ املا مولوی محمد عمر صاحب کو دکھالیا کرو۔ اتباع ط سے لکھا تھا۔

اختصاص ظہیر حنفی توفیق مظفر کو دعا پیار۔

تلینہ صالحہ کو دعا۔

آفتاب اور اس کی بہن کو پیار۔

حاجی حشمت اور حاجی حمید رضا خاں صاحب سے سلام کہہ دینا۔ تمام احباب کو سلام، یہاں بھی دوشنبہ کو ۱۳؍ شعبان ہے۔

مولوی محمد عمر صاحب اور ان کے بچوں کو دعا۔

مولوی یونس سلمہ اور مولوی مصطفیٰ.... کو سلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

از دھوراجی



(۲)

نورنظر سلمہ، دعوات وافرہ

تمہارے خطوط برابر مل رہے ہیں، اس سے قلب کو تسکین ہوتی ہے۔ خداوند عالم تمہیں شاد بامراد رکھے۔ بھائیوں کے ساتھ بہت محبت کا برتاؤ رکھنا۔ اور اپنی والدہ صاحبہ کی دل جوئی کرتے رہنا۔

غالبًا میرا آنا رمضان مبارک میں ہو۔ بچوں کو دعا پیار۔

یہاں ۲۹؍ کو رویت نہیں تھی۔ برابر اَبر رہتا ہے۔ اپلیٹہ میں سیلاب دو گھنٹہ رُکا تھا۔ اس میں بڑی تباہی ہوئی۔ اب سیلاب کا کچھ اَثر نہیں ہے۔ میں ایک روز کے لیے اپلیٹہ گیا تھا۔

والدعاء

محمد نعیم الدین عفی عنہ

۲۲؍ اگست ۱۹۴۳ء روز یک شنبہ



(۳)

نورنظر سلمہ!!! دعوات وافرہ

میں ریل میں ہوں، بہاول پور جارہا ہوں، آرام سے ہوں، طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ بالکل اچھی ہے، اطمینان رکھو۔ ایک خط بمبئ سے کالیکر صاحب کے بھتیجے کا آیا ہے، شاید ان کے بھائی مرادآباد آئیں، آرام سے رکھنا، خاطر کرنا جو علاج مناسب معلوم ہو تجویز کردینا۔

میں پھر دو روز بہاول پور قیام کرکے بعونہ تعالیٰ آتا ہوں۔

برخوردار حکیم سید یعقوب علی سلمہ، حافظ.... سلمہ، مولوی اختصاص الدین احمد سلمہ، ظہیر میاں، ظفر میاں، توفیق میاں، مظفر میاں، صالحہ آفتاب شمیم اوران کی بہنوں اور دونوں

دلہنوں کو دعا۔ حاجی صاحبان اور تمام احباب کو سلام۔ والدعا۔

محمد نعیم الدین عفی عنہ

نور نظر لخت جگر مولوی حکیم ظفر الدین احمد سلمہ مطالعہ کریں۔

محلّہ چوکی حسن خاں مراد آباد۔



(۴)

برخوردار سعادت آثار نور نظر محبّ جگر مولوی حکیم ظفر الدین احمد سلمہ المولیٰ تعالیٰ

ترجمۂ کلام پاک عطیہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الحاج المولوی مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ مسمی کنز الایمان کو عرصہ ہوا چھاپ کر میں شائع کر چکا ہوں جس کے تمام حقوق محفوظ ہیں۔

اب اس ترجمہ کی تفسیر مسمّٰی خزائن العرفان ....اور ترجمہ وتفسیر تمہارے نام سے شائع کراتا ہوں...ترجمہ وتفسیر مسمی کنز الایمان و خزائن العرفان کی اجازت طباعت و ہدیہ ہمیشہ کے لیے تم کو دے کر مختارِ کل بناتا ہوں کہ جملہ حقوق محفوظ رکھو اور اس کی رجسٹری ضابطہ بھر اپنے نام کرالو۔ مولیٰ تعالیٰ اس ترجمہ وتفسیر سے تم کو دینی و....عطا فرمائے۔

سید محمد نعیم الدین



(ع)

بنام

مفتی عبدالرشید نعیمی

تعارف

فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرشید خان صاحب نعیمی قدس سرہٗ کی ولادت ۱۷؍رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۵؍نومبر ۱۹۰۵ء کوکان پوراورالٰہ باد کے درمیان جی ٹی روڈ پرواقع ضلع فتح پور کے ایک گاؤں ہسوہ کے زیدون محلّہ میں ہوئی۔

آپ کا تعلق یوسف زئی پٹھان خاندان سے تھا۔آپ کے والدگرامی محترم منشی عظیم داد خاں صاحب مرحوم فتح پور کے مشہور زمین داروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ابتدائی تعلیم مقامی مکتب میں حاصل کی ،مناظر ہند حضرت علامہ سید قطب الدین صاحب سہسوانی سے بھی ابتدا میں شرف تلمذ حاصل کیا۔۱۹۲۰ء میں جامعہ نعیمیہ میں داخل ہوئے ،وہاں رہ کر آپ نے حضور صدرالافاضل علیہ الرحمۃ اور دیگر اساتذہ سے اِکتساب علم فرمایا۔

۲۲؍شعبان المعظم۱۳۴۵ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۲۷ء میں جامعہ نعیمیہ سے سند فضیلت ودستار سے نوازے گئے۔حضور اشرفی میاں سے شرف ارادت وتمغۂ خلافت حاصل ہوا۔

ملک کی متعدد مشہور دانش گاہوں میں تدریسی خدمات انجام دیں۔جن میں جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف اور جامعہ عربیہ ناگپور وغیرہ مشہور مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں۔آپ نے دو حج ادا کیے۔پہلا حج ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۸ء میں،اور دوسرا حج ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹۶۸ء میں۔

آپ نے مذہبی،ملی ،سیاسی،سماجی ،اَدبی،علمی ہر میدان میں کارنامہ ہائے نمایاں

انجام دیے۔ جامعہ عربیہ ناگپور کا قیام آپ کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔

بہت سے نام وَر تلامذہ چھوڑے۔ متعدد کتابیں تحریر فرمائیں، جن میں ''تسہیل المصادر'' کو زیادہ شہرت ومقبولیت حاصل ہوئی، اور یہ کتاب اکثر مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہے۔

۹/ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ مطابق ۲۴/ دسمبر ۱۹۷۴ء بعد نماز عصر آپ دارِفنا سے دارِ بقا کی طرف کوچ فرما گئے۔ دوسرے روز بقرعید کے دن بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور مومن پورہ مرکزی قبرستان میں واقع اولیاء مسجد سے متصل آپ مدفون ہوئے۔ آپ کا آستانہ آج بھی مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔



(۱)

برخوردار.... سلمہ!!! دعوات وافراہ

خط ملا، علالت کا حال معلوم ہوا.... آپ فوراً حاجی صاحب سے اجازت لے کر دہلی چلے آئیں اور شملہ ہوٹل میں جو احمد پائی کے مزار کے عقب میں ہے یا شریف ہوٹل میں جو فتح پور کے سامنے ہے، قیام کریں اور اپنے دہلی پہنچنے کے وقت سے مجھے مطلع کریں تا کہ میں بھی اس وقت دہلی پہنچ جاؤں اور وہاں کے اطباء سے آپ کے لیے تجویز کرائی جائے۔ پھر اگر مناسب ہو تو چند دن مرادآباد قیام کریں، یہاں ہر طرح کی آسائش کا انتظام کیا جائے گا یا فتح پور رہیں، لیکن تجویز وتشخیص میری موجودگی میں ہو۔ یہاں سے کسی صاحب کے پہنچنے میں اگر دیر ہو تو کچھ انتظار نہ کریں۔ ایسی ضرورت کی حالت میں دو چار روز کے لیے اسباق ملتوی کرنے میں مضائقہ نہیں۔

مولوی محمد یونس بیمار ہیں ان کی صحت بہت خراب ہو گئی ہے علاج ہو رہا ہے۔ سردست جلد کسی شخص کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ حاجی صاحب اجازت دیں تو مولوی محمد عمر صاحب کو کچھ عرصہ کے لیے بھیج دیا جائے۔ اللہ کے فضل سے یقین ہے کہ دو ماہ میں آپ کو صحت کاملہ

حاصل ہوجائے گی۔یہ زمانہ یہاں بھی تعطیل کا ہے مگر مولوی محمد عمر صاحب کو آپ کے یہاں آنے پر روک لیا جائے گا۔

حاجی صاحب سلمہ سے میرا اسلام فرمادیں۔تمام احباب سے سلام۔

والسلام-محمد نعیم الدین عفی عنہ



(۲)

۷۸۶

عزیز القدر سلمہ: دعوات وافرہ

وعلیکم السلام

خط ملا کچھ تو تسکین ہوئی۔کھانے کے بعد بخار کا بڑھ جانا تشویش میں ڈالتا ہے۔باقی نبض وقارورہ کی حالت تو جو وہاں معالج صاحب ہیں انہیں کو معلوم ہوگی۔جس وقت آپ ٹمپریچر لکھ کر بھیجیں گے میں اس وقت کوئی رائے قائم کروں گا جب تک طبیعت بالکل اچھی نہ ہوجائے آپ سفر کا ارادہ نہ کریں،اور علاج وپرہیز میں بہت کوشش کریں۔والدعا

اپنے خالو صاحب سے میرا اسلام کہیے۔

محمد نعیم الدین عفی عنہ (جواب حاضر کردہ ام)

۲۴رشعبان المعظم (۱۳۵۷)

عزیزی مولانا مفتی عبدالرشید خاں صاحب سلمہ بر دولت خانہ جناب کلن خاں صاحب
مکان ماسٹر صاحب زبیر خاں محلّہ جہانگیر آباد ارت بھوپال



(۳)

برخوردار سعادت آثار!!!

دعوات وافرہ

خط ملا۔اپنے مفصل حال سے مجھے مطلع فرمائیں۔نہایت فکروتشویش ہے۔وقت علاج کوآزمائش وتجربہ میں خرج نہ کیاجائے۔تھرمامیٹر سے صبح اور بعد غذااورسہ پہراور شب کے ٹمپریچر لے کرمجھے اطلاع دیں۔

میراارادہ آپ کودیکھنے کے لیے بھوپال آنے کا تھااوراگر جواب قابل اطمینان نہ ملاتو ممکن ہے کہ میں چلا آؤں،علاج کی طرف سے ہرگز بےفکری نہ کرو۔

والدعاء۔محمد نعیم الدین عفی عنہ

بمطالعہ عزیز گرامی قدر مولانا مولوی عبدالرشید خاں صاحب سلمہ

محلّہ زیدون فتح پور(ڈاک مہر ۲۷؍نومبر ۱۹۳۸)



(۴)

عزیزی سلمہ:دعوات وافرہ

میں نے آپ کولکھا تھا کہ آپ کی تجویز منظور ہے۔مولوی عبدالعزیز خاں صاحب سلمہ کودھوراجی بھیج دیجئے۔وہ ۵؍شوال تک پہنچ جائیں۔اورمجھ سے ملتے جائیں چوں کہ میرے خطوط اورتار کاوہ جواب ہی نہیں دیتے،اس لیے میں انہیں نہ لکھوں گامگراب تک آپ کا جواب نہ آیامیں نے کوئی دوسراانتظام نہ کیا۔سخت پریشانی ہےفوراًانہیں بھیجئے اور مجھے مطلع کیجئے۔میں آپ کودیکھنے وہیں آتامگرشوال کے وسط میں سفرمبارک مدینہ طیبہ کی فکرکررہا ہوں اس لیےموقع نہیں ہے۔دعاکیجیے کہ مولیٰ سبحانہٗ نصیب فرمائے۔

اورہوسکے توایک روز کے لیے ہوجایئے کہ میں آپ کودیکھ لوں اورمیری طبیعت کو

اطمینان ہو جائے۔

حکیم تجمل حسین خاں صاحب سلمہ سے میرا سلام فرما دیجئے۔

والسلام والدعا

محمد نعیم الدین عفی عنہ

از مرادآباد



(۵)

عزیز القدر سلمہ!!! دعوات وافرہ

آپ کی تبخیر کی خبر سے تشویش ہوئی۔ کاش آپ تھوڑا عرصہ میرے پاس رہتے اگر ممکن ہو تو ہمت کیجیے۔

حکیم تجمل حسین صاحب سلمہ سے میرا سلام فرما دیں۔ اور مولوی غلام محی الدین سلمہ کی نسبت کیا تجویز ہے اس پر مطلع فرمائیں۔

سید امتیاز علی صاحب کو سلام مسنون!!!

والدعاء۔ محمد نعیم الدین عفی عنہ



(۶)

عزیز القدر سلمہ!!! دعوات وافرہ وسلام مسنون!

لہ الحمد ولہ المنہ، کہ مژدۂ صحت ... نے تسکین قلب فرمائی۔ مولیٰ سبحانہ اپنے کرم سے جلد تر قوت عطا فرمائے، پرہیز کا اہتمام رہے، روزے ابھی قضا کیے جائیں۔ دھوراجی کے لیے میرے خیال میں یہ بہتر ہے کہ آپ تشریف لے جائیں اور اہل خانہ ہمراہ ہوں۔ کام اپنے ذمہ اس وقت تک بہت کم رکھا جائے جب تک کہ اچھی طرح قوت حاصل ہو۔

میں نے جلد کے لیے قرآن مجید کی ایک کافی تعداد دہلی بھیج دی ہے، اس سے زیادہ کی

ضرورت پر ان شاء المولی تعالیٰ حافظ اللہ رکھو صاحب کو کام دیا جائے گا، اور کیا وہ دہلی کے نرخ پر تیار کر سکیں گے؟

اب چرمی جلدیں زیادہ تیار کرائی ہیں۔حافظ صاحب کام کہاں کریں گے۔ مرادآباد یا فتح پور؟

حکیم صاحب کے اہل خانہ کے انتقال سے بہت رنج ہوا، میں نے تعزیتی خط لکھا ہے ان کے پاس پہنچا چکا ہوگا، میرا اسلام فرما دیجئے۔

چرمی جلد خاں صاحب کتنے میں تیار کریں گے؟

مولانا عبدالعزیز خاں صاحب سلمہ سے سلام فرما دیجیے۔ والدعاء

محمد نعیم الدین عفی عنہ



(۷)

عزیزی سلمہ!!! دعوات وافرہ!

صحت کا حال معلوم ہو کر مسرت ہوئی، خطوط کب سے آ رہے ہیں پھر بھی روز انتظار کیا کرتا ہے۔ اب تو بفضل الٰہی قوت آ گئی ہوگی۔ ایک شوال تک دھوراجی پہنچ جانا چاہیے۔

والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ



بنام

عبدالعزیز ابن سعود والی نجد

تعارف

عبدالعزیز ابن سعود کی پیدائش ۲۹/ذی الحجہ ۱۲۹۷ھ مطابق ۲۲/دسمبر ۱۸۸۰ء کو ریاض میں ہوئی۔ مسلک وہابیت وغیر مقلدیت تھا۔ ۱۹۲۴ء میں حاکم شریف حسین کے حکومت حجاز کے دَور میں کئی برس کی سازش اور فتنہ وفساد سے بالآخر ۱۹۲۴ء میں حجاز پر قابض ہونے کا خواب پورا ہوگیا۔ پہلے طائف، پھر مکہ معظّمہ پھر مدینہ پر قابض ہوا، اور دسمبر ۱۹۲۵ء تک پورے حجاز پر نجدی تسلط ہوگیا۔ اس پورے معاملہ کے دوران ہزاروں بے قصور مسلمانوں کی جانیں تلف ہوئیں، ہزاروں پاک بازو پاک سیرت لڑکیوں اور عورتوں کی عصمتیں لوٹی گئیں۔ ساکنانِ حجاز وعلمائے حجاز کے ساتھ ظالمانہ سلوک رَوا رکھا گیا، کئی ہزار حجاج کرام پیاسے بھوکے جاں بحق ہوئے۔ لوٹ مار قتل وغارت گری، میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا گیا اور حدتو یہ کہ حجاز مقدس خاص کر حرمین طیبین کے مزارات مقدسہ، مقاماتِ متبرکہ کو منہدم کردیا گیا۔ مسجد نبوی شریف پر بھی بم باری کی گئی گنبد خضری گرانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن عالم اسلام سے مسلمانوں کے مسلسل احتجاج کے سبب اس ناپاک خواہش کی تکمیل نہیں کر پائے۔

اس مجموعہ مکاتیب میں ابن سعود کے نام صدرالافاضل کا گرامی نامہ اسی معاملہ سے متعلق ہے۔ حجاز مقدس ہمیشہ سے حجاز کے حوالے سے جانا جاتا تھا مگر ابن سعود نے اپنے اس جبری تسلط کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے اپنے والد کے نام منسوب کردیا اور حجاز سے سعودی عرب بنادیا۔ ابن سعود کے حجاز مقدس پر جبری تسلط اور ظالمانہ حکومت اور غیر شرعی

ہزاروں حرکتوں خاص کر قتل وغارت گری، مقامات مقدسہ کے انہدام وغیرہ سے متعلق سات سو صفحات پر مشتمل تفصیلی دستاویز فقیر جلد ہی کتابی شکل میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مفتی عبدالقیوم ہزاروی (لاہور) کی کتاب ''تاریخ نجد وحجاز'' مطبوعہ ضیاء القرآن، لاہور بھی اس موضوع پر ایک اہم کتاب ہے۔

مکتوب

الحمدللّٰہ کفی و سلام علی عبادالذین اصطفی.

امابعد والی نجد کو معلوم ہو کہ مقابر ومساجد کا ڈھانا مشاہد کی اہانت مسلمانوں کا قتل اور انہیں لوٹنا اور ان کی تکفیر اور ارض حجاز پر تسلط اور اس میں بادشاہ بن بیٹھنا وغیرہ تمام افعال جن سے تمام عالم اسلامی زیر وزبر ہو رہا ہے- شرعاً بالکل ناروا اور ناجائز ہیں۔

اخباروں سے معلوم ہوا کہ تم نے یہ افعال اپنے علماء کے اَمر سے کیے۔ ہم تمہیں مطلع کرتے ہیں کہ وہ علماء باطل پر ہیں اور ہم ان سے مناظرہ کے لیے آمادہ ہیں، اگر انہیں ہمت ہو اور وہ اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے ہوں تو ہم سے مناظرہ کرلیں اور جب تک فیصلہ کن مناظرہ نہ ہولے۔ تم اس قسم کے افعال سے باز رہو۔

محمد نعیم الدین

ناظم جماعت عالیہ مرکزیہ ہند، مرادآباد

[اخبار الفقیہ امرتسر ۲۸؍دسمبر ۱۹۲۶ء، ص ۶]



بنام

مولاناعبدالواحدبریلی شریف

مکرم محترم زادالطافہ،السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ!!!

مولانا عبدالرشید خاں صاحب سلمہ جے پور کے ہیں-تشریف لاتے ہیں۔

انہوں نے بچوں کی تعلیم کے لیے ایک ابتدائی قاعدہ تصنیف کیا ہے جس کی خوبی آپ ملاحظہ سے معلوم فرمائیں گے ۔اگر آپ کے ماتحت مدارس میں یہ رائج ہوجائے تو مولانا موصوف کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

اپنی خیریت شریفہ سے مطلع فرمائیں۔والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

بخدمت گرامی مکرمی مولانا الحاج السید عبدالواحد صاحب

انسپکٹر تعلیم زادالطافہ بریلی



بنام

مفتی محمد عمر نعیمی صاحب

تعارف

تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی بن محمد صدیق ۲۷ ربیع الآخر ۱۳۱۱ھ نومبر ۱۸۹۳ء کو محلّہ خواجہ نگری مراد آباد میں پیدا ہوئے۔ حافظ محمد حسین صاحب سے قرآن پاک پڑھا۔ ابتدائی کتابیں مولانا نظام الدین صاحب سے پڑھیں۔ بعدۂ حضور صدر الافاضل کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور علوم مروجہ کی تکمیل فرمائی اور اکتساب فیض علوم روحانی بھی کیا۔ ۲۶/صفر ۱۳۲۹ھ مطابق ۲۷/فروری ۱۹۱۱ء کو میدان شاہ بلاقی میں ایک عظیم الشان جلسہ میں حضور اعلیٰ حضرت کے مقدس ہاتھوں سے دستار بندی ہوئی۔

فراغت کے بعد وہیں صدر الافاضل کی بارگاہ میں ہی رہے اور جامعہ نعیمیہ میں مسند اہتمام و تدریس پر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۱ء تک جامعہ نعیمیہ ہی میں رہے۔ مسند تدریس کے ساتھ اور بھی بڑی ذمہ داریاں آپ کو سونپ دی گئی تھیں، فتوی نویسی بھی فرماتے تھے، نعیمی پریس بھی آپ کے سپرد تھی، طباعت و اشاعت کا سارا کام آپ کے ذمہ تھا۔ اور خاص ایک بڑا کام رسالہ السواد الاعظم کی ادارت کا تھا جو صدر الافاضل کے حکم سے آپ بخوبی نبھا رہے تھے۔ سنی کانفرنس میں نائب ناظم کے عہدے پر آپ کا تقرر تھا۔

۱۹۰۷ء میں حضور اشرفی میاں سے بیعت ہوئے۔ حضرت سے اجازت و خلافت بھی حاصل ہوئی۔ حضور مفتی احمد یار خاں نعیمی علامہ غلامہ جیلانی میرٹھی، حضور حافظ ملت حضور مجاہد ملت وغیرہ بہت سے مشاہیر علماء نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

رسائل و جرائد میں مضامین کے علاوہ کچھ کتابیں بھی یادگار چھوڑیں۔

۱۹۳۸ء اور ۱۹۶۳ء دو بار حج وزیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔ ترجمۂ قرآن کنز الایمان کی پہلی اشاعت مطبع نعیمی سے صدر الافاضل کی سرپرستی اور آپ کی زیرنگرانی ہوئی۔ ۱۹۵۱ء کو کراچی تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ مخزن عربیہ بحر العلوم قائم کیا جو آج دار العلوم نعیمیہ کے نام سے مشہور ہے۔

۲۳، ذی قعدہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۷، مارچ ۱۹۶۶ء، جمعرات کے دن وصال ہوا۔ گھر کے قریب ہی تدفین عمل میں آئی۔

مکتوب

عزیز القدر سلمہ دعوات وافرہ وسلام مسنون!!!

میں اجمیر شریف میں جمعہ سے دوشنبہ تک چار روز منتظر رہا۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ دو ہفتہ تک راستہ درست ہونے کی امید نہیں۔ مجبوری کل ۲؍اگست بروز شنبہ کو اجمیر شریف سے جے پور آیا۔ ایک دن ویٹنگ روم میں رہا۔ سہ شنبہ ۳ کھرے کی صبح ۱۱ بجے وہاں سے سوائی مادھو پور کے لئے روانہ ہو کر...... پہنچا تا کہ فرنٹیر میل سے براہ بڑودہ کاٹھیاواڑ جاسکوں۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ گنگا پور کے قریب سیلاب سے بڑی لائن بی بی......... نے جو گاڑی سوائی مادھو پور آتی ہے وہی صبح ۵ بجے واپس جاتی ہے۔ اس کے انتظار میں سوائی مادھو پور کے ویٹنگ روم میں ٹھہرا ہوا ہوں صبح ان شاء المولیٰ تعالیٰ یہاں سے روانہ ہوں گا۔ اور بعونہ تعالیٰ کل چہارشنبہ..... میں گزار کر پھر شب کو بڑودہ پہنچوں گا۔ پھر معلوم نہیں کب گاڑی ملے کب زیرم کام پہنچوں آرام سے ہوں۔ دعا چاہتا ہوں۔

بچوں کی خبر گیری رکھیے۔ ظفر واختصاص سلمہما اور ان کے برادران وہمشیرگان اور مظفر وتوفیق اور آفتاب کو دعا۔ تمام احباب کو سلام مسنون۔ والدعاء

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(مولانا محمد عمر صاحب نعیمی، جامعہ نعیمیہ بازار دیوان مراد آباد)



(ک)

بنام

مولوی کفایت اللہ دهلوی

تعارف

مفتی کفایت اللہ بن عنایت اللہ ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء شاہ جہاں پور کے محلّہ زئی میں پیدائش ہوئی۔ وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

مدرسہ امدادیہ، مرادآباد، اور دارالعلوم دیوبند سے تعلیم مکمل کی۔ ۱۳۱۵ھ میں دیوبند سے ہی سند فراغت پائی۔ اساتذہ میں مولوی منفعت علی، مولوی محمود الحسن، مولوی اعزاز حسن کے نام آتے ہیں۔ مدرسہ عین العلوم اور مدرسہ امینیہ دہلی وغیرہ میں تدریسی خدمات انجام دی۔ جمعیۃ علمائے ہند کے صدر بھی رہے۔ اہل سنت کے خلاف بہت سی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اپنے عقائد ونظریات کی خوب ترویج واشاعت کی اور اسی تناظر میں متعدد کتابیں لکھیں۔ بہت سے متفق علیہا مسائل میں اختلاف کیا جس پر علمائے اہل سنت خاص کر صدر الافاضل نے جابجا تعاقب فرمایا، رسالہ السواد الاعظم، مرادآباد کی فائلیں اس پر شاہد ہیں۔

۱۳؍ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ مطابق ۳۰؍دسمبر ۱۹۵۲ء جمعرات کے دن انتقال ہوا۔

مکتوب

عنایت فرمائے من جناب مولوی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء زادعنایۃ

ما ہوالمسنون کے بعد گزارش ہے کہ میرے پاس جناب کے خطوط اور دعوت نامے پہنچے۔ میں جناب سے یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ اس کا احساس فرمائیں کہ گذشتہ تجربوں نے یقین دلا دیا ہے کہ ہندو مسلمانوں کی تباہی و بربادی کو سوراج سے زیادہ عزیز جانتے ہیں۔ انہیں کسی طرح یہ گوارا نہیں کہ سرزمینِ ہند میں مسلمانوں کا وجود رہے۔ اگر یہ تجربے نہ ہوتے تو بھی مسلمانوں کو قرآن پاک پر یقین ہے۔ مشرکین کی شدت عداوت قرآن پاک میں وارد ہے۔ ان سے نفع کی امید اور وفاداری کی توقع خیالِ باطل ہے۔ اسی وجہ سے ہندوستان کے مسلمان بالعموم گاندھی اور کانگریس کی تحریکوں سے اس وقت تک قطعاً علاحدہ ہیں۔

آپ جمعیۃ کو ایسے طریق عمل سے بچائیے جو گاندھی کی تحریک کا ہم معنی یا اس کی تائید ہو۔ اگر اس کا لحاظ نہ کیا گیا تو علاوہ ان مصائب کے جو ہندو پرستی کی بدولت اٹھانے پڑیں گے، مسلمانوں کی جماعت کے انتشار اور ان کے اس نئے اختلاف کا وبال بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔ جو اس نئی تحریک سے پیدا ہو۔ اگر جمعیۃ نے قانون شکنی میں گاندھی کی روش اختیار کی تو یقیناً مسلمانوں کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے اور آپس میں کٹ مریں گے۔ آپ کو نہایت دانائی اور احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ **وما علینا الا البلاغ**

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(السواد الاعظم، شمارہ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ)



(ل)

بنام

مولانا لطیف الرحمن خانقاہ رشیدیہ

تعارف

حضرت مولانا حکیم شاہ لطیف الرحمٰن شاہدی بن منشی شفاعت علی قدیم پتہ کے مطابق موضع بنی باڑی ڈاکخانہ سودھانی ضلع پورنیہ،اور موجودہ پتہ کے مطابق موضع بنی باڑی ڈاکخانہ کروم ہاٹ،وایہ بارسوئی گھاٹ ضلع کٹھیار،بہار کے ایک معزز گھرانے میں ۱۴ر شعبان المعظم ۱۳۲۰ھ کو پیدا ہوئے۔نام لطیف الرحمٰن اور تخلص لطیف تھا،لیکن حکیم صاحب سے متعارف تھے۔ابتدائی تعلیم قطب پورنیہ حضرت شاہ سکندر علی سے حاصل کی۔بعدۂ استاد گرامی کے حکم سے مدرسہ حنفیہ جون پور پہنچے اور یہیں سے علوم مروجہ کی تکمیل کی۔ تکمیل الطب لکھنؤ میں فن طبابت کی تحصیل فرمائی۔

۱۳۳۷ھ میں حضرت سید شاہ شاہد علی سبز پوش فانی گورکھپوری سے بیعت ہوئے اور ۱۳۶۶ھ میں ان سے اجازت وخلافت بھی حاصل ہوئی۔علاوہ ازیں استادگرامی،قطب پورنیہ شاہ سکندر علی اور سید شاہ ایوب علی ابدالی نیر اسلام پوری سے بھی اجازت وخلافت حاصل ہوئی۔کار طبابت پر خاص توجہ رہی۔خانقاہ مصطفائیہ میں ناظم ونگراں کے عہدے پر فائز رہے بعدۂ شیخ کامل حضرت شہود الحق نے دیگر حضرات کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی خانقاہ رشیدیہ کا مختار عام منتخب فرمادیا۔آپ نے خانقاہ مصطفائیہ میں رہتے ہوے خدمت خلق کا فریضہ انجام دیا اور وہیں دارالعلوم مصطفائیہ میں درسی خدمات کے ذریعے علوم نبویہ سے تشنگانِ علوم نبویہ کو سیراب فرمایا۔مذہبی وملی بہت سی نمایاں خدمات انجام دیں۔علماو مشائخ سے اچھے روابط تھے۔خاص کر صدرالافاضل علیہ الرحمۃ سے گہرا ربط تھا۔تبلیغی سرگرمیوں میں خوب حصہ لیا۔باطل فرقوں کے سد باب میں ہمیشہ کوشاں رہے۔اپنے استاد ومربی حضرت قطب پورنیہ کے ساتھ بدمذہبوں سے مناظروں میں حصہ لیا۔بدمذہبیت کے خلاف ہمیشہ

محاذ آرا رہے۔ آپ کو 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں تھیں۔ اس وقت آپ کے فرزند ارجمند حضرت مفتی عبیدالرحمٰن صاحب رشیدی خانقاہ رشیدیہ، جون پور کے موجودہ صاحب سجادہ ہیں۔ ۵/ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۳ھ کی شب میں وفات پائی۔ خانقاہ مصطفائیہ درگاہ شریف چمنی بازار، پورنیہ سیٹی بہار میں تدفین ہوئی۔ مزار شریف آج بھی مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

(۱)

محبّ مکرم سلمہ مولاہ تبارک وتعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا یاد آوری نے مسرور کیا۔

.....شریف کی حاضری سبب برکت ہے۔ غور کر کے حاضری کی کوئی سبیل تجویز کروں گا۔ اگر ممکن ہو سکا تو اس سعادت کے ساتھ آپ کی ملاقات کی مسرت بھی حاصل ہوگی۔ سنی کانفرنس میں آپ کے تشریف نہ لانے کا افسوس ہے۔ مولوی عبدالسلام صاحب تشریف لائے تھے مگر وہاں کی مشغولیت میں میں اس طرح گھرا ہوا تھا کہ حسرت ملاقات باقی ہی رہ گئی۔

حضرت مولانا کے صاحبزادے کی علالت خبر سے تشویش ہوئی۔ دعا کرتا ہوں مولیٰ سبحانہٗ ان کو جلد تر صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

سنی کانفرنس اور جامعہ نعیمیہ کی رقموں کا آپ کو اختیار ہے، جب مناسب خیال فرمائیں- ارسال کریں۔ والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(محترم جناب مولوی حکیم لطیف الرحمٰن صاحب سلمہ بنی باڑی ڈاکخانہ سودھانی ضلع پورنیہ [پورنیہ ڈاک مہر کی تاریخ ۱۴/ستمبر ۱۹۴۶ء] اس خط پر یہ مہر بھی ہے "الجمیعة العالیة المرکزیة آل انڈیا سنی کانفرنس، مرادآباد")



(۲)

محبّ مکرم سلمہ مولاہ الاکرم وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ

عنایت نامہ ملا فقیر پرسی کا شکریہ۔

میں لکھنؤ سے تندرستی کی حالت میں سوار ہوا تھا۔شب میں یکا یک حلق گھر گیا خناق آ گئے۔ایک کانٹا سا حلق میں کھڑا ہو گیا،کھانا پینا کیا معنی-بات کرنا اور سانس لینا مشکل ہو گیا،گھبرا کر گورکھپور اُتر پڑا۔

قصد تھا کہ دوائیں ساتھ لے کر فوراً مرادآباد واپس ہو جاؤں مگر حضرت شاہ سبز پوش صاحب دامت برکاتھم (۱۱)

نے باصرار روک لیا،انہیں کے یہاں مقیم رہا۔علاج میں ہر طرح کا آرام دینے میں حضرت صاحب نے جس محبت وکرم کا سلوک فرمایا،اس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔مولیٰ سبحانہ انہیں صحت وسلامت امن وعافیت سے شادکام رکھے اور ان کے صاحبزادگان ذی شان کو ترقیات دارین عطا کرے۔

اب بفضلہٖ تعالیٰ میں بالکل تندرست ہوں۔مرض کا بحمدہٖ تعالیٰ کچھ بھی اثر باقی نہیں ہے لیکن ضعف ابتدائے مرض ہی سے اس قدر زیادہ ہو گیا،جتنا بعض دیگر اَمراض میں چھ ماہ کے مریض کو بھی نہ ہوتا۔

اب سنیے سنی کانفرنس اپریل ۱۹۴۶ء میں ہوگی۔تاریخ کی عن قریب اطلاع دی جائے گی۔آپ اپنے اطراف کے احباب کے ساتھ تیار رہیے۔گورکھپور میں مولوی محمد یوسف صاحب مرحوم ومغفور کے انتقال کی خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا،مرضی الٰہی ہم سب کو اسی طرف جانا ہے۔والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

[ازعمر صاحب سلام مسنون! محترم جناب مولوی حکیم لطیف الرحمٰن صاحب سلمہ بینی باڑی ڈاکخانہ سودھانی ضلع پورنیہ،ڈاک مہر کی تاریخ ۲؍اپریل ۱۹۴۶ء]پیچ



(۱۱) (شہود الحق سید شاہ علی سبز پوش ۲۷؍ربیع الاول ۱۳۰۷ھ مطابق ۲۰؍نومبر ۱۸۸۸ء میں ولادت ہوئی۔ ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء میں حضرت آسی سے مرید ہوئے اور ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۹۱۱ء میں خلافت واجازت سے نوازے گئے۔۶؍ذوالقعدہ ۱۳۷۱ھ/ ۲۷؍جولائی ۱۹۵۲ء میں وصال ہوا جون پور میں مزار شریف ہے)

(۴)

بنام تاج العلماء محمد میاں مارہروی

تعارف

تاج العلما محمد میاں مار ہروی، ۲۳ر رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ محلّہ تامسین گنج ضلع سیتاپور ولادت ہوئی ''محمد'' نام رکھا گیا بعد میں ''میاں'' کا اضافہ کیا گیا، ''محمد عالم'' سے بھی پکارے گئے۔ بعد میں ''تاج العلماء'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حفظ قرآن اپنے والد گرامی حضور سید شاہ اسماعیل حسن صاحب اور برادر کبیر سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم و ہمشیرہ معظّمہ اہلیہ سید مہدی حسن صاحب اور حافظ عبدالکریم ملکپوری کے پاس کیا۔ ابتدائی تعلیم والد گرامی، منشی فرزند قصبہ پالی ضلع ہردوئی اور مولوی میانجی رحمت اللہ مار ہروی سے حاصل کی۔ اور علوم مروجہ کی تحصیل والد گرامی کے علاوہ مولانا سید حیدر شاہ پشاوری، مولوی غلام رحمانی ولایتی، حافظ امیر اللہ بریلوی، اور مولانا عبدالمقتدر بدایونی سے کی۔ حضور اعلیٰ حضرت سے کوئی کتاب نہیں پڑھی مگر فرمایا:

> '' ان (اعلیٰ حضرت) کو اکثر اساتذہ سے بہتر و برتر استاد جانتا ہوں، ان کی تقریرات وتحریرات سے بہت فوائد دینی وعلمی حاصل کیے۔

اور یہ بھی فرمایا: ''فقیر بھی تا بہ وسعت ان کے طریقہ کا اتباع کرنا پسند کرتا ہے۔''

اپنے دَور کی اہم تحریکات میں خصوصی طور پر حصہ لیا، درجن بھر سے زیادہ کتابیں قوم کو ورثہ میں عطا فرمائیں، رسائل وجرائد میں بہت سے مضامین شائع ہوئے۔ دین ومسلک میں بہت ہی متصلب تھے۔ وہابیہ دیابنہ ودیگر فرق باطلہ اور خاص کر صلح کلیت کے خلاف ہمیشہ محاذ آرا رہے۔ مار ہرہ شریف کا مشہور علمی رسالہ اہل سنت کی آواز جاری کیا۔ اور بھی بہت سی مذہبی، سیاسی سماجی خدمات انجام دیں۔

۲۴ر جمادی الاخری ۱۳۷۵ھ ۷ر فروری ۱۹۵۶ء بعد نماز عشاء آپ کا وصال ہوا، مار ہرہ مقدسہ میں والد گرامی علیہ الرحمہ کے مزار پُر انوار کے قریب مدفون ہوئے۔

(۱)

سموالمکانۃ والمکان جلیل المرتبۃ والشان حبرحلائل فخربیت الامائل دامت برکاتھم

ہدیہ سینہ سینہ بکمال احترام معروض!!!

مرادآباد میں جامعہ نعیمیہ کے سالانہ جلسوں کے ساتھ ساتھ سنی کانفرنس کے اجلاس بھی ۴، ۵، ۶، شعبان ۶۴ھ بروز شنبہ، یک شنبہ، دوشنبہ منعقد ہوں گے۔

التجا کہ حضرت والا درجت ان مجالس میں شرکت فرما کر نیازمند کو ممنون کرم فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام۔

محمد نعیم الدین عفی عنہ

(عبارت پتہ، مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ بخدمت عالی درجت مجمع الفضائل والکمالات منبع الحسنات والخیرات مولانا المحترم المکرّم مولوی سید شاہ محمد میاں صاحب قادری برکاتی دام مجدہم کارڈ پر مہر ڈاکخانہ روانگی ۱۰؍جولائی ۱۹۴۵)



(۲)

حضرت محترم دام مجدہم السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

کرامت نامہ کرم فرما ہوا، اگر حضرت تشریف فرما ہوتے تو اُمید قوی تھی کہ عقدے حل ہو جاتے اور اب بھی اگر حضرت کوئی وقت مقرر فرمائیں تو بریلی میں حضرت مفتی اعظم کے دولت کدہ پر ایک مختصر اجتماع کیا جاسکتا ہے۔ اور بعونہ تعالیٰ پوری توقع ہے کہ اس اجتماع میں ہم بعون الملک الکریم بہتر نتیجہ پر پہنچیں گے۔

اسلام و مسلمین پر اس وقت دنیا میں جو فتن کے سیلاب آرہے ہیں اور جو خوف ناک خطرے سامنے ہیں وہ واجب کرتے ہیں کہ حامیانِ ملت حمایتِ دین کے لیے تمام ممکن

مساعی کام میں لائیں۔ ہم حضرت والا کی ذات بابرکات سے اُمید رکھتے ہیں کہ ہماری نیازمندانہ التجا قبول فرما کر بریلی کے لیے کوئی ایسا وقت معین فرمادیں گے جس کے لیے حضرت مفتی اعظم سے بھی بریلی موجود رہنے کی استدعا کی جاسکے۔ والسلام مع الاکرام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

۱۳؍شعبان ۱۳۶۴ھ روز پنجشنبہ

[عبارت پتہ: مارہرہ شریف ضلع ایٹہ بملاحظہ عالیہ حضرت عالی درجت مولانا المحترم المکرّم حضرت مولانا سید شاہ محمد میاں صاحب دامت برکاتھم درآید]



(۳)

حضرت سراپا برکت مجمع الفضائل والفواضل دامت برکاتھم

السلام علیکم ورحمتہ و برکاتہ!!!

کرم نامہ نے کرم فرمایا، مجھے قوی اُمید ہے کہ اگر ہم آپ ایک جگہ جمع ہوئے تو بعون الملک القدیر بآسانی ایک نتیجہ پر پہنچیں گے۔ میں اپنے اور حضرت کے مسلک کے درمیان تباین مسلک نہیں پاتا۔ تعجب ہے حضرت نے کیوں ایسا خیال فرمایا؟ اس کے وجوہ میری نظر میں نہیں۔ تحریروں میں وقت بہت صرف ہوتا ہے پھر بھی نتیجہ پر پہنچنا دُشوار ہوتا ہے۔ اگر بریلی تشریف لانا منظور نہ فرمائیں تو فقیر خانہ کو اپنے قدوم سے شرف بخشیں۔ حضرت مفتی اعظم صاحب کو یہیں تکلیف دی جائے گی۔ دعا یہ ہے کہ کوئی خلش باقی نہ رہے۔ اور تمام سنی متفق و متحد ہو کر خدمت دین ادا کریں۔ تجربات کا جو ذکر فرمایا میں اس کی نسبت کیا عرض کروں سب کچھ دیکھ چکا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے رحمت و کرم سے بڑی اُمیدیں رکھتا ہوں۔ **وھو خیر الناصرین.**

یہ اطمینان فرمائیں کہ اس اجتماع میں جو گزارش ہوگی، وہ نیازمندانہ ہوگی۔

سنی کانفرنس کا مقصود ارتباط و اتحاد اہل سنت ہے اور آپ ہمارے مخدوم و محترم تو سب سے مقدم، اس ارتباط کا استحکام ہے۔ خداوند عالم نصیب فرمائے۔ آمین۔

حضرت مفتی اعظم نے مرادآباد میں سنی کانفرنس کی صدارت فرماتے ہوئے بار بار یہی ارشادفرمایا ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ حضرت اس التجا کو پذیرا فرمائیں گے اور تشریف آوری کے لیے کوئی مناسب وقت مقرر فرمائیں گے۔ والسلام مع الاکرام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

۱۱ر رمضان مبارک روز دل افروز دوشنبہ مبارکہ

[عبارت لفافہ: مارہرہ شریفہ بملاحظہ عالیہ حضرت حامی دین وملت مولانا مولوی حافظ سید شاہ محمد میاں صاحب قادری دامت برکاتھم درآید]



(۴)

۸۶ھ

مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلما

حضرت محترم دام مجدہم السامی وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ مزاج مبارک بخیر باد!!!

کرامت نامہ نے کرم فرمایا ممنون ہوں۔ حضرتِ والا نے پہلے تو اجتماع ہی سے اِعراض فرمایا تھا اور رائے مبارک میں اجتماع ایک بے فائدہ چیز تھا۔ اس کے بعد جناب والا نے مکاتبت کا بھی سدّ باب فرمایا، یہ دونوں مضمون حضرت کی تحریر میں آچکے ہیں۔

الحمدللہ کہ اب حضرت نے اپنی سابق رائے پر نظر ثانی فرمائی اور اس فقیر کو مع معاونین کے دعوت اجتماع دی، اس کا میں شکر گزار ہوں۔ مجھ جیسے ضعیف کے لیے معاون تو بہت درکار تھے مگر صرف دو ہی کی اجازت عطا فرمائی اس کا بھی شکریہ۔ حضرات معاونین کے اسماء گرامی پیش کرنے کا حکم فرمایا تعمیلاً الارشاد عرض کہ حضرت عالی درجت مفتی اعظم مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب دامت برکاتھم اور فقیہ اعظم صدرالشریعہ مولانا مولوی شاہ محمد امجد علی صاحب دام مجدہم کے اسماء گرامی پیش کرتا ہوں۔ ان حضرات کے وقت معلوم کرنے کے لیے بریلی حاضر ہوگیا ہوں۔

حضرت والا پیلی بھیت میں بریلی سے نہایت ہی قریب ہیں بلکہ بریلی حضرت کے راستے ہی میں ہے، حضرت یہاں تشریف لے آئیں۔ہم سب یہاں حاضر ہی ہیں اس میں بہت سہولت ہے۔ درگاہ رضوی میں ہم حضرت کی زیارت و دیدار سے بھی مشرف ہو جائیں گے اور مکالمت بھی ہو جائے گی۔خدا انجام بخیر فرمائے۔

میں باوجود کثرت مشاغل دینیہ ضرور یہ وقلت فرصت اس مکالمہ کے واسطے دوروز کا وقت دینے کے لیے حاضر ہوں۔اگر حضرت کل شام تک تشریف نہ لائے تو میں دن بھر انتظار کرنے کے بعد پرسوں صبح واپس ہو جاؤں گا۔گفتگو زبانِ قلم سے ہونے کی صورت میں اجتماع کی حکمتِ فہم قاصر میں نہ آئی۔خیر بہر حال اس معاملہ میں حضرت کی مرضی پھر معلوم کی جائے گی۔اب چونکہ جناب کی طرف سے مسلمانوں کو سنی کانفرنس کی شرکت سے روکا جاتا ہے، اس لیے بحث اسی کے متعلق ہوگی اور جو مقدمات اس سے متعلق ہوں گے پیش کیے جائیں گے۔گفتگو خواہ زبانی ہو یا تحریری بہر صورت متکلم خاص حضرت ہوں گے، معاونین حضرت کو مشورہ دے سکتے ہیں اور اس مشورہ کے لیے حضرت جتنی چاہیں فرصت لے سکتے ہیں۔ یہ گفتگو اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی درگاہ شریف میں ہوگی۔والسلام مع الاکرام

محمد نعیم الدین عفی عنہ
یکم ربیع الاول شریف ۶۵ھ



(۵)

مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً

حضرت محترم دام مجدہم السامی وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ

یہ واقعہ ہے کہ پہلے تو حضرت نے اجتماع سے اِعراض فرمایا اور اب اس دھوم دھام سے دعوت دی کہ سات آدمی دعوت نامہ لے کر آئے۔خیر اس میں بحث غیر ضروری ہے۔

میں حضرت کی دعوت پر باوجود عدیم الفرصتی وعلالت نورِنظر بریلی حاضر ہوا اور دوروز کامل منتظر رہا، تیسرے روز واپس چلا آیا۔ نہ حضرت تشریف لائے نہ حضرت کی طرف سے کوئی جواب آیا۔ آج پھر اسی مضمون کی ایک رجسٹری ارسال فرمادی گئی۔ عجیب بات ہے میں حاضر ہوں تو التفات نہ فرمائیں۔ انتظار میں دو دن خرچ کر کے واپس آؤں تو پھر دعوت نامہ برسرکرم ہے۔

جناب والا اس وقت تو میں پابہ رِکاب ہوں اور سفروں کا سلسلہ تادیر جاری رہے گا۔ سنی کانفرنس کے آل انڈیا اجلاس کے بعد وقت مل سکے گا۔ اس اجلاس کی رُوداد سے اُمید ہے کہ حضرتِ والا کے شبہات رَفع ہوجائیں اور آپ اپنے حسبِ اِرشاد خود بخود سنی کانفرنس میں شریک ہوجائیں۔ **فھو المراد.**

اور اگر خدانہ کرے پھر بھی شبہات باقی رہ جائیں اور ضرورت مفاہمت باقی ہو تو میں حاضر ہوں۔ کیوں کہ آپ کی طرف سے سنی کانفرنس کے خلاف اعلان ہوچکے ہیں۔ اس لیے مبحث یہی ہوگا اور وجوہ عدم جواز شرکت سنی کانفرنس دریافت کیے جائیں گے۔ آپ کے رسائل کسی طرح صلاحیتِ بحث نہیں رکھتے، اگر کسی نے انہیں دیکھ کر رَد کیا ہوتا تو آپ اس کو مبحث بنا سکتے تھے۔ یوہیں مقام مفاہمت بریلی درگاہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ قریب مزار شریف ہی ہوگا۔ **والسلام مع الاکرام**

محمد نعیم الدین عفی عنہ از مرادآباد



بنام

مفتی اعظم ہند

تعارف

شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہندعلامہ مصطفیٰ رضاخاں ۲۲ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۷رجولائی ۱۸۹۳ء بروز جمعہ صبح صادق کے وقت محلّہ سوداگران میں تولد ہوے۔نام ''محمد'' رکھا گیا،عرفی نام ''مصطفیٰ رضا'' اور پیرومرشدنوری میاں نے ''ابوالبرکات محی الدین'' نام تجویز فرمایا۔

چھ ماہ تین یوم کے تھے تبھی حضورنوری میاں نے شرف بیعت سے نوازا۔حضورنوری میاں اوروالدگرامی حضوراعلیٰ حضرت سے اجازت وخلافت حاصل ہوئی۔۱۸رسال کی عمر شریف میں مکمل علوم مروجہ کی تکمیل سے فراغت پائی۔والدگرامی اوردیگراکابرخاندان کے علاوہ مولاناسیدبشیراحمدعلی گڑھی مولانارحم الٰہی منگلوری اورمولاناظہورالحسن فاروقی رامپوری سے خاص طورپرعلوم کی تحصیل فرمائی۔معقولات ومنقولات وغیرہ پرمکمل دسترس حاصل تھی۔منظراسلام میں بحیثیت مدرس خدمت انجام دی اورآخرعمرتک بریلی شریف کے مرکزی دارالافتاء میں فتوی نویسی کا کام کیا۔اپنے دَورکی اکثرتحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔دین ومسلک کی ترویج واشاعت میں حدبھرکوشش فرمائی۔تبلیغی نمایاں خدمات انجام دیں۔سرآمدعلما کی حیثیت سے علمی حلقہ میں چھاے رہے۔

روحانی فیض بھی عام رہا،پچاسیوں کتابیں یادگارچھوڑیں،نامورتلامذہ،مشاہیرخلفاء کثیرتعدادمیں چھوڑے۔۱۴رمحرم الحرام ۱۴۰۲ھ ۱۲رنومبر ۱۹۸۱ء جمعہ کی رات کوایک بج کر چالیس منٹ پروصال ہوا۔دنیاکےمشہورریڈیواسٹیشنوں سے وصال کی خبرنشرکی گئی۔بعد نمازِ جمعہ اسلامیہ انٹرکالج میں نمازجنازہ اداکی گئی،لاکھوں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔

والد گرامی حضور اعلیٰ حضرت کے پہلو میں مزار شریف ہے۔

مکتوب

حضرت محترم دام بالمجد والفضل والکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کرامت نامہ کرم فرما ہوا....مولوی ......صاحب کے متعلق جو بھی ارشاد ہوا اس کی تعمیل میں مجھے ذرا بھی عذر نہیں۔لیکن جو کلمہ میں نے مولوی سلیم الدین کے جواب میں لکھے ہیں ان سے قبل مولوی سلیم الدین کا خط ملاحظہ فرمالیں، جو انہوں نے اپنے والد کے انتقال کی خبر دی اور اس کے ساتھ یہ لکھا ہے:

''قصبۂ موراواں ضلع اناؤ کے مناظرہ میں مولوی ....صاحب کے چند مریدین بھی فتح پور سے گئے تھے۔من جملہ اور اُمور کے موصوف نے مریدین سے نصیحت فرمائی کہ شجرہ سے بڑے مولانا صاحب و چھوٹے مولانا صاحب ہر دو کا نام کاٹ دو۔یہ اَمر موصوف کا بہت اہم ہے،حقیقۃً تو بہت بڑا جرم ہے۔لیکن بظاہر عوام میں ان حضرات کی طرف سے تنفر پھیلانا کس قدر قبیح ہے۔''

حضرت میں نے اس کے جواب میں وہ کلمے لکھے،ورنہ تعزیت کے خط میں ان باتوں کا کیا محل تھا۔اب آپ غور فرمائیں میں نے جو لکھا کیا وہ صحیح نہیں؟مولوی سلیم الدین صاحب مولوی....صاحب کے دوست ہیں،خیال تھا کہ وہ مولانا تک یہ بات پہنچا دیں گے۔ اور خود بھی انہیں ایسی حرکات سے باز رہنے کا مشورہ دیں گے۔یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ خط وہابیہ کے ہاتھ آئے گا اور وہ شائع کریں گے۔میں نے مولوی سلیم الدین صاحب کو لکھا کہ کس طرح یہ خط وہابیہ کے پاس پہنچا اور کیوں شائع ہوا؟مگر انہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔لیکن حضرت!وہابیہ کی اشاعت کا کون سُنّی اعتبار کرتا ہے،کس پر انہوں نے بہتان نہیں اُٹھائے لیکن اگر مولوی سلیم الدین کا بیان صحیح ہے تو مرید ضرور اپنے پیر کی بات کی عزت کرتا ہے۔اس سے یقیناً سنی طبقہ اکابر سے متنفر ہوگا۔اس میں سنیت کا ضرر ہے۔ میں نے جو لکھا حق لکھا،نیک نیت سے لکھا،درد دل سے لکھا اور جس روش پر مولوی ...

صاحب ہیں وہ باقی ہے تو اگر آپ مجھے خاموش کر دیں تو دوسروں کو مجبوراً زبان کھولنا پڑے گی، اور نفس کے لیے نہیں، دین کے لیے کھولنا پڑے گی۔ مجھے تو جو حکم اس کی تعمیل کے لیے حاضر۔ اب انہوں نے جابجا سے خط بھجوانے کا ایک اور پروپیگنڈا شروع کیا ہے۔ دیکھیے کیا فتنہ اُٹھاتے ہیں۔ والسلام مع الاکرام۔

[حضور مفتی اعظم وغیرہ دیگر علماء کے مابین بارہ اوراق پر مشتمل چند اختلافی خطوط کے پہلے صفحہ سے منقول دونوں خط]



بنام مفسر قرآن ابوالحسنات

سیدمحمداحمد قادری

تعارف

۱۳۱۴ھ مطابق ۱۸۹۶ء میں محلّہ نواب پورہ الور میں پیدائش ہوئی۔ حافظ عبدالحکیم اور حافظ عبدالغفور صاحبان سے کلام پاک حفظ کیا۔ والد گرامی اور مرزا مبارک بیگ سے تعلیم حاصل کی۔ مشین سازی، رنگائی، کارپینٹری۔ گھڑی سازی، خیاطی اور ٹیلیفون کا کام بھی سیکھا۔ حکیم نواب حامی الدین صاحب سے مرادآباد میں طب کی تعلیم حاصل کی۔

حضور اعلیٰ حضرت اور حضور صدرالافاضل سے اکتساب علم وفیض کیا۔ حضور اشرفی میاں سے بیعت وخلافت حاصل کی۔ ۱۹۲۰ء میں الور سے آگرہ آگئے۔ خطابت میں کافی شہرت حاصل ہوئی۔

درجنوں کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ۱۹۴۵ میں پہلا حج کیا۔ جمعیۃ العلماء پاکستان کی بنیاد سے لے دم آخر تک آپ اس کے صدر رہے۔ بہت سی تحریکات میں حصہ لیا تحریک ختم نبوت میں خاص حصہ رہا، اور اسی تحریک میں آپ کو جیل جانا پڑا۔ جیل میں ہی قرآن پاک کی تفسیر بنام ''تفسیر الحسنات'' تحریر فرمائی، اسی دوران اکلوتے بیٹے مولانا خلیل احمد صاحب کے تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے پر سزائے موت کی سزا سنائی گئی، بعدرہائی ان دُشواریوں اور تکالیف کے سبب ایک سال ہی حیات رہے، اور ۲؍ شعبان ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۰؍ جنوری ۱۹۶۱ء بروز جمعہ راہی دارِ بقا ہو گئے۔ مزار حضرت داتا گنج بخش کے احاطہ میں تدفین ہوئی۔



(۱)

حضرت مولانا المحترم اکرمکم الاکرام!!!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حج وزیارت کی نعمتیں مبارک۔

تشریف آوری کی اطلاع کا منتظر ہی رہا، وقت پر خبر نہ ہوسکی۔ اب بھی دل آپ کے دیدار کا متقاضی ہے۔

سردی زیادہ ہے تنفس کا مرض ہے جس وقت بھی اَفاقہ ہوا اور موقعہ ملا آپ کے دید و برکات سے لطف اندوز ہونے کا قصد رکھتا ہوں۔

ملک بھر میں سنی کانفرنس قائم ہوگئی ہیں اور ہورہی ہیں۔ پنجاب سنی کانفرنس آپ کے ورود مسعود کے لیے چشم براہ تھی۔ دنیا میں تمام جماعتیں بیدار ہیں، کیا سنیوں ہی کی قسمت میں خواب غفلت ہے؟؟؟

اُمید یہ تھی کہ آپ حضرات کے اَثر واِقتدار سے پنجاب کی سنی کانفرنس تمام صوبوں پر فائق ہوگی مگر ابھی تک جمود ہی نظر آتا ہے۔ براہ کرم چشم عنایت سے کرم فرمایئے۔ اور تھوڑا وقت اس دینی خدمت کی نذر کیجیے۔

مولانا ابوالبرکات مولوی سید احمد صاحب سے سلام مسنون کے بعد یہی مضمون عرض کردیجیے۔ والسلام

سید محمد نعیم الدین عفی عنہ



(۲)

عزیز محترم سلمہ!!! دعوات دارین وسلام مسنون کے بعد مکتوب ہو کہ آپ کا خط ملا۔ مسرت عظ ملا۔ ماشاء اللہ آپ کا جذبہ معلوم ہو کر نہایت خوشی ہوئی۔ آپ نے جمہوریت پنجاب قائم فرمائی۔ جزاکم المولیٰ تعالیٰ۔ آپ نے جو خط چھاپا ہے اس کی دوسو چار سو جس قدر کاپیاں آپ عنایت کر سکیں فوراً بھیج دیجئے۔ دیوان صاحب اجمیر شریف آوری کا اَندراج سہواً ہو گیا، اس کی اصلاح درکار ہے۔ استفسارات کے جواب ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

(آل انڈیا سنی کانفرنس کا نام جمہوریت اسلامیہ مرکزیہ ہے یہ دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی ایک ایوان عام، ایک ایوان علماء۔ جس کا نام جمہوریت عالیہ ہے۔ آپ دستور اَساسی طبع کرانے کے مجاز ہیں، اگر چھپوائیں دو ہزار یہاں کے لیے بھی چھپوالیں، مصارف ادا کیے جائیں گے۔

(۲) دستور پر نظر ثانی کر کے بعد اصلاح ارسال کیا جاتا ہے۔

(۳) رُوداد ابھی تک طبع نہیں ہوئی مرتب کی جارہی ہے۔

(۴) خطبۂ استقبالیہ طبع ہو رہا ہے صوبائی جمعیتیں اس کی جس قدر کاپیاں چاہیں گے مناسب قیمت پر دی جائیں گی۔

(۵) ''پاکستان'' کی تجویز سے جمہوریت اسلامیہ کو کسی طرح دست بردار ہونا منظور نہیں۔ خود جناح صاحب اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں۔ وزارتی مشن کی تجویز سے ہمارا مدعا حاصل نہیں ہوتا۔

(۶) روزانہ اخبار کی ضرورت ہے، اس کے لیے کوئی باہمت تیار نہیں ہوا۔

عزیزی مولانا مولوی سید احمد صاحب سلمہ سے سلام مسنون فرمادیں۔ والسلام

سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

(۳)

عزیزالقدر سلمہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ پاکستان کو شرعی پابندیوں کے ساتھ وجود میں لانا کسی طرح قابلِ اعتراض نہیں ہوسکتا۔ صوبائی سنی کانفرنس جلد قائم ہونی چاہیے تا کہ اس کے ماتحت اضلاع کی اوران کے ماتحت مفصلات کی جمعیتیں قائم ہوسکیں اوراس نظام کے بعد آل انڈیا سنی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے مؤثر مساعی عمل میں لائی جاسکیں۔ الیکشن کے موقع پر کانگریس کے حق میں رائے دینے سے مسلمانوں کو روکنا بالکل بجا ہوگا اوراس میں کچھ تامل نہیں، مگراس کے آگے قدم بڑھانے کی اجازت میں آپ کو نہیں دیتا، اورآگے بڑھنے میں ہمارے اپنے مفاد خلل پذیر ہوتے ہیں۔ جوش میں اپنے آپ کو قابو میں رکھنا مردانگی ہے۔

مولوی..........صاحب کے بچہ کو مولیٰ سبحانہ صحت عطا فرمائے۔ میں اس کے لیے دعا کرتا ہوں، براہ کرم مجھے اس کی صحت سے مطلع فرمائیے۔

مولوی صاحب کا یہ فرمانا کہ لیگ کانگرس سے بدتر ہے، غلط بھی ہے اور بہت خطرناک بھی۔ اگر یہ کلمے کانگرس کے کان میں پہنچ جائیں تو وہ مسلمانوں کو آزار پہنچانے میں ان سے مدد حاصل کرسکتے ہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ حضرت کریم برحق مولوی صاحب کی ذہنیت درست فرمادے، نہ وہ کسی کی سنتے ہیں نہ کسی سے دریافت کرتے ہیں۔ اپنی رائے کو خدا جانے کیا سمجھتے ہیں۔ مولیٰ سبحانہ حق کی ہدایت فرمائے ہمیں بھی اورانہیں بھی اوراپنے سب مسلمان بندوں کو۔ آمین

والسلام–سید محمد نعیم الدین عفی عنہ



(۴)

عزیزی سلمہ دعوات وافرہ وسلام مسنون!!!

فوری طور پر ایک اطلاع دے دی گئی تھی جس میں نئی وبا کا علاج مقصود تھا۔ اس کی مکمل طبع شدہ آپ کے پاس خطبۂ صدارت بھیج رہا ہوں۔ آپ کے خیال میں جو راہ اختیار کی وہ اس ماحول پر نظر کرتے ہوئے کچھ بعید نہیں ہے۔ جس میں اب تک آپ ہیں۔ اور رائے جیسی بھی ہو اس کا اظہار میرے نزدیک پسندیدہ ہے۔ سنی کانفرنس کے شرکاء کی تعداد کروڑ سے ضرور متجاوز ہو چکی ہے۔ تو کیا آپ کی رائے میں مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد میں کوئی بھی ذی عقل ودماغ والا انسان نہیں۔ اس میں علماء بھی ہیں، انگریزی داں بھی ہیں، وکلاء بھی ہیں۔ اگر سب طبقے ناکارہ ہیں صرف چار ہی آدمی ایسے قابل ہیں جو سیاست کی گاڑی چلا سکیں۔ تب تو مسلمانوں کو صبر کر کے بیٹھ جانا چاہیے۔ میرے نزدیک تو اللہ کے فضل سے مسلمانوں میں بہت سمجھ دار لوگ ہیں جو اس کام کو بہ خوبی کر سکتے ہیں اور ان میں سے خود آپ بھی ہیں۔

اس وقت جو کونسلیں حکم رانی کر رہی ہیں ان کے ارکان پر نظر ڈالیے، کیسے کیسے بے علم ہیں۔ اور آپ کے علماء میں بھی اللہ کے فضل سے ہر قابلیت کے لوگ موجود ہیں۔ یہاں مدعا ہی اور تھا۔

بہر حال آپ غور کر لیجیے جو مضمون خط میں لکھا ہے اگر آپ کی رائے میں مناسب ہو تو تار کے ذریعے سے بھیج دیجیے۔

اور آپ کی ملاقات یقیناً فائدہ بخش اور ضروری ہے اور اس کی بہتر تدبیر یہ ہے کہ ۲،۳،۴ر شعبان اجلاس بھی ہیں حضرت محدث صاحب تشریف فرما ہوں گے اور علماء بھی ہوں گے آپ دونوں بھائی بھی تشریف لائیں تو بہت اچھا موقع گفتگو کے لیے ملے گا۔ سفر خرچ تشریف آوری کے لیے پیش کیا جائے گا۔

آپ کے استفسارات کے جوابات اور آپ کے جوان مردانہ عمل پر مسرت کا اظہار

میں آپ کا پہلا خط پا کر لکھ چکا ہوں۔ تعجب ہے کہ آپ کو وصول نہیں ہوا۔

دستور اَساسی چھاپنے کی قطعی اجازت ہے۔

خطبۂ صدارت آپ ملاحظہ فرمائیں اس میں سے کچھ کم نہیں کیا گیا۔ والسلام

سید محمد نعیم الدین عفی عنہ

[ماخوذ از ماہنامہ عرفات لاہور، بنام تذکرہ نعیم الدین مراد آبادی،
جولائی، اگست، ۱۹۷۳ء ص ۹، ۱۰، ۱۱،]



بنام مولانا مسعود احمد نعیمی دھلوی

تعارف

مولانا حافظ شاہ محمد مسعود احمد صابری بن مولانا شاہ محمد کرامت اللہ ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۷ء بمقام دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والدگرامی سے حاصل کی بعدۂ ملک کے مشہور و نامور علمائے کرام کی بارگاہوں سے اکتساب علم کیا۔ حضور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ سے بھی شرف تلمذ حاصل ہے۔ جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے سند فراغت پائی۔ والدگرامی سے بیعت ہوئے اور خلافت واجازت بھی حاصل کی۔ دینی وملی بہت سی خدمات میں حصہ لیا۔ ماہانہ رسالہ بنام ''الرسالت'' بھی نکالتے تھے۔ معمولات اہل سنت پر مخالفین سے مناظرے بھی کیے۔ خطابت میں بڑی شہرت پائی۔ تقسیم ہند کے بعد لاہور چلے گئے کچھ دن وہاں گزارے اور پھر کراچی پہنچ گئے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اور وہیں پچاسی (۸۵) سال عمر پا کر ۲۲ر ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ بمطابق ۲۸ر جولائی ۱۹۸۶ء کو وصال ہوا۔ کراچی ہی میں تدفین عمل میں آئی۔



مکتوب

عزیز القدر سلمہ!!!!السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

آپ کا محبت نامہ ملا مسرور فرمایا۔ **جزاک اللّٰہ تعالیٰ فی الدارین خیرا**

سنی کانفرنس کے اجلاس ۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰/اپریل کو ہوں گے۔روپیہ ہمارے پاس نہیں ہے۔اس کی ہمیں سخت پریشانی لاحق ہو رہی ہے۔خدا کرے اجلاس عزت وآبرو کے ساتھ ہو جائیں۔ہمیں اُمید نہیں کہ ہم تمام آنے والوں کے کھانے کا انتظام بھی کرسکیں۔فکر میں سرگرداں ہیں۔خداوند عالم مدد فرمائے۔دعا کیجئے ایسی حالت میں ہم اخباروں کو کچھ بھی نہیں دے سکتے ،نہ ان کے مصارف برداشت کرسکتے ہیں اور اب پروپیگنڈہ کا وقت بھی نہیں رہا۔

مجھے بہت افسوس ہے کہ میں اپنے بعض ایسے مخلص احباب کو جن کی شرکت میرے لیے سبب مسرت تھی-صرف اس وجہ سے دعوت دینے سے قاصر ہوں،کانفرنس کے پاس زادِ راہ دینے کا انتظام نہیں ہے۔

آپ ضرور تشریف لائیں۔مولانا زاہد القادری صاحب سلمہ سے میرا سلام فرما دیجیے۔میں ان کی ہمدردی اور محبت کا ممنون ہوں۔والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

۱۳/اپریل ۱۹۴۶ء



بنام منشی محمد حسین خاں

از دفتر انجمن اہل سنت و جماعت مرادآباد بازار دیوان
۸۶۷/ مورخہ ۵ر جولائی ۱۷ء
حامی سنت ناشر شریعت جناب منشی محمد حسین خاں صاحب زادمجدہ
السلام علیکم!!!

الحمد للہ وہ وقت آیا کہ آپ کے مدرسہ کے طلبہ نے تحصیل سے فراغ حاصل کیا۔ ان کی دستار بندی کا جلسہ حضور سید عالم علیہ الصلاۃ والسلام کے جلسۂ معراج اقدس کے ساتھ ۱۷، ۱۸، ۱۹ر شعبان المعظم ۱۳۳۵ ہجری مطابق ۸، ۹، ۱۰ر جون ۱۹۱۷ عیسوی روز جمعہ، شنبہ، یکشنبہ کو ہوگا۔

نامدار افاضل اور فخر روزگار بزرگان دین رونق افروز ہوکر دعوت ایمان فرمائیں گے۔ روزانہ صبح شام ساڑھے سات بجے سے ۱۱، بجے تک انجمن کے مکان میں تقریریں ہوا کریں گی۔ جناب اس دینی جلسہ میں شرکت فرما کر ماجور ہوں اور فقیر داعی کو ممنون فرمائیں۔

والسلام
الداعی محمد نعیم الدین
ناظم انجمن اہل سنت جماعت مرادآباد
بازار دیوان، مجیدی پریس کانپور)



بنام مولانامحمدنور، چکوال

تعارف

مولانا قاضی محمد نور بن عالم بن نور بن حافظ سردار گاؤں چکوڑہ ملحق شہر چکوال پنجاب میں پیدائش ہوئی۔حضور اعلیٰ حضرت سے ملاقات کر کے سند اجازت حاصل کی۔۱۳۳۰ھ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔قریب پندرہ کتابیں مختلف زبانوں میں تحریر فرمائیں مگر کوئی بھی کتاب مطبوع نہ ہوئی۔

مولوی حسین احمد کی کتاب الشہاب الثاقب کے جواب میں الشھاب علی الکاذب اور مولوی گنگوہی کے خلاف دوعربی کتابیں **الخزی المزید لمن ھو مداح الوھابی الشرید**،اور **ضرب الجدید علی راس الرشید** تحریر فرمائیں۔

عین جوانی کے عالم میں لگ بھگ ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۴ء میں وصال ہوا،اور اپنے آبائی قبرستان جڑواں گاؤں ادھڑ وال میں مدفون ہوئے۔



مکتوب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی ......

اما بعد فمن العبد المعتصم بحبل المتین المتمسک بذیل سید المرسلین صلوات اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلامہ الی حضرت الفاضل الکامل قدوۃ الاکابر و الاماثل مولانا المولوی محمد نور صانہ اللّٰہ الغفور عن الفتن و الشرور فاشرو ناشرو کالروض الازھر زاہ و زاھر.

لقد جاء کتابک و حصل خطابک و ارسلت الیک رسالتی المسماۃ بفرائد النور فی الجرائد علی القبور بتوسط بوسطہ فالمرجو من جنابک ان لاتنسانا من الرجعۃ و السلام خیر ختام

محمد نعیم الدین

۹/ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۹ھ

....مولانا المولوی محمد نور صانہ اللّٰہ تعالیٰ عنہ الشرور ڈاک خانہ ادھڑ وال علاقہ چکوال ضلع جہلم پنجاب



(ن)

بنام علامہ نور اللہ نعیمی پاکستان

تعارف

فقیہ اعظم پاکستان مفتی نوراللہ نعیمی بن مولانا ابوالنور محمد صدیق چشتی ۱۶؍رجب ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۰؍جون ۱۹۱۴ء کو موضع سوجیکی ضلع اوکاڑہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور جد امجد حضرت مولانا احمد دین صاحب سے حاصل کی۔ بعدۂ حضرت مولانا فتح محمد جیبوی محدث بہاول نگری اور دیگر اساتذہ سے علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کی۔ ۱۹۳۳ء میں دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ اَلوری اور ان کے چھوٹے صاحبزادے ابوالبرکات سید احمد قادری سے دَورۂ حدیث پڑھا۔ ۲۳؍نومبر ۱۹۳۳ء ۶؍شعبان ۱۳۵۲ھ کو دستار فضیلت وسند سے نوازے گئے۔ مختلف علوم وفنون پر مہارت حاصل تھی۔

۱۹۴۰ء میں حزب الاحناف کے جلسوں میں صدرالافاضل علیہ الرحمۃ سے شرف ملاقات حاصل ہوا، اور ذاتِ والا اوصاف سے متاثر ہو کر مفتی اعظم ابوالبرکات کے مشورے سے حضور صدرالافاضل سے بیعت ہوئے، اور حضرت سے سلاسل حدیث کی اَسناد اور مختلف اَوراد ووظائف وغیرہ کی اجازت حاصل کی۔ علاوہ ازیں اپنے استاد گرامی مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب الوری سے بھی سلاسل طریقت اور اسناد حدیث وغیرہ کی اجازت حاصل ہوئی۔

فراغت کے بعد آپ نے متعدد مدارس میں تدریس کی خدمت انجام دی ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء میں دیپال پور تحصیل کے ایک قصبہ فرید پور میں دارالعلوم حنفیہ فریدیہ کے نام سے مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ اور وہیں درس نظامی کی تدریس کی خدمت انجام دینے لگے۔ آپ کی علمی شہرت عام ہوئی، اور تشنگانِ علوم نبویہ کی تعداد میں اضافہ ہوتا دکھائی دیا تو آپ نے

محسوس کیا کہ اس کے لیے ایک بڑا مدرسہ ہونا چاہیے، لہٰذا آپ نے ۱۹۴۵ء/۱۳۶۴ھ میں بصیر پور میں مدرسہ قائم کیا۔ بہت سے نام وَر تلامذہ چھوڑے اور مشہور زمانہ ''فتاوی نوریہ'' کے علاوہ کئی گراں مایہ کتب قوم کو ورثہ میں عطا فرمائیں۔ مذہبی وملی وسماجی وسیاسی معاملات میں حد بھر حصہ لیا۔ انداز اًبیس (۲۰) مرتبہ حرمین طیبین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۷۹ء/ ۱۳۹۹ھ میں آپ نے عراق وشام حلب وغیرہ شہروں میں انبیائے کرام، صحابہ کرام، اولیائے کرام کے مزاراتِ مقدسہ پر حاضری دی۔ مذہبی تحریکات میں بھی حصہ لیا اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا۔

یکم رجب المرجب ۱۴۰۳ھ ۱۵/اپریل ۱۹۸۳ء جمعہ کے دن دوپہر میں وصال ہوا۔ ۱۶/اپریل کو نماز جنازہ ادا کی گئی اور دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کے مشرقی حصہ تدفین عمل میں آئی۔



(۱)

لہ (الحمد) راحۃ القلوب نور اللّٰہ نور اللّٰہ تعالیٰ قلوبنا بنورہ الانور علیہ الصلاۃ و السلام

وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ

نظر برحال احسن.....ہے مولیٰ سبحٰنہ کا کرم کہ عُجب (خود پسندی) سے محفوظ فرمائے، اور بندہ کو اس کی تقصیرات پر ندامت کی توفیق عطا کرے۔ **لہ الحمد و لہ المنہ**

اپنے مبارک اوقات میں اس فقیر خستہ حال کے لیے بھی دعائے خیر فرمادیا کریں۔

و السلام علیکم و علیٰ من لدیکم

محمد نعیم الدین عفی عنہ

.....لکھنے کے بعد آپ کا لفافہ نظر پڑا، مولانا میاں سلمہ کو دے دیا جائے گا.....حاضر کریں۔ والدعاء

(بمطالعہ اعزارشد مولانا مولوی ابوالخیر محمد نور اللہ صاحب سلمہ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ فرید پور جاگیر ڈاکخانہ بائل گنج ضلع منٹگمری)

(۲)

حامدا و مصلیا و مسلما

ایھا العزیز المخلص نور اللّٰہ تعالیٰ قلبک بنور معرفتہ

السلام علیک و رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ و برکاتہ

ورد کتابکم فجعلنی مسرورا بارک المولیٰ تعالیٰ فیکم لکن لم اجد فرصۃ لانظر فی مکتوبکم بالامعان و اذا وجدت وقتا انظر فیہ

والسلام۔ محمد نعیم الدین

(العزیز المحب المولوی محمد نور اللہ سلمہ المولیٰ تعالیٰ فرید پور جاگیر ڈاک خانہ بائل گنج ضلع منٹگمری موصولہ ۲/اپریل ۱۹۴۲ء)



(۳)

ظفرالدین احمد از مرادآباد

اعزالاخوان سلمہ المنان

حضرت والد ماجد دامت برکاتھم کا مزاج ہمایوں ماہ شوال سے ۱۱؍ربیع الاول تک ناساز رہا، طبع طبع کے امراض میں مبتلا ہے۔ اب بفضلہٖ سبحانہ صحت ہے۔ درس بھی جاری ہے اگرچہ ضعف بہت زیادہ ہوگیا ہے۔

آپ کی علالت کی خبر سے بہت افسوس ہوا۔ حضرت آپ کی مزاج پرسی فرماتے ہیں اور آپ کی صحت وقوت اور برکات ظاہری و باطنی کے لیے دعا فرماتے ہیں۔ آپ کے جد امجد مرحوم مغفور کے لیے دعاء مغفرت و رحمت فرماتے ہیں۔ اور صاحبوں کے لیے دعاء صبر و اجر **له مااخذ وله مااعطى وكل شى عنده باجل مسمى۔**

سبھوں کے لیے یہی راہ دَرپیش ہے۔ فی الحال جہاں گئے بہت اچھے رہے۔ مولیٰ سبحانہ ہمیں بھی حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔ والسلام بالاکرام التام

مولانا ابوالخیر محمد نوراللہ صاحب

فریدپور جاگیر ڈاکخانہ بائل گنج ضلع منٹگمری پنجاب



(ا) بنام غیر معلوم الاسم

جناب مکرم زادلطفہ .... السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

آج کل اسمبلی کا الیکشن معرکہ آرا بنا ہوا ہے۔رائے دہندگان کے عجب کشمکش ہے۔ طرح طرح کے اَثر کام میں لائے جارہے ہیں اور حصول مقصد کے لیے جھوٹ سچ باتیں تحریر وتقریر میں ادا کی جاتی ہیں۔انتخاب کے موقعوں پر یہ ہمیشہ ہی ہوا کرتا ہے۔یہ جناب کو معلوم ہوگا کہ میں نے الیکشن کے معاملہ میں کبھی دلچسپی نہیں لی اور نہ میرے مشاغل مجھے اس کی فرصت دیتے ہیں مگر اس مرتبہ یونٹی بورڈ (Unity Board) یعنی کانگریسیوں کی ہنگامہ آرائی اس کا باعث ہوئی کہ میں مسلمانوں کو آگاہ کردوں کہ ہوکیار ہا ہے۔میری جو گزارش ہے وہ کسی کی مخالفت یا موافقت کی غرض سے نہیں۔میرا مقصد صرف اس قدر ہے کہ مسلمان وہ روِش اختیار کرنے سے پرہیز کریں جس سے دین وملت کے ضرر کا قوی اندیشہ ہو۔یونٹی بورڈ اور جمعیۃ العلماء کانگرسی جماعتیں ہیں۔ان سب کی تمام زندگی اسلام اور مسلمانوں کے لیے سخت ضرر رساں ثابت ہوئی ہے اور ہندو جو کام اپنے ہاتھ سے انجام نہیں دے سکتے ہیں وہ کام ان کے ان حامیوں نے انجام دے دیے ہیں۔

جمعیۃ العلماء اور کانگرسی لوگوں کو اسلام اور مسلمانوں کے ذرا بھی کام آنا نصیب نہیں ہوا۔اور انہوں نے ہمیشہ ہندوؤں کو مسلمانوں پر ترجیح دی ہے۔اسمبلی میں ہندو اور مسلمان دونوں اپنے اپنے نمائندے اپنے اپنے حقوق کے تحفظ اور اپنے مفاد کی حفاظت کے لیے بھیجتے ہیں۔اگر مسلمانوں کی طرف سے کانگرسی لوگ اسمبلی میں پہنچ گئے تو یقیناً وہ ہندوؤں کے نمائندے ہوں گے اور اسمبلی مسلمانوں کی نمائندگی سے خالی رہ جائے گی۔اگر اسلام کا دَرد ہے، اگر مسلمانوں کی موجودہ کمزور حالت کا احساس ہے، اگر ان کے مستقبل کو خطرات سے بچانا منظور ہے، اور جمعیۃ العلماء اور کانگرسی لیڈروں کی ہندو پرستی، مسلم کشی اور خودغرضی کے واقعات یاد ہیں تو آپ کسی کانگرسی کو رائے دینا–اسلام کے ساتھ بدترین عداوت اور حرام سمجھیے اور جہاں تک آپ کے امکان میں ہو کوشش کیجئے کہ کانگرسی اور کانگریسیوں کے ساتھ علاقہ رکھنے والا اور نام نہاد جمعیۃ العلماء کا کوئی آوردہ کونسل میں ہرگز نہ جانے پائے۔

سر مولوی محمد یعقوب صاحب ایک عرصہ دراز تک اسمبلی کے رکن رہے ہیں۔ مسلمان ان کی طرف سے مطمئن اوران کے مداح تھے۔ وہ بار بار بے مقابلہ منتخب ہوئے۔ اس سے ان کی عام مقبولیت اور حسن اخلاق اور مسلم قابلیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، لیکن ہم اس سب سے قطع نظر کرکے صرف اتنا دیکھتے ہیں کہ ہندواور ہندو پرست جماعتیں کیوں مولوی سر محمد یعقوب صاحب کے مقابل لام باندھ کر آئی ہیں۔ اگر ہندو مفاد کی ان کی ذات سے کچھ بھی اُمید ہوتی تو وہ کانگریس اور کانگریسیوں کی آنکھ میں خار کی طرح نہ کھٹکتے۔ جمعیۃ العلماء اور کانگریسیوں کی ہنگامہ آرائیوں نے ہمیں ایسے شخص کے انتخاب میں مدددی ہے۔

جو ہندوؤں کا آلۂ کار نہ بن سکتا ہو۔ سر مولوی محمد یعقوب صاحب کے ساتھ اس قدر مخالفت کا ہونا اس کی بیّن دلیل ہے کہ کانگریس اور ہندوازم کے توقعات اس ذات سے پورے نہیں ہوسکتے اور مسلمانوں کو جس حالت پر پہنچانے کی انہیں خواہش ہے اس کے لیے ان کا وجود سنگِ راہ ہے ہمیں ایسے شخص کی ہی ضرورت ہے جو ہندوؤں کی رَو میں نہ بہہ جائے اور کوئی اَثر اس کو اِسلامی مفاد کی حفاظت سے روک نہ سکے۔ اس وقت ہندو تدبر بہت گہری چال چل رہا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ روپیہ خرچ کرکے مسلمانوں سے اپنی مرضی کے نمائندے منتخب کرادیں اور اسمبلی میں ضعیف سے ضعیف بھی مسلم آواز باقی نہ رہے۔ مسلمانوں کو اس وقت بہت ہوش سے کام لینا چاہیے اور تجربوں کے بعد پھر ایسے حریفانہ پھندوں کا شکار نہ بن جانا چاہیے۔ اس لیے آپ اسلام اور مسلمانوں کی حمایت وخیر خواہی کو مدنظر رکھیے اور مولوی سر محمد یعقوب صاحب کو ووٹ دیجیے اور ان کے لیے ووٹ حاصل کرنے کی اپنے امکان تک کوشش کیجیے۔ والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ از مرادآباد

۱۶/اکتوبر ۱۹۳۴ء



(۲) بنام غیر معلوم الاسم

جناب مکرم وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ

ہندو حکومتوں کے یہ پہلے امتحان ہیں جو بہار اور گڑھ...میں ظاہر ہوئے اور ان تجربوں سے ہندو اس نتیجہ پر پہنچے کہ مسلمانوں کے قتل وغارت میں وہ بغیر کسی خطرہ کے کامیاب رہیں گے۔ ان امتحانوں سے ان کے حوصلہ بڑھ گئے اور ان کے لیڈر ہر دَم اشتعال انگیزی میں مصروف ہیں مگر یہ واقعات مسلمانوں کے لیے تازیانۂ عبرت ہیں اور اس جرم کی سزا ہیں کہ مسلمانوں نے خداوند عالم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہندوؤں سے دوستی اور محبت کی تھی، اور ان کے ساتھ وداد واتحاد کے رشتے جوڑے تھے، ان پر اعتماد رکھتے تھے، اور ہندوؤں کی غلامی میں اپنی عزت جانتے تھے اور ابھی تک بہت سے اسی مصیبت میں گرفتار ہیں۔ ایسے ہولناک مظالم کے بعد بھی ان کی آنکھیں نہیں کھلیں اور ان کے دلوں میں ان مظلوم مسلمانوں کی حالتیں دیکھ کر بھی رحم نہ آیا۔

قدرت کی طرف سے یہ ایک تنبیہ ہے اور ہر عہد میں قدرت کی طرف سے تنبیہات ہوتی رہی ہیں جو قومیں ایسی تنبیہات سے عبرت حاصل کر کے اپنی حالتیں درست کر لیتی ہیں قدرت ان کی اعانت فرماتی ہے۔ اور ان کے مرتبے بلند ہو جاتے ہیں۔

اگر اس وقت مسلمان توبہ واستغفار کر کے اسلام کے احکام کو اپنا دستورِ زندگی بنالیں اور اپنی ہر اَدا وضع عمل اور ہر شعبہ جات میں اسلام کے احکام پر عامل ہو تو بہت جلد حالت بدل جائے اور پستی و بے بسی کی بجائے ان کی قوت شوکت سطوت کے علم لہراتے نظر آئیں۔

ان واقعات نے سبق دیا ہے کہ مسلمان جہاں بہت اقلیت میں ہیں وہ سمٹ کر ایک ہو جائیں۔ ہر ہر مقام پر حلقے قائم کر کے ایک اسلامی بڑی بستی بنائیں جس میں قرب وجوار کے تمام مسلمان یک جا آباد ہوں۔ اپنا صوبہ چھوڑ کر دوسرے صوبے میں جانے کی ضرورت

نہیں۔ اتنا کافی ہے کہ چھوٹی چھوٹی بستیوں کو ملا کر جابجا بڑی بستیاں بنائی جائیں۔ اور اپنی حفاظت کا سامان اپنے پاس رکھا جائے۔ نمازوں کی پابندی کی جائے اور حفاظتی تدبیریں باہمی مشورے سے عمل میں لائی جائیں۔ اس طرح مسجدیں بھی محفوظ ہوسکیں گی۔ اور خطرے بھی دُور ہوجائیں گے۔ ان شاء اللہ الرحمٰن۔ پھر مجمع کر کر کے حکومت سے مطالبے کیے جائیں کہ مسلمان جان و مال کا اتنا بڑا نقصان اٹھا چکے ہیں جس کی مثال تاریخ میں نہیں ہے۔ اس کا سبب یہی تھا کہ وہ ہندوؤں کو اپنا ہمسایہ سمجھتے تھے۔ ان پر اعتماد رکھتے تھے۔ متفرق طور پر ہندوؤں کی بستیوں میں چھوٹی چھوٹی تعداد میں آباد تھے۔ مسلمان جنگ جُو نہ تھے۔ ان کے پاس سامان حرب تو کیا اپنی حفاظت کی بھی کوئی تدبیر نہ تھی۔ ہندو منظم تھے مسلح تھے۔ مسلمان ان کے حملوں سے اپنے آپ کو نہ بچا سکے۔ حکومت نے کیا انتظام کیا ہے کہ آیندہ ایسا واقعہ پیش نہ آسکے۔ حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا جائے کہ مسلمان نہایت خوف زدہ ہیں۔ انہیں اپنے حفاظت جان و مال کے لیے ہر قسم کے اسلحہ رکھنے کے لیے عام اجازت دی جائے یا سارے صوبے کے کل ہتھیار ضبط کر لیے جائیں اور کسی کو ایسے ہتھیار رکھنے کی اجازت نہ دی جائے جو ہلاکت کا باعث ہوسکتے ہیں اور تمام لائسنس ضبط کر لیے جائیں۔ مسلمانوں کو اپنی یکجائی بڑی بستیاں قائم کرنے میں مدد دی جائے۔ یہ مطالبے جاری رکھے جائیں اور بار بار کیے جائیں۔ وزیر اعظم سے بھی صوبے کے گورنر سے بھی وائسرائے اور وزیر ہند سے بھی اور برطانیہ کے بادشاہ سے بھی۔

اپنی تنظیم خود کرو، اپنے نوجوانوں کو ورزشیں کراؤ۔ ان میں باہمی ہمدردی کے جذبے پیدا کرو۔ دشمن سے محفوظ رہنے کی تدابیر سوچو اور عمل میں لاؤ اپنے ہر کمزور اور حاجت مند کی امداد کرو اور سمجھو کہ ہم خود اپنی مدد کریں گے۔ اللہ پر بھروسہ رکھو ہمت نہ ہارو اور جو کچھ کرو اس سے آل انڈیا سنی کانفرنس کے مرکزی دفتر کو مطلع کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے۔ والسلام۔

بحکم حضرت صدرالافاضل صاحب مدظلہ۔

۹؍نومبر ۱۹۴۶ء



(۳)بنام غیر معلوم الاسم

فرائض کی پابندی، معاملات میں دیانت وانصاف، کمزوروں پر رحم، بزرگوں کی توقیر، مصیبت میں دستگیری، مسلمانوں کے ساتھ دوستی محبت، مذہب کی پاسداری، اہل سنت کی تائید، اورتمام فرقوں سے علاحدگی، منہیات وممنوعات شرعیہ سے اجتناب لازم سمجھیں، مسلمانوں سے بہ کشادہ ملیں، مہمانوں کی خاطر کریں، کسب حلال کی سعی کریں، اپنے اقارب کے حقوق کا پورالحاظ رکھیں، موت سے غافل نہ رہیں، اکثر اوقات یادخدا میں مصروف رہا کریں، خدامیسر کرے تو پچھلی شب کا ذکر بہت نافع ہے، روزانہ تین سومرتبہ یہ درودشریف پڑھ لیا کریں۔

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آل سیدناو مولانامحمد کماتحب وترضی له.

اللھم صل وسلم علی سیدناو مولانامحمدوعلیٰ آل سیدناو مولانامحمدبعدد کل معلوم لک

ہرمصیبت میں درودشریف کام آتا ہے۔

لا الہ الاالله محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کا وِرد رکھیں۔روزانہ سوتے وقت عمر بھر کے گناہوں سے توبہ کرکے باوضوسویا کریں عشاء کی سنت اوروتر کے درمیان داڑھی میں کنگھی کرتے جائیں، اور گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھیں تو ان شاء اللہ آنکھوں کی تکلیف اورقرض کی مصیبت سے امن ہو۔

دعا

اعوذبالله من الفضیحتین ومن ظلمة العینین ومن عذاب الدین بحرمة جدالحسن والحسین صلی الله علیه وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز سے ہر شخص سے اپنے جان و مال سے اولاد سے سب سے زیادہ محبوب و پیارا جانے میلاد پاک کی محفل میں شرکت کو باعث برکت سمجھیں اور اکثر اوقات حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام، کے احوال کریمہ کے ذکر و مطالبہ میں رہا کریں۔ تاریخ حبیب الٰہ دیکھتے رہیں۔ اگر کوئی حاجت پیش آجائے تو رکعت نفل پڑھ کر حضرت اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کے حضور اس کا ثواب ہدیہ کریں اور بعد ایک سو ایک مرتبہ درود شریف کے خدواند عالم سے اپنی حاجت مانگیں۔

جمعہ کے روز نماز فجر سے قبل ایک ہزار اکہتر (1071) مرتبہ ''یاغنی'' اول و آخر درود شریف کے ساتھ کشائش رزق کے لیے بہت مجرب ہے۔

باذن اللہ تعالیٰ مقدمہ وغیرہ سے خلاصی کے لیے اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں **افوض امری الی اللّٰہ ان اللّٰہ بصیر بالعباد** کا وِرد بہت نافع ہے۔ قرض سے جہاں تک ممکن ہو بچیں اور تجارت میں سعی کریں۔ اللہ سبحانہ حافظ و ناصر رہے۔

فقیر کو اپنی دعاؤں میں شامل کرلیا کریں اور فقیر کی تصانیف مطالعہ میں رکھیں۔ بالخصوص فقیر کی تفسیر خزائن العرفان پڑھا کریں۔ والسلام

فقیر محمد نعیم الدین عفی عنہ

مراد آباد چوکی حسن خاں یوپی



مکاتیب مشاہیر

بنام

صدرالافاضل

(الف)

گرامی نامہ اعلیٰ حضرت

(۱)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بملاحظہ مولاناالمکرم حامی السنن ماحی الفتن مولاناحافظ حکیم محمدنعیم الدین صاحب جعلہ اللّٰہ تعالیٰ کاسمہ نعیم الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

الحمدللہ حضرت مولانا محدث سورتی نے تصدیق فرما کر بھیج دی۔اب آپ مع ان جملہ طلبہ کے جوجلسہ انجمن نعمانیہ میں تشریف لے گئے تھے اس پر مہریں فرما کرفورافورا بے رنگ میرے پاس ارسال فرمایئے۔

مولانا مکرمنا مولوی معین الدین صاحب سے سلام مع الاکرام۔

کیامُلّاً اشرف صاحب نے یہ جواب دیا کہ وہابیہ خذلھم اللہ تعالیٰ کاوہ رسالہ ابھی چھپا ہی نہیں جس کے چھپنے کی وہ خبر لائے اورفقیر نے بہ تاکید اسے منگانے کو کہہ دیا تھا۔والسلام

فقیراحمد رضا قادری عفی عنہ

سوم جمادی الآخرہ ۳۰ھ یوم الثلا ثاء



(۲)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولٰنا المبجل المکرم ذی المجد والکرم حامی السنن ماحی الفتن

جعل کاسمہ نعیم الدین . السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

ان للّٰہ مااخذو مااعطٰی وکل شی ء عندہ باجل مسمیٰ انمایوفی

الصبرون اجرھم بغیر حساب وانماالمحروم من حرم الثواب

غفر اللّٰہ لمولانامعین الدین ورفع کتابہ فی علیین وبیض وجھہ

یوم الدین والحقہ بنبیہ سیدالمرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ وبارک

وسلم علیہ وعلیٰ اٰلہ وازواجہ اجمعین واجمل صبرکم واجزل

اجرکم وجبر کسرکم ورفع قدرکم آمین.

یہ پرملال کارڈ روزِ عید آیا۔ میں نمازعید پڑھنے نینی تال گیا ہوا تھا۔ شب کو بے خواب رہا تھا اور دن کو بے خور وخواب۔ اور آتے جاتے ڈانڈی میں چودہ میل کا سفر۔ دوسرے دن بعد نماز صبح سو رہا، سو کر اٹھا تو یہ کارڈ پایا۔ اس وقت یہ تاریخیں خیال میں آئیں۔ ایک بے تکلف قرآن عظیم سے اور ان شاءاللہ تعالیٰ فال حسن ہے۔ دوسری حسب فرمائش سامی فارسی میں مگر دو شعر کے لیے فرمایا تھا یہ پانچ ہو گئے۔ اور مادے میں ایک کا تخرجہ کرنا ہوا، جس کا میں عادی نہیں مگر اس میں کوئی لفظ قابل تبدیل نہ تھا لہٰذا یوہیں رکھا۔ اور اسی روز سے مولانا المرحوم کا نام تابقائے حیات ان شاء اللہ تعالیٰ روزانہ ایصال ثواب کے لیے داخل وظیفہ کرلیا۔ وہ تو ان شاءاللہ بہت اچھے گئے مگر دنیا میں ان سے ملنے کی حسرت رہ گئی۔ مولیٰ تعالیٰ آخرت میں زیر لوائے سرکار غوثیت ملائے۔ آمین اللّٰھم آمین.

تاریخ از قرآن عظیم

رِزقُ رَبِّکَ خَیر

۱۳۳۹ھ

یک شہادت وفات در رمضاں
مرگِ جمعہ شہادتِ دگر ست
مرضِ تپ شہادتِ سو میں
بہر ہر سہ شہادت خبر ست
در مزار ست چشم وا یعنی
پئے دیدارِ یار منتظر ست
مردہ ہر گز نہ معین الدین
کہ ترا چوں نعیم دیں پسر ست
از رضا سال بے سرا ہمال
قرب صدق ملیک مقتدر ست

۱۳۳۹ھ

شب عید کی بے خوابی اور دن کو بیخور وخواب اور دوہرے سفر کا پیچ وتاب۔ اس کے سبب کل شام تک حالت ردی رہی۔ میں قابل حاضری ہوتا تو سر سے چل کر مزار کی زیارت اور آپ کی تعزیت کرتا۔ مصطفیٰ رضا کل صبح بریلی گئے میں نے کہہ دیا ہے کہ تعزیت کے لیے حاضر خدمت ہوں۔ کل شام تک طبیعت کی بہت غیر حالت نے اس نیاز نامہ میں تعویق کی۔ اور آج اتوار تھا لفافہ نہ مل سکتا تھا اب حاضر کرتا ہوں۔ والسلام مع الاکرام۔

سب احباب کو سلام۔
شب پنجم شوال مکرم ۳۹ھ از بھوالی۔
[السواد الاعظم مرادآباد ماہ رمضان ۱۳۳۹ھ صفحہ ۲۰ تا ۲۴]



مکتوب قاضی احسان الحق نعیمی

تعارف

قاضی احسان الحق بن قاضی امیر الحق محلّہ شیخیاپور بہرائچ میں پیدائش ہوئی۔ابتدائی تعلیم مقامی مدرسہ میں حاصل کی۔بعد میں جامعہ نعیمیہ میں داخلہ لیااور وہاں دیگراساتذہ کےعلاوہ خاص کرصدرالافاضل سے اکتساب علم کیا۔۶ رشعبان المعظم۱۳۳۳ھ مطابق ۲۰ر جون ۱۹۱۵ءکو جامعہ سے سندفضیلت حاصل کی۔اور دستار سےنوازے گئے۔

حضوراشرفی میاں سےشرف بیعت حاصل کیا۔مذہبی،ملی،سماجی،سیاسی،اوراَدبی ہر میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔جماعت رضائے مصطفٰی،اور سنی کانفرنس وغیرہ تنظیمات میں رکن رکین کی حیثیت سے شامل رہے۔تمام تحریکات میں خوب سرگرم رہے۔ ردِ وہابیت ودیوبندیت سے خاص شغف تھا۔دبدبہ سکندری،رامپور،الفقیہ اخبارامرتسر، ماہنامہ السوادالاعظم،یادگارِرضاوغیرہ اخبارات ورسائل میں اپنی تحریرات کے ذریعے قلمی خدمات میں بھی حصہ لیا۔بہت سےغیر مسلموں کوداخل اسلام کیا۔بہت سے مناظروں میں شرکت فرمائی۔میدان خطابت میں انفرادی حیثیت کے مالک تھے۔صدر الافاضل سے بہت لگاؤ تھا۔حضرت کےساتھ بہت سےسفر کیے۔

بہرائچ میں بھی بحیثیت مفتی خدمات انجام دیں۔افسوس حضرت پراب تک تفصیل سےنہیں لکھا گیا۔یہی وجہ ہے کہ حضرت کی ولادت اوروصال اوران کےذاتی حالات سے لوگ واقف نہیں ہیں۔



مکتوب

مخدومی زید مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ مزاج گرامی

عدیم الفرصتی کا عذر کسی طرح بھی قابل پذیرا نہیں ہوسکتا ہے۔اس لئے اپنی کوتاہ قلمی پر اظہار افسوس کرتا ہوں۔اور اس سے جو آپ کو تکلیف ہوئی اس کی معذرت کرتا ہوں۔

یہاں کی حالت کچھ اشارتاً پہلے عرض کرچکا ہوں۔واقعہ یہ ہے کہ جب سے میں آیا ہوں ایسی حالت یہاں کی کبھی نہیں دیکھی۔ باقی دینے والوں میں سب کم ایسے ہوں گے جنہوں نے ......بمشکل وصول ہوئے۔ بہت ایسے ہیں جنہوں نے بالکل انکار کردیا۔ایسی صورت میں نئے اشخاص کو بہم پہنچا کر رقم گزشتہ پورا کرنے کی کوشش آسان کام نہ تھا۔اس کے لیے جتنی جدوجہد کرنی پڑی ہوگی۔اس کا اندازہ جناب کو ضرور ہوگا۔بہرحال جس قدر انسانی کوشش ممکن تھی کی گئی اور کی جارہی ہے۔منشی عبدالعزیز خاں صاحب نے جتنی کوشش فرمائی۔اس سے زیادہ ناممکن ہے۔کل ان شاء اللہ تعالیٰ یک صدروپیہ کا مزید بیمہ حاضر خدمت کروں گا۔کچھ وعدے ہیں جو ۳/ مارچ تک پورے ہوں گے۔اگر رقم موعودہ وصول ہوگئی،تو اشک شوئی ہوجائے گی۔حاجی محبوب احمد صاحب تشریف لائے اور لے بھی گئے جس انتظام سے وہ آئے تھے میرے خیال میں آج تک کوئی شخص کلکتہ میں نہیں آیا۔ ....اعلیٰ حضرت سے خطوط لائے۔ایک حکیم صاحب کو ہمراہ لائے جن کے کچھ واقف حال لوگ کلکتہ میں تھے۔ایک مولوی صاحب بھی ہمراہ آئے تھے جو کلکتہ میں کسی دوسرے مدرسہ کی جانب سے بارہا چندہ کرچکے ہیں اور کچھ عرصہ تک کلکتہ میں رہ بھی چکے ہیں اور لوگوں سے خوب واقف ہیں دہلی کے بڑے بڑے تاجروں کے خطوط کلکتہ کے تاجروں کے نام لائے تھے اور ان کو مدرسہ کے صدر مدرس اور متولی دہلی سے برابر کلکتہ کے تاجروں کے نام تار وخطوط بھجواتے رہے۔ایسی صورت میں انہیں بہت بڑی کامیابی ہونی چاہیے مگر میں اندازہ کرتا ہوں کہ وہ رقم چندہ دوسو تک بھی نہ پہنچا سکے ہوں گے۔رُوداد سال گزشتہ اور

اشتہارات وغیرہ بھی وہ کافی مقدار میں لائے تھے۔ اگر وہ آپ سے ملیں گے تو کلکتہ کے صحیح حالات ان سے معلوم ہوں گے۔ یہاں کچھ کام اول عشرہ میں اور کچھ آخر عشرہ میں ہونا ہے۔ بس ان دونوں کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ درمیان میں جو وقت تھا وہ بھی ضلع بھاگلپور میں صرف ہوگیا۔ وہاں سے مزید کیا بلکہ...کے برابر رقم نہ وصول ہوئی۔ بعض لوگوں نے بعد عید بھیجنے کا وعدہ کیا ہے مگر میں اسے وعدہ ہی وعدہ سمجھتا ہوں البتہ اس سے تو آج کی چرم قربانی کی تحریک کافی ہے۔ اگر اس موقع پر اپنا کوئی شخص آ گیا تو کیا عجب ہے کہ اچھی رقم مل جائے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ بقیہ رقم کے وصول کے لیے مجھے دو ایک روز کے لیے بھاگل پور پھر جانا چاہیے۔ شہر بھاگل پور میں قلت وقت کے باعث کوئی کام نہ کیا جا سکا۔ مولوی عبدالعزیز خاں صاحب نے مدراس، رنگون، حیدرآباد خطوط لکھے اور تاکید کی کہ تار ہی جواب ہے تاکہ میں وہاں جاؤں مگر اب تک کہیں سے جواب نہیں آیا اور نہ آیندہ اُمید۔

حاجی محمد علی صاحب..کے پاس آپ کا خط انہوں نے مع...کے بھیج دیا تا ہنوز جواب نہیں آیا۔ ان کا کچھ یہ ہی خیال تھا کہ خط کو میں لے کر بمبئی جاؤں۔ میں نے تمام باتیں ان کی رائے پر چھوڑ دی تھیں...انہوں نے خط کا بھیجنا ہی مناسب سمجھا۔ اب براہ مہربانی مندرجہ ذیل اُمور کے جلد جواب روانہ فرمائیے۔

(۱) ۳؍مارچ تک چوں کہ قیام ضروری ہے اس لئے ۳؍مارچ کے بعد میں کس طرف جاؤں۔؟

(۲) آپ بنگال کا سفر فرمائیں گے یا نہیں؟ بصورت اول کن تاریخوں میں یہ سفر ہوگا۔؟

(۳) رانی گنج کا جلسہ ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو کب اور کن تاریخوں میں؟

میرا آئندہ پروگرام آپ کے جواب پر منحصر ہے۔

۴؍مارچ کو میں کلکتہ چھوڑ دوں گا بلا ضرورت بار خاطر مناسب نہیں ہے۔ میرے ذہن میں اس وقت یہ پروگرام ہے کہ یہاں سے سیلام گھوڑ دوڑوں وہاں سے ضلع مونگیر

جاؤں۔ وہاں سے ضلع بھاگلپور واپس آؤں اور شہر میں ہی کچھ کوشش کروں یا پہلے بھاگلپور جاؤں پھر سیلام وغیرہ۔ میں آپ کے ....کی تغلیط کے خیال سے نہیں بلکہ اَمر واقعہ کے اظہار کے طور پر یہ گزارش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ جناب نے میرے کلکتہ پہنچنے کے متعلق جو تاریخ کا تعین فرمایا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔ میرے خط میں تاریخ اور ڈاک خانہ کی مہر چار یا پانچ تاریخ کی ہوگی۔ میں نے بندھو کی بیوی کے جنازہ میں شرکت کی جس کا میں نے خط میں ذکر بھی کر دیا تھا۔ اور یہ واقعہ ۴؍تاریخ کا تھا چونکہ تاخیر سے میری پوری غفلت ظاہر ہوتی ہے۔ اس لیے اتنا عرض کرنے کی جرأت کی گئی ورنہ جو آپ رائے قائم فرمائیں صحیح ہے۔ مکان کے ایک خط سے معلوم ہوا کہ جناب نے بہرائچ بھی کوئی تاکیدی گرامی نامہ ارسال فرمایا تھا۔ مگر میں اس کے پہنچنے سے پہلے کلکتہ پہنچ گیا تھا۔ اس میں ذکر نہیں کہ میں یکم کو نہ پہنچ سکا، اور دو روز کی تاخیر ہوگئی۔ مگر آپ اسے باوَر فرمائیں کہ یہ تاخیر ناگزیر تھی۔ کثرت بارش نے بالکل جانا بند کر دیا تھا۔ اور اتنی بھی مہلت نہ ملی کہ میں شہر تک پہنچ سکتا۔ بہر حال عرض حال کے طور پر یہ عرض کر دیا اور وہ بھی بہت ڈرتے ڈرتے کہ خدانخواستہ یہ عرض حال خلاف مزاج نہ ہو۔ میں نے دواور کی ....کفارہ دے دیا ہے۔ جس کے عرض کے لیے ضرورت نہیں۔ آیندہ کے لیے پروگرام فوراً روانہ فرمائیں۔

ایک بات اور بھی عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ بھی بدرجہ مجبوری۔ وہ یہ ہے کہ نثارالحق وغیرہ کا خیال ہے کہ عبدالحق کا نکاح یکم اپریل سے موخر کر دیا جائے۔ اس کے نکاح میں کچھ عجب پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں جس کا علم جناب کو ہے۔ انہیں لکھ دیا ہے کہ اس مرض سے سبکدوشی حاصل کر لی جائے۔ اگر ممکن ہوا تو میں بھی شرکت کر لوں گا۔ اگر انہوں نے نکاح کا فیصلہ کر لیا تو پھر جیسی رائے ہوگی عمل کیا جائے گا اور جو تاریخ آپ مناسب سمجھیں گے مقرر کر دی جائے گی۔ اس وقت صرف نکاح ہوگا میری شرکت ایسی صورت میں کہ کام کا حرج ہو غیر لازمی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کام ملتوی کر دیا جائے آپ براہ مہربانی جلد سے جلد جواب روانہ فرمائیں تاکہ مجھے جواب خط کے انتظار میں زیادہ قیام نہ کرنا پڑے۔

کیا آپ اجازت دیں گے کہ آئندہ اگر کچھ ملے تو میں بھی مکان بھیج دوں۔ یا جیسی صورت آپ تجویز فرمائیں۔ یکم اپریل ۱۹۲۹ء سے جہاں تک مجھے یاد ہے مندرجہ ذیل رقوم مجھے وصول ہوئیں۔ آپ حسابات ملاحظہ فرمالیں۔ آخر ماہ ۲۹ء تک حساب ..ہے۔

............۲۹ء میں جب میں رخصت پر آیا رخصت رعائتی ڈیڑھ ماہ فروری تک۔ بزمانہ اپریل ۲۹ء ۲۱ یوم بماہ اکتوبر ۱۴ یوم (علاوہ بلرام پور) بزمانہ علالت ...۱۰ یوم۔

آپ بھی اپنے کاغذات نکال کر دیکھ لیں شاید ایک آدھ یوم کی کمی بیشی ہو۔ سال ۳۰ء کی رخصت ۳۰ء میں محسوب ہوگی۔

میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے ہر ایک بات کا کافی جواب دے دیا
خدمت گاران اعلیٰ حضرت سے آداب...گزارش
آپ کا احسان نعیمی
۲۶/فروری ۲۶ء

مکتوب اسمعیل منھوری

بسم الرحمٰن الرحیم

ازمنہو رتھانہ

بخدمت شریف ناظم صاحب دامت برکاتہ صدر دفتر آل انڈیاسنی کانفرنس، مرادآباد

مزاج مبارک!!! آج مورخہ ۲۸ نومبر ۵۴ء کو قصبہ منہو رتھانہ کی جامع مسجد میں آل انڈیا سنی کانفرنس....قائم کرنے کے لیے حاضر شو دافراد میں سے مندرجہ ذیل اشخاص کو منتظمہ کمیٹی... چنا گیا۔

مولانا شبیر احمد صاحب، صدر
منشی سبحان خاں صاحب، نائب صدر
بندہ ناچیز محمد اسمعیل، سیکرٹری
منشی مقتدر علی صاحب، نائب سیکرٹری
سید محراب علی صاحب، خزانچی
محمد اسمعیل سیکرٹری، قصبہ منہو رتھانہ۔



مکتوب ڈاکٹر اقبال احمد قادری

تعارف

ڈاکٹر محمد اقبال قادری بن محترم بن عبدالشکور یکم جون ۱۹۲۸ء میں پیدائش ہوئی۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ رٹائیرڈ منصرم ججی مین پوری، دستاویز نویسی ومترجم دستاویزی پیشہ اختیار فرمایا۔ حضور اشرفی میاں سے شرف ارادت حاصل کیا۔

مذہبی وملی بہت سی تنظیمات میں حصہ لیا اور سنی کانفرنس مین پوری، انجمن خدام ملت وغیرہ مشہور تنظیمات میں رکن کی حیثیت سے شامل رہے۔

منزل [مطبوعہ] بلندی۔ حضرت جگر مرادآبادی مین پوری میں! [اردو، ہندی]، مقصد شہادت، نذرانہ عقیدت کتابیں یادگار چھوڑیں۔

۱۶ر جون کو دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔



مکتوب

صدر دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس کے اعلان کے مطابق مورخہ ۱۶؍اپریل بروز سہ شنبہ بعد نماز مغرب قبلہ حکیم محمد احمد صاحب علوی مدظلہ کے دولت کدہ پر اراکین کمیٹی اہل سنت والجماعت اور خدام ملت کی ایک مجلس انتظامیہ منعقد ہوئی۔ جس میں علاوہ اراکین کمیٹی کے شہر کے بااثر حضرات نے بھی شرکت کی۔ ساڑھے آٹھ بجے کارروائی کمیٹی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے سید اوصاف نبی صاحب جنرل سیکرٹری انجمن اہل سنت والجماعت نے مجلس کے منعقد ہونے کی وجہ اور سنی کانفرنس کے مقاصد عظمیٰ پر مختصر روشنی ڈالی۔

ازاں بعد قبلہ حکیم صاحب نے جو دعوت نامہ بنارس آل انڈیا سنی کانفرنس کا آیا تھا پڑھ کر سنایا۔ جس کو ہر شخص نے بہت غور سے سنا۔ اور سنی کانفرنس کے مقاصد عظمیٰ پر پُر جوش لبیک کہا، اور ہر شخص نے قرطاس رکنیت بھر کر یہ عہد کیا کہ وہ **جمهورية العالية الاسلامية** آل انڈیا سنی کانفرنس کی خدمت کو موجب سعادت دارین جانتا ہے۔ دین کی حمایت، مذہب کی حفاظت، برادران اسلام کے ساتھ محبت، دشمنان اسلام اور تمام فرق ضالہ مثلاً روافض، خوارج، وہابیہ، گاندھویہ، احراریہ اور خاکسار وغیرہم سے مداہنت، اسلام سنیت کی تبلیغ واشاعت ضروری اور مسلمانوں کی ہمدردی وخیر خواہی فرض سمجھتا ہے۔

جمعية العالية الاسلامية کے اغراض ومقاصد جس نے پڑھے ہیں وہ ان سے متفق ہے۔ اوران سب کے لیے ہر ممکن سعی کام میں لائے گا اور اپنے مقدور تک کسی خدمت سے دریغ نہ کرے گا۔ اس کے بعد یہ طے پایا کہ ہم لوگوں کا فرض ہے کہ شہر کے تمام سنی حضرات کو سنی کانفرنس کا ممبر بنائیں۔ چنانچہ اس رائے پر عمل کرنے کے لیے ہر محلّہ کے دو دو ذمہ دار شخصوں کو منتخب کیا گیا۔ تاکہ وہ ممبر سازی کریں۔

اب یہ سوال درپیش تھا کہ سنی کانفرنس کی جانب سے کون کون نمائندے بنارس

روانہ کیے جائیں؟ لہٰذا بالاتفاق رائے طے پایا کہ قبلہ حکیم صاحب سے بہتر کوئی اس فرض کو انجام نہ دے سکے گا۔ لہٰذا ان سے عرض کیا گیا جس کو موصوف نے بڑی خوشی سے باوجود اپنی مصروفیات کے منظور فرمالیا۔

اب قبلہ حکیم صاحب ہی مین پوری سنی کانفرنس کے نمائندے کی حیثیت سے بنارس میں تشریف لے جائیں گے۔ یہ بھی طے پایا کہ اس کی ایک نقل اخباران دبدبۂ سکندری، الفقیہ، سعادت لائل پور پنجاب کو روانہ کی جائے اور ایک نقل صدر دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس کو بنارس بھیجی جائے۔ اس کے بعد یہ مجلس انتظامیہ قریب ۱۲ بجے قریب شب برخاست کی گئی۔

ہمیں یہ لکھتے ہوئے بہت افسوس ہوتا ہے۔ کہ ہم طلباء رضا کاران انجمن خدام ملت بوجہ امتحان سالانہ اس اجلاس بنارس کی سعادت سے محروم رہے۔

یہ سچ ہے کہ ہم لوگ مین پوری میں ہوں گے مگر ہمارے دل بنارس کے شان دار اجلاسوں پر لگے ہوں گے جہاں یہ مبارک اجتماع علماء کرام ومشائخ عظام کا ہوگا۔

اقبال احمد قادری
جوائنٹ سکریٹری انجمن خدام ملت مین پوری



مکتوب مولانا اکبر خاں

تعارف

مولانا اکبر خاں بن انور خاں کی پیدائش ۱۹۰۹ء کو ادیپور میں ہوئی۔

میرٹھ علی گڑھ اور ادیپور انجمن اسلامیہ میں تعلیم پائی۔۱۹۳۳ سے وہیں تدریس کی خدمات انجام دی۔حضور مفسر اعظم ہند سے شرف ارادت حاصل تھا۔اوران سے شرف اجازت وخلافت بھی حاصل ہوئی۔حضور حجۃ الاسلام اور خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت،قطب میواڑ مفتی ظہیر الدین سے بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔

۱۹۴۵ میں استاد گرامی قطب میواڑ کے حکم سے ڈونگر پور پہنچے اور وہیں رہتے ہوے مذہبی ملی سیاسی سماجی ادبی خدمات انجام دیں۔متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔

۲۹/جمادی الثانی بروز منگل مطابق ۲۴/جون ۲۰۰۹ء کو وصال ہوا،اور بروز بدھ کو تدفین عمل میں آئی،اور ڈونگر پور ہی میں آپ کا مزار شریف ہے۔

مکتوب

ریاست اودیپور میواڑ راجپوتانہ

بخدمت فیض درجت حضرت مولانا مولوی مفتی حکیم قبلہ نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم

بعد ماھوہوالمسنون: گزارش آں کہ آپ کے خطوط اورشتہارات متعلق سنی کانفرنس موصول ہوئے۔ یہاں کے علماء ومشائخ نے نہایت خوشی کے ساتھ اس تحریک پر لبیک کہا اور اس کی حمایت کے لیے ہروقت تیار ہیں۔لہٰذا آپ قرطاس ممبری روانہ فرمائیں۔

اوراخبارات وحدت والامان والفقیہ میں یہ خبر شائع فرمادیں کہ جملہ ریاست اودیپور میواڑ کے سنی مسلمان سنی کانفرنس کے زبردست حامی ہیں۔تکلیف گوارا فرما کر مطلع فرمائیں کہ سنی کانفرنس کہاں کہاں قائم ہوئی اور کون کون سے سنی علماء کانفرنس میں شرکت فرما چکے ہیں۔فقط

نیاز آگیں محمد اکبر خاں

صدر مدرس مدرسہ دارالادب ،اودیپور میواڑ راجپوتانہ

بخدمت فیض درجت حضرت صدرالافاضل مولانا مولوی حکیم نعیم الدین صاحب

مدظلہ مرادآباد یوپی



مکتوب ایم ٹی اسرار احمد

(۱)

۱۹۴۵/۱۲/۱۸

محترم ذوالمجد والکرم زید لطفہ السلام علیکم

بفضل المولیٰ تعالیٰ مندرجہ ذیل جگہوں میں سنی کانفرنس کی شاخیں اور بنارس کانفرنس کی کامیابی کے لیے چندہ سے کامیاب ہوا ہے۔

(۱) شہر کوٹہ۔ جناب حکیم کریم بخش صاحب پروفیسر شفاء الہند محلّہ گھنٹہ گھر کوٹہ راجستھان، ناظم سکریٹری

(۲) مولانا محمد ادریس خطیب جامع مسجد و قاضی شہر چھاؤنی نصیر آباد ڈاکخانہ چھاؤنی نصیر آباد اجمیر، صدر

(۳) مولانا مولوی عبدالحفیظ صاحب صدر پہلی بھیت والے عربک معلم انگریزی کالج بوندی ریاست بوندی، صدر

(۴) محمد یحییٰ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ سانگود کوٹہ اسٹیٹ ڈاکخانہ سانگود، ناظم

(۵) وکیل حیدر حسین صاحب کلیرہ کوٹہ اسٹیٹ، صدر

(۶) منشی محمد اسمٰعیل خان ولد پیر ابراہیم قصبہ منہور تھانہ کوٹہ اسٹیٹ، ناظم

(۷) بشیر احمد خان ولد رسول خان منہور تھانہ کوٹہ اسٹیٹ، نائب صدر

(۸) قاضی محبوب اللہ جامع مسجد منہور تھانہ کوٹہ اسٹیٹ، صدر

(۹) منشی وکیل خیر محمد صاحب خان پور کوٹہ اسٹیٹ، ناظم

ان اراکین کے ساتھ مندرجہ مذکورہ جگہوں میں شاخیں قائم ہوئی ہیں۔لہٰذا آپ ان کے ساتھ بذریعہ خط و کتاب ہمدردی ہر طرح کر دیجئے۔ ہر ایک ضروری بات پر اطلاع فوراً

دی جائے۔ اور اولاً ان کو اس بات پر آمادہ کر دیجئے۔ کہ دبدبہ سکندری اور الفقیہ خریدیں، جب تک نہ خریدیں آپ....خط کو نہ روکیں۔ آپ کے گرامی نامہ.....اگر چہ کارڈ پر ہی ہو سہی ضرور بار بار تحریر فرمائیں۔ ان سب مندرجہ کارکنوں سے دریافت کر کے ان کی ضروریات کی چیزیں برائے اشاعت روانہ کر دیجئے۔ جلد جواب عنایت فرمانا۔ کہ بندہ کو اب کدھر جانا چاہیے۔ اور کوئی کام جو سنی کانفرنس کی بابت ہو اطلاع فرمانا۔ اور جو رقم بندہ سے دفتر میں وصول ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل بھی تحریر کرنا۔ اور فارم ممبری جو دفتر میں وصول ہوا ہے۔ نام مع ولدیت وسکونت کافی ہے۔ فقط

ایم، ٹی، اسرار احمد غفرلہ



(۲)

۷۸۶/۹۲

آج مورخہ ۷ر جنوری ۱۹۴۶ء بعد نماز عشاء بمسجد محلّہ چوبداران زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد عبدالرؤف صاحب آروی ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے مبلغ مولانا مولوی احمد صاحب ملیاری کی تحریک کے بعد مندرجہ ذیل حضرات کی یہ کمیٹی باقاعدہ منعقد ہوئی۔

(۱) حکیم سید اصغر علی صاحب: صدر

(۲) مولانا مولوی عبدالرؤف صاحب: نائب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ حنفیہ جودھپور

(۳) مولوی حافظ عبدالحمید صاحب سکریٹری

(۴) سید ریاض الحسن صاحب نائب سکریٹری

(۵) کے، ایم، غلام مصطفیٰ صاحب خزانچی

(۶) مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ حنفیہ جودھ پور

(۷)........

(۸) اللہ دیا خاں صاحب ولد علی احمد صاحب مرحوم

(۹) نذیر خاں صاحب ولد امیر احمد خاں صاحب مرحوم

(۱۰) محمد خاں صاحب ولد امیر خاں صاحب مرحوم

(۱۱) عبد اللہ صاحب ولد لعل محمد صاحب مرحوم

مولوی عبد الرؤف صاحب کے پاس دوسو رسید تیار ہیں لہٰذا ان سے جلد طلب فرمانا۔

فقط العبد ایم ٹی.... احمد غفر لہ اللہ

۴۶/۳/۳۱

از مالابار



مکتوب مولانا ایوب سہسرامی

۷۸۶

سہسرام محلّہ دائرہ

مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۴۶ء

حضرت سیدی دامت برکاتکم

قدمبوسی وتحیات مسنونہ.....بکمال ادب معروض

ضروری امر قابل گزارش یہ ہے ۔کہ سہسرام میں بحمداللہ تعالیٰ سنی کانفرنس محض حضور کی ادنیٰ توجہ سے قائم ہوگئی ۔اور ۱۷ر ماہ ادارہ کو مکمل ہوکر اسی سے عہدہ داران وغیرہ عمل میں آیا جس کے متعلق مفصل خط حضرت محدث صاحب سہسرامی تحریر فرما چکے ۔اس وقت حسب ذیل اُمور زیر غور ہیں اور محض اسی وجہ سے کاروائی رکی ہوئی ہے۔ بہت جلد مجھے مرحمت فرمائیں۔

(۱) یہ کہ سنی کانفرنس سہسرام ضلع شاہ باد (ارہ) کا الحاق صدر دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس میں کردیا جائے۔

(۲) سنی کانفرنس سہسرام کے لیے قرطاس رکنیت جو وہاں سے آئے ہیں ان کی تعداد صرف آٹھ ہے۔ ہمیں سر دست کم از کم پانچ سو چاہیے۔

(۳) فارم مذکورہ بالا جلد سے جلد بھیج دیں یا اگر قاعدہ نہ ہو تو ضروری..تحریر فرمائیں۔ کہ اس پر عمل کیا جائے۔

(۴) رسید بھی جو وہاں سے آئی ہے اس میں صرف پچاس ورق ہیں۔ یہاں کم از کم یہ بھی پانچ سو ہونا چاہئے اس کے بھی ۳...درکار ہے۔

(۵) جن لوگوں سے رکنیت کے فارم پر دستخط لیے جائیں گے اس کا ایک نمونہ فارم پر زید بکر کے نام سے بھر کر مکمل صورت میں بھیج دیں۔

(۶) رسید بھی اور قرطاس رکنیت کے سرنامہ پر **الجمعیة العالیة** تحریر ہے۔ یہاں قصبہ سہسرام کی یہ سنی کانفرنس قائم ہوئی ہے۔ یہاں کے لحاظ سے سرنامہ پر کیا عبارت ہوگی؟

(۷) اگر قرطاس رکنیت اور رسید بھی صدر دفتر سے نہ ملنے کا قاعدہ ہو اور ہر کانفرنس اپنے طریقہ پر چھپوائے تو براہ کرم پانچ سو قرطاس رکنیت اور پانچ سو رسید بھی چھپوا کر بہت جلد بذریعہ وی پی بھیجنے کا انتظام فرمائیں۔ یا مطبع کو چھاپنے کا آرڈر دے کر مطلع فرمائیں تا کہ جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو حاضر کر دیا جائے۔

محمد ایوب علی نائب ناظم سنی کانفرنس سہسرام

اسماء گرامی عہدہ داران سنی کانفرنس سہسرام

(۱) مولانا الحاج حکیم سید شاہ وصی احمد صاحب محدث سہسرامی، صدر
(۲) خاں صاحب مولوی محمد عمر علی خاں، نائب صدر
(۳) مولانا الحاج حکیم سید شاہ صلح الامر احمد صاحب، ناظم
(۴) مولانا سید شاہ عبد المغنی صاحب، نائب ناظم
(۵) محمد ایوب، نائب ناظم
(۶) حضرت سید شاہ نجیح الدین احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ بصیریہ سہسرام خازن

محمد ایوب عفی عنہ، نائب ناظم



(ب)

مکتوب مولانا بشیر الزماں

۸۶/

ضلع سنی کانفرنس، باندہ کا قیام

۶ مارچ ۱۹۴۶ء

۶/ مارچ ۱۹۴۶ء برمکان رحیم بخش صاحب باندہ سوداگر چوڑی ایک جلسۂ شوری ہوا۔ جس میں ناصر الاسلام مولانا قاری سید محمد عبدالسلام صاحب قادری ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس نے ایک مختصر آل انڈیا کانفرنس کے اغراض ومقاصد پر تقریر کی جس پر حضار جلسہ نے دلی تائید کرتے ہوئے علماء سنی کانفرنس پر اعتماد کا اظہار فرمایا، اور حسب ذیل منتظمہ کا انعقاد ہوا۔

صدر، مولانا سید عبدالسلام صاحب قادری

نائبین، مولوی حافظ سعید الدین صاحب چشتی صابری ومولوی حکیم خلیل احمد صاحب فضل......

ناظم، مولوی بشیر الزماں خاں صاحب چشتی نظامی صفوی بقائی

نائب ناظم، رحیم بخش صاحب سوداگر چوڑی

ناظم نشر، حافظ حبیب بخش واچ میکر

خازن، ولی محمد صاحب سوداگر پارچہ

ممبرانِ مجلس

ظہور محمد شاہ صاحب سوداگر تمباکو

پیر بخش صاحب دلکش

منشی ظہور احمد خاں صاحب

غلام محمد صاحب

قطب الدین صاحب چشتی صابری

محمد علی صاحب عطر فروش

منشی فیض بخش صاحب صفوی احسانی

عبدالعزیز خاں صاحب ٹیلر ماسٹر

مقبول احمد صاحب قادری

محمد موسیٰ ٹھیکیدار لاہوری

محمد ایوب لاہوری

منگل خاں صاحب سوداگر

منشی کرم الٰہی صاحب چشتی صابری

عزیز اللہ صاحب سوداگر

چودھری رسول بخش صاحب سوداگر

محمد بشیر الزماں خاں بقائی ناظم سنی کانفرنس باندہ

۶ مارچ ۱۹۴۶ء

نوٹ: قرطاس رکنیت، دستوراً ساسی رسید بھی نیز ہدایات متعلق سنی کانفرنس ارسال فرما کر ممنون فرمائیے۔

...کالون گنج

حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب

سجادہ نشین خانقاہ رضویہ

صدر صوبہ سنی کانفرنس مدرسہ منظر اسلام بانس بریلی

(انگریزی میں صدر الافاضل کا پتہ)



(پ)

مکتوب مولوی پی بی کنچا ازایڈاپلی

ازایڈاپلی مورخہ ۳؍اپریل

عالی مقام حضرت قبلہ صدرالافاضل دامت برکاتھم ناظم آل انڈیاسنی کانفرنس

السلام علیکم ورحمتہ کل میرے پاس شمالی ملیبار کا ایک شد مسمی ''تالپرمب''ایک خط ہماری زبان میں وہاں کے ناظم صاحب کی طرف سے وارد ہوا،جس کو اردوزبان میں تحریر کرکے دفتر میں ارسال کرنے کے واسطے میرے پاس بھیجا ہے۔لہٰذا اس خط کی اردوتحریر حاضر خدمت ہے۔اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنارس اجلاس کی بابت خبر بذریعہ اخبار ''دبدبہ سکندری'' کل ہی فقط میرے پاس موصول ہوا ہے۔لہٰذا بندۂ ناچیز حاضر ہونے سے مجبور ہوا،اس وجہ سے معذرت پیش کرتا ہے،اور ہر مجوزہ سنی کانفرنس،بنارس میں اپنا اعتماد و اتفاق ظاہر کرتا ہے۔خادم مولوی پی بی کنچالوایڈاپلی

خط کی اردوتحریر یہ ہے:

ازتالپپرمب

۸۶ے

۲۳؍۴؍۴۶ء

بحمدہ تعالیٰ کل مورخہ ۲۲؍اپریل ۴۶ء کو زیرصدارت جناب سید پی محمد کنج کویا صاحب مسجد سیدان حضرمی میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔جس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے اراکین عاملہ مندرجہ ذیل منتخب ہوئے۔

(۱) پی پی سید محمد بن سید محمد علی صاحب......صدر

(۲) کے سید محمد بن سید عبدالرحمٰن صاحب......نائب صدر

(۳) کے سید محمد عبدالاحد صاحب......ناظم

(۴) پی پی سید احمد بن سید محمد پوکویا صاحب.....خزانچی
(۵) مولوی کے کنج احمد صاحب......مبلغ
اور باقی دس اراکین سمیت ایک شاخ قائم ہوئی۔

فقط ناظم کے سید محمد عبدالاحد مسجد سیدان تالپیر مب شمالی مالابار

نوٹ: دریافت امر کے لیے عربی زبان کارآمد ہے۔ ایضا ناظم
ناظم صاحب کا پتہ انگریزی میں تحریر ہونا چاہیے۔
سید محمد عبدالاحد اٹا کویا جنگل جنگلا پلی تالی پرملا نارتھ ملابار



(ث)

مکتوب ثناء اللہ امرت سری

بخدمت حضرت استاذ العلماء صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مدظلہ العالی
دفتر سیکریٹری آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس امرت سر ۲۳؍ربیع الاول ۴۵ھ

بخدمت مولوی محمد نعیم الدین صاحب زادعنایت

سلام علیکم

آپ کا تار بنام جلالۃ العلم ابن سعود اخبار سیاست مورخہ ۳۰؍ستمبر ۱۹۲۶ء میں تھا۔ جس میں آپ نے مسائل اختلافیہ میں علماء نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کی درخواست کی ہے، اس کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ نہ علماء نجد یہاں آئیں نہ آپ وہاں جائیں۔ اس لیے آسان صورت یہ ہے کہ یہاں ہی مباحثہ کرلیں۔ علماء نجد کی طرف سے خادم توحید و سنت حاضر ہے۔ اختلافی مسائل کی فہرست پہلے لکھی جائے گی۔ استدلال میں قرآن و حدیث پیش ہوں گے اور تائید میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول پیش ہو سکے گا۔ اُمید ہے کہ آپ اس صورت کو تسلیم کرلیں گے اور اگر علماء نجد پر ہی اصرار کریں گے تو لوگ کہیں گے ؎

تا تریاق از عراق آوردہ شود
مار گزیدہ مردہ شود

راقم خادم دین اللہ ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری
ناظم اہلحدیث کانفرنس۔ یکم اکتوبر ۲۶ء
[اخبار الفقیہ امرتسر ۲۸؍دسمبر ۱۹۲۶ء، ص ۶]



(ج)

مکتوب اراکین انجمن جمہوریت اسلامیہ

سنی کانفرنس آگرہ

حضرت قبلہ مکرمی و معظمی صدر الافاضل صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ہدیۂ مسنونہ واضح یہ کہ بحمد اللہ العزیز کہ ماہ اپریل ۱۹۴۶ء کو شاخ سنی کانفرنس کا قیام بحمد اللہ العزیز آگرہ میں ہوگیا۔ حسب ذیل حضرات عہدہ داران انجمن ہذا کانفرنس میں شامل ہوں گے۔

(۱) حضرت قبلہ مولانا مولوی مفتی ابوالفخر قمر الدین احمد صاحب اشرفی جیلانی مدظلہ دارالافتاء اشرفیہ درباریہ آگرہ صدر انجمن سنی آگرہ

(۲) سید عبد القادر صاحب نائب صدر انجمن ہذا

(۳) جناب حکیم سید معظم علی صاحب سیکریٹری انجمن ہذا

(۴) جناب عبد العزیز خاں صاحب ممبر ورکنگ کمیٹی

(۵) جناب مولانا عبد الطیف صاحب نائب صدر انجمن ہٰذا

(۶) جناب فیاض الدین صاحب اشرفی پروپیگنڈا سکریٹری انجمن ہذا

المرسل

اراکین انجمن جمہوریت اسلامیہ سنی، آگرہ

۲۰/۴/۴۶ء

پتہ: بمقام شہر بنارس اشرفی کینٹ

بعالی خدمت والا درجت حامی سنت ماحی بدعت صدر الافاضل

حضرت مولانا مولوی نعیم الدین صاحب جنرل سیکریٹری آل انڈیا سنی کانفرنس



(ح)

مکتوب حسن خاں ندوی اشرفی

جناب مولانا صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گزارش ہے کہ مولانا باندوی صاحب یہاں صرف ۲۴ گھنٹے رہ سکے۔ان کے برادر بزرگ مولانا عبدالرب صاحب جبل پوری زیارت حرمین شریفین سے دوسرے روز مراجعت فرما کر جبل پور پہنچنے والے تھے، اس لیے وہ جلد ہی روانہ ہوگئے۔اس کے بعد چاہا کہ لوگوں سے جن جن کے نام وہ لکھ گئے ہیں اور بعض سے زبانی گفتگو بھی کر چکے ہیں جمع کر کے عہدہ داران اور ممبران کو مطلع کر دوں اس طرح دس روز گزر گئے اور جمع نہ ہو سکے، بعض لوگوں نے بتلایا کہ جب تک قائداعظم کا حکم نہ ملے سنی کانفرنس کے متعلق وہ اپنا زاویۂ نگاہ بالوضاحت پیش نہ کریں۔ہم اس کانفرنس سے عملاً ہمدردی نہیں کر سکتے کیوں کہ اس سے فرقہ پرستی کی بو آرہی ہے۔انہیں سمجھایا گیا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ عام طور سے جو یہ پروپیگنڈا ہو چکا ہے کہ کانگریس میں علماء شریک ہیں اور مسلم لیگ کی پشت پر علماء نہیں ہیں– اس نظریہ کو غلط ثابت کرنے کے لیے تمام اہل سنت والجماعت اور صوفیاء کرام ایک مرکز پر جمع ہو کر یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ علماء وصوفیاء کی اکثریت مسلم لیگ کے ساتھ ہے۔اس پر کچھ لوگوں کی سمجھ میں آیا۔مگر عام طور پر یہی غلغلہ بلند رہا کہ قائداعظم کا حکم ہو تو شریک ہوں ورنہ نہیں۔ ؎

بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بوالعجبی است!!

اسی لیے اس مراسلہ کے خدمت والا میں بھیجنے کے لیے تاخیر ہوئی۔زیادہ والسلام

نیاز کیش طالب دعا

محمد حسن خان ندوی نقشبندی مجددی

خطیب جامع وردھا (سی پی)

(د)

مکتوب از دفتر جامعه محمدیہ شریف
جھنگ، پنجاب

فدائے ملت اسلامیہ محترم حضرت صدر الافاضل زید مجدہ ناظم اعلیٰ کل ہند سنی کانفرنس یا مجلس جمہوریت اسلامیہ مراد آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج شریف بعافیت

پچھلے دنوں جب آل انڈیا سنی کانفرنس (مجلس جمہوریت اسلامیہ) کے قیام کی خبر سے دلی مسرت کی لہر دوڑ گئی تھی اور خداوند قدوس کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا گیا تھا کہ عرصۂ دراز کے سکوت وجمود کے بعد اب ہماری جماعت کے اکابر میں بھی وقت کے مقتضیات (مذہبی ملّی سیاسی معاشی ضروریات وترقیات) کا صحیح احساس پیدا ہو چکا ہے اور مجاہدانہ اقدام کے لیے عملی تیاری ہو چکی ہے جس سے بڑی بڑی اُمنگیں اور خاص توقعات وابستہ ہو چکی تھیں اور اسی ضمن میں چند ایک ضروری ضروری عرض گزاشتیں بھی جناب کے دفتر میں بھیجی گئیں لیکن کچھ عرصہ سے نہایت بے تابی سے انتظار کے بعد دلی حسرت واندوہ کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ آخر وہی ہوا جس کا خطرہ تھا اور اس پر دل کی عمیق گہرائیوں سے افسوس صد افسوس کی دردمندانہ صدا بے ساختہ نکل رہی ہے کہ اے کاش ہماری جماعت میں بھی عملی زندگی ہوتی (یا عملی زندگی حاصل کرنے کا احساس پائیدار پایا جاتا)

مولانا محترم! معاف رکھنا یہ ایک دل جلے کارکن کے دُکھیا جذباتِ محبت ہیں جو تلخ تجربہ اور حقائق پر مبنی ہیں۔ افسوس تفصیلات کی گنجائش نہیں نہ جناب کو پڑھنے سننے کی فرصت ہوگی۔ اور نہ ہی عاجز کو اس قدر لکھنے کی فراغت ہے۔ اعیان راچہ بیان

راقم نے اعلان سے اس وقت تک کانفرنس کی عملی کارروائی کو حتی الامکان دیکھنے سمجھنے

دریافت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن سوائے کاغذی کارروائی (وہ بھی محدود انداز میں) کوئی ٹھوس کام نہیں معلوم ہوسکا۔ ممکن ہے راقم کی معلومات کا قصور ہو، لیکن جہاں تک ملک کے اہم ترین سیاسی معاملات کا تعلق ہے جو اخباری دنیا میں بدیہی حیثیت رکھتے ہیں (ان میں نظر وفکر کی گنجائش نہیں) آفتاب طلوع ہوتا ہے تو سینکڑوں سیاہ بادلوں کے حائل ہونے سے کسی کو انکار کی مجال نہیں ہوسکتی اور اس کی روشنی دنیا کے گوشہ گوشہ میں بلا تکلف نمودار ہو ہی جاتی ہے۔

حضرت! انگریزی ......غلامی میں ہماری جماعت کی عزلت پسندی (یا صرف محدود پیرایہ میں رہنے) اور دوسری جماعت کے ہر اہم کام میں مسلسل سرگرمی کے باعث ملک میں جو اثرات نمایاں ہیں وہ جناب سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

ہم ہر معاملہ میں محدود (بلکہ چند چیزوں میں ہی محدود) اور وہ ہر بڑے کام (تدریس، تبلیغ، تصنیف، تالیف، نشر واشاعت، ملی، مذہبی، سیاسی تحریکات) میں پیش پیش۔ غرض وہ ہر حیثیت سے ملک کے گوشہ گوشہ میں چھائے ہوئے ہیں۔

اور بڑی حد تک مسلمانان ہند کے دل ودماغوں پر قبضہ کیے ہوئے (تھے) اور اپنے پروگرام میں ایک حد تک کامیاب ہورہے تھے کہ یکا یک قدرت الٰہی سے (ہماری جماعت کو) غیبی تائید حاصل ہوئی کہ... جمعیت علماء ہند ملکی سیاسیات سے پٹے ہوئے بڑے کی طرح بچھڑ گئی۔ مسلمانوں کے عمومی مفاد سے کوسوں دُور جا پڑنے کے باعث مسلمان ان سے بیزار ہوگئے۔

الغرض علماء اہل سنت کے لیے کام کرنے کا ایک بہترین سنہری موقعہ ہاتھ آیا۔ کاش اس اہم ترین خداداد موقعہ سے ہماری جماعت پورا فائدہ اُٹھاسکتی۔ اس وقت تک جس قدر ہماری جماعت کے کام (اس سلسلہ میں) ہورہے ہیں وہ صفر کے برابر ہیں۔ وقت کے اہم تقاضا کے لحاظ سے ضرورت تھی کہ ہماری جماعت ملک کی سیاسی فضا پر (ٹھوس کام کے اعتبار سے) پورے طور پر اثر انداز ہوسکتی۔ مسلمانوں کی ہمدردیاں جماعت کے ساتھ ہیں۔ اور مسلمانانِ ہند کی بہت ہی بڑی بنیادی اسلامی خدمات کی تکمیل ہوتی۔ یہ داستانِ درد بہت

طویل ہے جس سے یقیناً جناب کو ہمدردی ہے اس کا اِعادہ تحصیل حاصل ہے۔

القصہ! محض اللہ تعالیٰ کی خاص امداد سے ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک مستقل ملی قومی حیثیت تسلیم ہوگئی...بس ایک حصہ (پاکستان) مختص کردیا گیا لیکن ہمارے علماء کی سیاسیات حاضرہ میں عملی حصہ نہ لینے کی باعث متوقع نقصانات رُوح فرسا منظر ابھی سے سامنے نظر آنے لگا ہیکہ مغربی پاکستان کے لیے جو دستور ساز اسمبلی مرتب ہوئی ہے اس میں ایک بھی ایسا رکن نہیں لیا گیا جو شرعی اسلامی آئین کا پورا ماہر (یا کم از کم واقف) ہو۔ حالانکہ مسلم لیگ پاکستان کی حمایت وتائید مسلم عوام نے صرف علماء کرام ومشائخ عظام ہی کے ایما پر کی تھی اور پاکستان میں خالص اسلامی شرعی (قرآنی) رائج کرنے پر ووٹ مانگے (اور دیے) گئے تھے۔

اور اب اس سے انحراف کے آثار معلوم ہورہے ہیں اگر خدانخواستہ فی الواقع ذمہ دار ارکان نے شرعی آئین کے ترتیب ونفاذ سے اعراض کیا تو عام مسلمان یہ کبھی برداشت نہ کرسکے گا۔ شدید بغاوت کا امکان ہے۔

اگر شروع ہی سے ہمارے علماء کرام مشائخ عظام مسلم لیگ کے اندر گھس کر کام کرتے اور تمام نظام پر خود قبضہ کرتے تو انگریزی خواں طبقہ کو اس قدر تصرف کی جرات نہ ہوسکتی لیکن اب بھی وقت ہے کہ اگر آپ حضرات ہمہ تن سرگرم عمل بن کر مسلم سیاسیات میں چھا جائیں تو سارا نظام آپ کے مبارک ہاتھوں میں ہوسکتا ہے۔ اس لیے دردمندانہ التماس ہے کہ خدارا اس نازک ترین وقت میں کوئی مؤثر کاروائی کی جائے۔ ہوسکے تو اپنی مجلس عاملہ کے خاص مخلص مجاہد افراد کو بلا کر فوراً ہی ایک مجلس صغری (سب کمیٹی) جو صدر پاکستان محترم قائداعظم اور خاص ذمہ دار ارکان مسلم لیگ وارکان دستور ساز اسمبلی سے اس اہم ترین ملی اسلامی ضرورت پر گفتگو کرے اور ہر ممکن ذریعہ پاکستان کا آیندہ دستور صحیح اسلامی شرعی نظام کے مطابق بنوائے (اور منوانے) کے لیے سر دھڑ کی بازی لگادے۔

غالبًا آپ کو یقین ہوگا کہ اگر جمعیت علماء ہند.... مسلم لیگ کی موید وہم نوا ہوتی اور اس موقعہ پر یہ صورت (انحراف یا تذبذب) اس کو پیش آتی تو یقیناً قیامت برپا کردیتی۔

ارکان مسلم لیگ کو سمجھ آجاتا کہ موید ین ومعاونین علماء کرام سے کس طرح عہد شکنی ممکن ہے؟

اگر مناسب سمجھیں (اور راقم کے خیال میں تو ایسے اہم ترین مرحلہ میں وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے فروعی اختلافات سے درگزر کر کے علماء کرام کو باہمی اتحاد سے کام لینا چاہیے) جمعیت علماء اسلام کے صدر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی سے اس اہم معاملہ میں باہمی تعاون ہونا چاہیے اور نیز چند مجاہد مشائخ حضرات پیر صاحب مانکی شریف ضلع پشاور اور حضرت مولانا خواجہ قمر الدین صاحب سیال شریف ضلع شاہ پور، پیر صاحب گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی، پیر صاحب علی پور شریف ضلع سیالکوٹ وغیرہم کو ساتھ ملایا جائے تاکہ علماء ومشائخ کا منظّم جماعتی حیثیت سے پوری مسلم لیگ وصدر پاکستان پر فوراً خاص اثر پڑ سکے۔

صاحب من! وقت بہت کم ہے اس کے لئے نہایت ہی ضروری ہے کہ فورا میدان عمل میں (بتوکل الٰہی) مجاہدانہ اقدام رکھئے۔ اور اپنی خداداد غیرت وحمیت اسلامی سے پورا کام لیتے ہوئے پاکستان کو صحیح معنوں میں ''اسلامستان'' بنانے میں کوئی کمی باقی نہ چھوڑی جائے۔ اور ان شاء اللہ العزیز ایک وقت میں یہ پورا ملک (ہندوستان) پاکستان و اسلامستان ہوگا۔

اُمید واثق ہے کہ آپ صاحبان اس اہم ترین اسلامی خدمت میں کماحقہ مجاہدانہ جدوجہد فرما کر ایک عظیم اسلامی حکومت کے سنگ بنیاد رکھنے میں خاص حصہ دار ہوں گے۔

نوٹ۔ عرضداشت ہذا کی ایک کاپی محترمی حضرت محدث صاحب کچھوچھوی زید مجدہم کی خدمت میں بھی بھیجی جا رہی ہے۔ اُمید واثق ہے کہ متعلقہ کارروائی سے جلد مطلع فرمایا جائے گا۔ والسلام

آپ کا بہی خواہ..............

۱۳۶۶/۱۰/۹

نوٹ ۲: اپنے ریزولیشن میں یہ الفاظ تحریر کیے جائیں تو بہتر ہوگا۔

''اگر پاکستان کا دستور صحیح اسلامی شریعت کے مطابق مرتب نہ ہوا تو دوسرا کوئی دستور (غیر اسلامی) مسلم عوام ہرگز تسلیم نہ کریں گے۔

(۲) شرعی اسلامی دستور کے مطالبہ کے ساتھ ہی اسلامی نظام تعلیم کے مستقل محکمہ کے لئے کی بھرپور گزارش کی جائے تا کہ مدارس اسلامیہ عربیہ کا مستقل نظام قائم ہو سکے۔۔۔۔



(ر)

مکتوب مولانا رئیس الدین

مکرم بندہ مولوی محمد نعیم الدین صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ ہم آپ سے رخصت ہو کر ۱۳ر کو رہتک پہنچے۔

۱۴ر کو میں اور مولوی عبد الغفور صاحب و حاجی علاء الدین و حاجی ابراہیم و منشی کریم بخش پنچایت تھانہ گئے مولوی اشرفعلی سے ملاقات ہوئی۔ جناب مولوی صاحب کی تحریر اور نوشتہ سید حسن چاند پوری ہر چند ان کو دیا مگر انہوں نے ہاتھ نہ لگایا۔ لاچار زبانی ماجرا سنا کر ان سے پھر اصرار ا کیا کہ آپ ایک نظر دیکھ لیجیے مگر انہوں نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور کہا کہ مجھے معلوم ہے مگر میرا ذمہ دار سید حسین چاند پوری کیوں کر ہوسکتا ہے۔ میں مباحثہ نہیں کیا کرتا اور نہ آیندہ کروں اور میں کسی کی تحریر بھی نہیں دیکھا کرتا۔

ہم نے کہا کہ سید حسن تمہارا معتمد علیہ ہے کیوں کہ جابجا آپ کی جانب سے مناظرہ میں بھیجا جاتا ہے، کیا بغیر ذمہ داری کے جاتا ہے۔ جب آپ کا قائم مقام کر کے بھیجا گیا تو ذمہ دار بھی ضرور ہوسکتا ہے لہٰذا اس کی تحریر کے موافق آپ کو مناظرہ ضرور کرنا پڑے گا جیسا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے منظور فرمایا ہے۔ ہم نے سب طرح ان پر بوجھ ڈالا۔ مگر انہوں نے مناظرہ اور جواب وسوالات کسی طرح منظور نہ کیا۔ لاچار ہم دیوبند آئے، یہاں بھی سید حسن کی کارروائی کی سب کو اطلاع تھی۔ کہنے لگے کہ سید حسن ایک لونڈا ہے لسان اور جھوٹا۔ ہم نے اس کو اپنے یہاں سے موقوف کر دیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کہاں ہے۔ یہاں بھی سب کانوں پر ہاتھ رکھ گئے۔ اور مباحثہ بالمشافہ مولوی اشرف علی و مولوی احمد رضا خاں صاحب سے منکر ہوئے اور تسلیم نہیں کیا پس موافق شرائط ہار ہوگئی۔

ہم لوگ اسی روز رہتک آ گئے۔ اب تو اس نالش خرچہ (چاند پوری تھانوی صاحب کی طرف سے شرائط مناظرہ میں یہی قرار دیا تھا کہ بیس تک اگر اپنے کو آمادہ نہ کر سکوں یا تاریخ

مقررہ پر تاریخ مناظرہ کی اطلاع نہ دوں تو ہماری سب کی ہار مانی جائے گی اور یہ بھی کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب سے ایک نے آمادگی مناظرہ ظاہر کی تو دوسرے کو آمادہ ہونا پڑے گا۔ وکیل سے کام نہیں چلے گا۔ ایک کی آمادگی کی صورت میں دوسرا آمادہ نہ ہوا، تو اس کی ہار شمار کی جائے گی اور یہ ہار تمام مسائل متنازعہ فیہا میں مانی جائے گی اور یہ بھی کہ جو ہارے خرچہ فریقین اس پر پڑے۔ اب جناب تھانوی صاحب ہارے، لہٰذا انہیں کی طرف کی شرائط خرچہ انہیں پر پڑنا چاہیے۔

غنیمت ہے کہ سامنے نہ آئے صغیری کے صیغہ کا خرچہ اُن پر پڑا اور نہ ہمارے.. بھاگتے تو پورا پڑتا) کی تدبیر ہو رہی ہے۔ سب صاحبوں کی خدمت میں سلام مسنون پہنچے۔

[دبدبہ سکندری جلد ۵۰، نمبر ۱۰، ۲ر فروری ۱۹۱۴ء صفحہ ۸]



مکتوب حکیم رفیق احمد

حضرت قبلہ مولوی مولانا الحاج محمد نعیم صاحب ناظم ادام اللہ برکاتھم

السلام علیکم!!!

آپ کا اشتہار جس میں سنی کانفرنس آل انڈیا اجلاس بمقام بنارس تحریر تھا۔ بذریعہ حضرت قبلہ آقائی ومولائی الحاج حکیم جناب عبدالقیوم صاحب منظور احمد شاہ صاحب جمالی نقشبندی مجددی ملا، اور انہیں کے زیر صدارت بمقام کٹنی میں ایک جلسہ منعقد ہوا، جس میں حسب ذیل حضرات نے فیس قرطاس رکنیت ادا کر کے ممبر ہوئے، جس کی رقم بذریعہ منی آرڈر مبلغ سترہ روپیہ ارسال خدمت ہیں اور آپ سے مؤدبانہ ملتجی ہیں کہ ۵۰ عدد قرطاس رکنیت ودیگر اعلانی اشتہارات فوراً بھیج دیجیے تاکہ اس انجمن کی مزید ترقی دینے کی کوشش کی جائے اور اگر جبل پور میں اس کی شاخ نہ قائم ہوئی ہو تو وہاں پر حضرت مولانا برہان الحق صاحب کو اس کی دعوت دی جائے کیوں کہ یہ حضرات اعلیٰ حضرت بریلوی کے معتقدین میں سے ہیں۔ جناب محمد شاہ صاحب گیسو پوری ضلع بلند شہر کے تشریف لائے ہوئے، آپ جمیع حضرات کو سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

پتہ: عاجز حکیم رفیق احمد عفا عنہ نقشبندی مجددی

از کٹنی سی پی۔ ۱۶،۱۴۶

(۱) جناب سیٹھ محمد اسحٰق صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، امیر جماعت

(۲) حکیم رفیق احمد نقشبندی مجددی جماعتی، صدر

(۳) جناب امیر بخش رضوی، ناظم

(۴) جناب غلام رسول صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، خازن

(۵) جناب صوفی محمد یونس صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر

(۶) جناب عبدالغفور صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر

(۷) جناب فضل الحق صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر
(۸) جناب منور خاں صاحب دموہ نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر
(۹) جناب غلام نبی صاحب (۱)، ممبر
(۱۰) جناب محمد یعقوب صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر
(۱۱) جناب محمد یوسف صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر
(۱۲) جناب نعمت اللہ صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر
(۱۳) جناب مولانا محمد امین خاں صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر
(۱۴) جناب ماسٹر .... صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر
(۱۵) جناب عبد الستار صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر
(۱۶) جناب غلام مصطفیٰ صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر
(۱۷) جناب محمد ہاشم صاحب نقشبندی مجددی جماعتی، ممبر



(س)

مکتوب محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت اقدس وملاحظہ اشرف فخر اہل سنت حامی سنت ماحی بدعت استاذ العلماء
صدر الافاضل حضرت مولانا مولوی حافظ قاری محمد نعیم الدین صاحب
قبلہ مرادآبادی دامت برکاتہم العالیہ

مودبانہ تسلیمات کے بعد عرض ہے کہ حضرت زبدۃ الاصفیاء زین الفقراء مولانا مولوی صوفی شاہ محمد حسین صاحب قبلہ مرادآبادی زید مجدہم کا کیا مسلک تھا؟ وہابیہ غیر مقلدیہ و وہابیہ دیوبندیہ کے عقائد باطلہ اوقوال کاسدہ جوان کی کتابوں مثلاً تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، براہین قاطعہ وغیرہ میں منقول ہیں حضرت قبلہ صوفی صاحب قدس سرہ کا ان کے متعلق کیا مختار تھا؟ فاتحہ وعرس ومیلاد شریف وگیارہویں شریف ودیگر اُمور مستحسنہ کرتے تھے یا نہیں، اور ایسی مجالس میں شرکت فرماتے تھے یا نہیں؟

حضور والا چونکہ صوفی صاحب قبلہ کے استاد بھائی ہیں اور طویل زمانہ تک حضرت ممدوح کی صحبت میں رہے ہیں لہٰذا حضور والا حضرت ممدوح قدس سرہ کے احوال واقوال سے زیادہ واقف ہیں۔ سوال مذکور کے متعلق وضاحت سے جواب تحریر فرمائیں۔ بعض لوگ جو ناواقف ہیں یا معاند ہیں وہ حضرت صوفی صاحب قبلہ کی طرف یہ جھوٹی نسبت کرتے ہیں کہ وہابیہ کو اچھا جانتے ہیں برا نہیں کہتے تھے۔ لہٰذا خادم نے سوال مذکور کے جواب کی تکلیف دی تاکہ ان لوگوں کا جھوٹ واضح ہو جائے۔ والسلام (۱۰)

خادم ناچیز فقیر محمد سردار احمد غفرلہ قادری چشتی
از قصبہ دیال گڑھ ضلع گورداسپور پنجاب
۲۲/ ماہ مبارک رمضان ۵۹ھ
☆

(۱۰) اس خط کا تفصیلی جواب گزشتہ اوراق میں گزر چکا ہے۔

مکتوب سید الزماں نعیمی پوکھریروی

تعارف

حضرت علامہ مولانا سید الزماں حمدوی نعیمی بن محمد عین الحق پوکھریرا سیتامڑھی میں اندازاً، ۱۹۱۵ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم مقامی مکتب میں حاصل کی۔متوسطات تک دارالعلوم حمیدیہ قلعہ گھاٹ دربھنگہ میں مولانا مقبول احمد خاں اور مولانا مقبول احمد صدیقی سے پڑھا۔اس کے بعد جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں داخل ہوئے اور یہاں حضور صدرالافاضل اور دیگر اساتذہ سے کسب علم فرمایا۔۲۲/سال کی عمر میں،۱۸شعبان المعظم ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۴/اکتوبر ۱۹۳۷ء کو جامعہ نعیمیہ سے سند فضیلت و دستار سے نوازے گئے۔

حضرت مولانا سید ابونصر حمد اللہ کمال الدین علیہ الرحمۃ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔بعد فراغت ضلع مظفر پور میں کئی مدارس و مکاتب میں تدریسی خدمات انجام دی۔ عابدہ ہائی اسکول میں مظفر پور میں بحیثیت ہیڈ مولوی تقرر ہوا، ریٹائرمنٹ کے وقت تک وہیں تدریس پر مامور رہے۔مشہور رسائل و اخبارات میں مضامین شائع ہوتے تھے۔متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔تین مرتبہ حج و زیارت کا شرف حاصل کیا۔بہت سے تلامذہ چھوڑے۔مظفر پور کے محلّہ امام گنج میں مدرسہ دینیہ غوثیہ کی بنیاد ڈالی اور آخر وقت تک اسی ادارہ کی خدمت میں مصروف رہے۔شعر و سخن سے خاص تعلق تھا،''سید'' تخلص فرماتے تھے۔ ''سید'' آپ کے نام کا جز تھا، ویسے آپ شیخ برادری سے متعلق تھے۔

رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ مطابق ۳۱/جنوری ۱۹۹۶ء کو وصال ہوا، اور اپنے آبائی وطن پوکھریرا میں مدفون ہوئے۔



مکتوب

امام اہل سنت صدر الافاضل استاد العلماء مدظلہ العالی

سلام سنت علیہ السلام خدمت عالیہ میں نیاز مندانہ پیش کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف
بادشاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا

حضور کے حسب الحکم سنی کانفرنس کے لیے میں نے کوشش شروع کردی۔مولیٰ تعالیٰ بدعائے حضور کامیابی عنایت فرمائے۔

ایک کمیٹی کی تشکیل فوری کی گئی ہے جس کے ذریعہ حرکت عمل پیدا کی جائے گی۔ ضرورت ہونے پر تغیر تبدل بھی ہوسکتا ہے۔کمیٹی کے اراکین کے اسماء اس پشت پر درج ہیں۔دبدبۂ سکندری میں اشاعت کے لئے دفتر سے بھیج دیا جائے تو مہربانی ہوگی۔

ہمارے اراکین کی رائے ہے کہ ربیع الاول شریف میں یک روزہ جلسہ کیا جائے ، جس میں قرب وجوار کے حضرات شریک ہوں اوران کو سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد سے اچھی طرح باخبر کردیا جائے۔اوراس طرح اس مبارک کانفرنس کی شہرت بھی ہوگی۔

سہ روزہ جلسہ کی تیاری ذرامشکل ہے۔دیہات میں سردی کے موسم میں رات کو لوگوں کاٹھہرنا اہم کام ہے۔قیام وطعام کا انتظام یک بیک یہ نوخیز جماعت نہیں کرسکتی۔اس لیے یک روزہ جلسہ کی تجویز ہے اور یہ بھی خیال ہے کہ حضور ہی کسی ایک مقرر کو منتخب فرما دیں۔جواس غرض کے لیے دیہاتی فضا میں ٹھیک اُتریں اورربیع الاول شریف میں بارہویں مقدسہ کے بعد جو تاریخ دفتر کی جانب سے مقرر کردی جائے گی،اورجن مقرر صاحب کی تشریف آوری کی خبر دی جائے گی۔اس کی پابندی اوراس کے لحاظ سے تیاری کی جائے گی۔ بغیر دفتر کی رائے عالیہ کے اس کا انتظام ملتوی رہے گا۔اسی لیے مؤدبانہ گزارش ہے کہ حضور اس کے متعلق خط ملاحظہ فرماتے ہی جواب باصواب سے شادکام فرمائیں۔

رسید...اور کچھ دستورِ اساسی کی اورفردیں جلدارسال فرمادی جائیں۔قرطاس رکنیت

و اغراض و مقاصد کی کاپیاں صدر دفتر کے نمونے پہ ہزار ہزار فرد چھپوانے کا خیال ہے تاکہ رکن بنانے کا کام شروع ہوجائے چوں کہ ابھی کافی فنڈ نہیں ہے، اس لیے رسیدیں و دستور اساسی کے چھپوانے کا سردست خیال نہیں، فنڈ ہوجانے پر یہ کام ہوجائے گا۔

سنی کانفرنس کے متعلق پوسٹر جتنے بھی اور جیسے بھی چھپے ہوں اس کو کافی تعداد میں بھیجیں تاکہ تشہیر ہوسکے۔.........بہر حال حضور اگر مناسب خیال فرماتے تو ان کو اپنے قلم فیض رقم سے ہدایت فرماتے تو بہتر ہوتا ہے۔ گر چہ حضور عالی کی مصروفیتوں کا خیال کر کے یہ التجا مناسب نہیں ہے۔.....اور دستور اساسی کی کاپیاں اور پوسٹروں کا مجموعہ میرے پتہ پر بھیج دیں اور میں پوکھریرا دفتر میں ناظم صاحب کے پاس بھیج دوں گا۔ دبدبۂ سکندری کو چھاپنے کے لیے لکھا.....کے نام دبدبہ سکندری کا شہید نمبر آ گیا۔ مجھے تشویش ہے کہ ایسا کیوں ہوا۔ اب وی پی آئے گی یا مفت آیا کرے۔ خدا جانے کیا بات ہے۔......

فقط طالب دعا خاکپائے حضور

سید الزماں

۲۳رمحرم الحرام مطابق ۲۹دسمبر ۱۹۴۵ء بوقت...

مولانا سید الزماں صاحب مدظلہ .... پوکھریروی وبصدرات عالی جناب مولانا نعیم الدین صاحب نعمت فاضل شمسی تلمیذ رشید ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین صاحب دامت برکاتھم العالیہ مجلس شوری منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا سید الزماں صاحب نے سنی کانفرنس کے دستور اساسی واغراض ومقاصد و دیگر اُمور پر بصیرت افروز روشنی ڈالی، اور سنیوں کو ان کے فرائض سے مطلع فرمایا۔

حاضرین کرام نے اپنی دل چسپیوں کا اظہار کیا اور کانفرنس کی ہر خدمت کے ذمہ دار بنے۔ شرکاء جلسہ کی زریں رائیوں (آراء) سے مجلس منتظمہ کے حسب ذیل افراد منتخب کیے گئے۔

(۱) صدر، حضرت مولانا مولوی ولی الرحمٰن صاحب مدظلہم العالی

(۲) نائب صدر، حضرت مولانا نعیم الدین صاحب نعمت فاضل شمسی

(۳) ناظم، جناب مولانا عبد العزیز صاحب فیض پوری
(۴) نائب ناظم، جناب مولوی محمد ایوب صاحب حامدی رضوی
(۵) خازن، جناب حکیم محمد رفیق صاحب کمالی

ممبران مجلس منتظمہ

(۱) جناب حافظ عین الحق صاحب کمالی
جناب حافظ منظور احمد صاحب کمالی
جناب مولانا مولوی مظہر الحسن صاحب کمالی
جناب بابو محمد نذیر حسین صاحب رئیس پوکھریرا
جناب منشی عین الحق صاحب کمالی
جناب فیاض عالم صاحب حامدی رضوی
جناب مولوی محیی الدین صاحب حامدی رضوی مدنی پوری
جناب محمد اسمعیل صاحب پنڈول بزرگ حامدی
جناب منشی اسمعیل صاحب جھڑ رعیت ریاست دربھنگہ
جناب منشی جمیل اختر صاحب تاجر
جناب حکیم محمد یسین صاحب



(ش)

مکتوب مولاناشمس الدین

تعارف

قاضی شمس الدین جعفری مصنف قانون شریعت شہر جونپور میں پیدا ہوئے۔ وہیں مدرسہ حنفیہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے انگلش میں بی اے فائنل کیا۔ درس نظامی کے لیے جامعہ نعیمیہ میں داخل ہوئے صدرالافاضل وغیرہ اساتذہ جامعہ سے کسب علم اور اکتساب فیض کیا۔ اور پھر تحریک شدھی کے دوران صدرالافاضل کے مصروف ہونے کے سبب اسباق ناغہ ہونے لگے، اس لیے مدرسہ معینیہ اجمیر میں صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی کی بارگاہ میں پہنچ کر چند سال وہاں اور پھر صدرالشریعہ کے ساتھ بریلی شریف آ کر علوم مروجہ کی تکمیل فرمائی۔ ۱۳۵۲ھ میں منظر اسلام سے سند فراغت اور حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے اہل سنت کے مقدس ہاتھوں شرف دستار سے نوازے گئے۔ دس سال کی عمر میں حضور اعلیٰ حضرت سے شرف بیعت حاصل ہوا۔

جامعہ نعیمیہ مرادآباد، منظر اسلام بریلی شریف، جامعہ اشرفیہ مبارکپور، منظر حق، فیض آباد، اور بھی کئی مشہور مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ میدان مناظرہ میں بھی عبور حاصل تھا۔ اغیار سے کئی اہم مناظرے کیے اور فتح حاصل کی۔ متعدد کتابیں تحریر فرمائیں خاص کر قانون شریعت جسے قبولیت عام وخاص حاصل ہے۔ نامور تلامذہ یادگار چھوڑے۔

یکم محرم الحرام ۱۴۰۲ھ مطابق ۳۰/اکتوبر ۱۹۸۱ء جمعہ کی شب میں وصال ہوا، جونپور میں مدفون ہوئے۔



مکتوب

سیدی دام مجدکم و عم فیضکم

شوق قدم بوسی کے بعد معروض کہ ۱۸؍اپریل ۴۶ء کو سنی کانفرنس ٹانڈہ میں قائم ہوگئی اور سردست حسب ذیل تجاویز پاس کی گئیں:

(۱) عہدہ داران کا تقرر

(۲) رکنیت سازی

(۳) چونکہ اب کسی کام کا وقت نہیں رہا ہے۔ لہٰذا کانفرنس کی تمام مساعی بنارس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں صرف کی جائیگی۔ اسی لیے عہدہ داران وارکان

(۴) انتخاب نمائندگان

(۱) شمس الدین احمد، صدر

(۲) مولوی نذیر صاحب، نائب صدر

(۳) مولوی منیر الدین صاحب، ناظم

(۴) مولوی برکت اللہ صاحب، نائب ناظم

(۵) سیٹھ رمضان صاحب، خازن

(۶) مولوی محمد رفیق صاحب، رکن

(۷) مولوی رفیق احمد صاحب چشتی، رکن

(۸) مولوی عبد الباری، رکن

(۹) مولوی عبد الرؤف، رکن

(۱۰) مولوی عبد الجبار، رکن

(۱۱) مولوی سلیمان، رکن

(۱۲) مولوی نور الہدیٰ، رکن

(۱۳) مولوی ولی محمد، رکن

(۱۴) مولوی محمد اسحاق، رکن

(۱۵) مولوی عبد الستار، رکن

(۱۶) مولوی محمد ایوب، رکن

(۱۷) مولوی ثابت علی، رکن

(۵) کانفرنس نے طے کیا کہ ٹانڈہ کانفرنس کی طرف سے چھ ارکان بحیثیت نمائندہ بنارس کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

فقط خادم بارگاہ شمس الدین احمد

مدرسہ منظر حق ٹانڈہ ضلع فیض آباد

پتہ: مولانا نعیم الدین صاحب سنی کانفرنس بنارس



مکتوب مولانا شمس الاسلام بمبئی

سنی کانفرنس صوبہ بمبئی کی تشکیل

۸ محرم الحرام پاٹکا بلڈنگ بھنڈی بازار

حضرت مولانا شاہ عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کی قیام گاہ پر زیر صدارت حضرت سید الطریقت مولانا سید احمد اشرف محدث کچھوچھوی جیلانی مدظلہ عام اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجویز منظور ہو کر سنی کانفرنس کی تشکیل عمل میں آئی:

''طبقۂ اہل سنت کے باہمی تعلقات و ارتباط اور مذہبی ضروریات اور اہل سنت کی ایک کڑی میں منسلک کرنے کے لیے یہ اجلاس ضروری سمجھتا ہے، کہ بمبئی کے مرکز اہل سنت میں صوبہ اور شہر میں علماء اہل سنت اور عوام کی نمائندہ جماعت کی تشکیل کی جائے۔ وہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے ماتحت کام کرے۔ سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی تعداد زائد از زائد...... ہوگی۔ اور اس کو حق ہوگا وہ ضروریات کے مطابق مناسب اشخاص کو اپنے اندر شامل کرے۔

سر دست حسب ذیل عہدہ داران وارکان تجویز کیے جاتے ہیں:

مولانا حکیم فضل رحیم صاحب، صدر و خزانچی

مولانا محمد احمد صاحب قادری، نائب صدر

مولانا سید باعلوی صاحب بی اے، نائب صدر

مولانا محمد محسن صاحب فقیہ، نائب صدر

مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب، ناظم عمومی

فتح محمد حاجی رمضان صاحب، نائب ناظم

مولانا حامد صاحب فقیہ ///////////

مولانا محمد صدیق صاحب اعظمی ////////

اراکین

حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب قادری مدظلہ
حضرت مولانا اسدالحق صاحب
حضرت مولانا عبدالمومن صاحب امام مسجد مدنپورہ
حضرت مولانا حافظ عبدالواحد صاحب
حضرت مولانا سید مرتضی صاحب
حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب
حضرت مولانا شمس التوحید صاحب
حضرت مولانا حمیداللہ صاحب
حضرت مولانا حافظ عبدالحمید صاحب
حضرت مولانا سید یوسف صاحب رفاعی
حضرت مولانا قاضی محبوب شاہ صاحب
منشی فتح خاں صاحب ایڈیٹر القاب گجراتی
ابوبکر قاسم پٹیل نل بازار　　　حاجی اسمعیل تیراتی صاحب
حاجی محمد نبیل صاحب
احمد حاجی اسمعیل صاحب گھاس والے
حسن علی صاحب ٹانک بندر　　　اسمعیل ڈوگری صاحب
حاجی چاند صاحب....
حاجی غلام محمد رسول صاحب قادری قصاب ٹولہ
طے پایا کہ جلد از جلد بمبئی میں سنی کانفرنس کی رکنیت کا کام شروع کر دیا جائے۔
منجانب: ناظم عمومی سنی کانفرنس صوبہ بمبئی

☆

(ظ)

مکتوب ملک العلماء علامہ ظفرالدین بہاری

تعارف

ملک العلماء علامہ ظفرالدین بن عبدالرزاق ۹؍محرم الحرام ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸؍اکتوبر ۱۸۸۰ء بروز جمعہ کوموضع میجراڈاکخانہ بین تھانہ سیلاوسب ڈویزن بہار ضلع پٹنہ صوبہ بہار میں پیدائش ہوئی۔ ''عبدالحکیم'' نام تجویز کیا گیا۔والدگرامی نے ''ظفیر الدین'' نام رکھا لیکن اعلیٰ حضرت نے بحذف (ی) ''ظفرالدین'' کر دیا،اسی سے آپ کوشہرت ملی۔تاریخی نام ''مختاراحمد'' ہوا۔

۱۴؍جمادی الاولی ۱۳۰۷ھ ۴؍برس ۴؍مہینہ ۴؍دن کی عمر میں والدگرامی سے تعلیم کا آغاز کیا۔کلام پاک والدگرامی کے علاوہ حافظ مخدوم اشرف میجروی سے بھی پڑھا۔متوسطات تک مدرسہ غوثیہ حنفیہ موضع بین پٹنہ تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ حنفیہ پٹنہ میں حضرت محدث سورتی سے مسندحدیث شریف وغیرہ کی چنداہم کتابیں پڑھیں۔کانپور پیلی بھیت وغیرہ کئی اور مدارس میں داخل ہوکرکسب علم فرمایا۔بعدہٗ بریلی شریف حضوراعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ بخاری شریف اورتوقیت وغیرہ علوم کی اہم کتابیں اورفتوی نویسی کی مشق حضور اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں رہ کرمکمل کی،اوربھی کئی علمی شخصیات سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

۸؍رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ کو پہلافتوی تحریرفرمایا۔اوراسی سال حضوراعلیٰ حضرت سے شرف ارادت حاصل ہوا۔۱۳۲۳ھ سے تصنیفی کام کا آغاز کیا۔۱۳۲۵ھ کودستارفضیلت و سند اِفتاسے نوازے گئے،اسی سال حضوراعلیٰ حضرت نے اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور ''فاضل بہار'' کالقب عطافرمایا۔اسی سال مدرسہ منظراسلام بریلی شریف میں تدریس اورفتوی نویسی کی خدمت پر مامورہوے،اوربھی دیگرمشہورمدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں۔وہابیہ دیابنہ کے خلاف مناظرانہ سرگرمیوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مذہب وملت کا بہت درد دِل میں تھا،اسی سبب بہت سی مذہبی،ملی،سیاسی اورسماجی تحریکات

میں خاص کر شریک رہے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

بہت سے نامور تلامذہ چھوڑے۔۱۰۰ کے قریب کتابیں آپ نے یادگار چھوڑیں جن میں سے حیات اعلیٰ حضرت اور صحیح البہاری کو بہت ہی شہرت حاصل ہوئی۔

۱۹ر جمادی الاخری ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۸ر نومبر ۱۹۶۲ء شب دوشنبہ وصال ہوا۔ محلّہ شاہ گنج پٹنہ میں مدفون ہوئے۔

مکتوب

حضرت مستغنی من الالقاب صدرالافاضل استاد العلماء حضرت مولانا مولوی حکیم حافظ قاری مفتی سید محمد نعیم الدین صاحب محلّہ چوکی حسن خاں مرادآباد یوپی انڈیا

حضرت مستغنی من الالقاب صدرالافاضل استاد العلماء دامت برکاتکم

السلام علیکم!!! اس سے قبل ایک عریضہ بطلب قواعد وضوابط آل انڈیا سنی کانفرنس حاضر خدمت کر چکا ہوں۔ مگر شومئ قسمت سے جواب سے محروم رہا ہوں۔ میں دوبارہ یاددہانی کے لیے خط لکھنے ہی کو تھا کہ جناب کا مکرمت نامہ آیا۔ ۲۳ر رمضان المبارک شب کے ایک بجے محبّ سنت وعلماء سنت مخلصی جناب سید شاہ حمید الدین صاحب تکیہ شریف....گھاٹ پٹنہ جن کے یہاں جلسہ رجبی شریف میں دومرتبہ جناب تشریف لائے تھے ان کا ارتحال پُر ملال ہوا، اس حادثہ نے میری کمر توڑ دی۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کی شاخ صوبائی کانفرنس کی کامیابی کا اعتماد بھی انہیں کے بازو ہمت مجھے تھا یہاں مشائخ وعلماء ہیں مگر ایسا شیر دل باہمت کوئی نہیں یہ وہابیوں کے کھلے مخالف اور رراد تھے۔ **انا للمولیٰ تعالیٰ وانا الیہ راجعون**

ان کے صاحبزادے جو چہلم کے موقع پر بالاتفاق سجادہ نشین اور ان کے قائم مقام ہوں گے ان کا اصل نام تو معلوم نہیں سب لوگ ''درگاہی بابو'' کہتے ہیں آپ جناب شاہ درگاہی بابو صاحب سجادہ نشین تکیہ شریف....گھاٹ پٹنہ کے پتہ سے انہیں تعزیت کا خط لکھیں اگر بارگاہ حضرت....قدس سرہ بھی لکھ دیں تو بہتر ہے۔ والسلام

۴ر شوال ۱۳۶۴ھ

(ع)

مکتوب مولاناعابدشاہ رامپوری

تعارف

وقت کے عظیم مدبر و مفکر، درسگاہ کے بے مثال مدرس، فقہاء میں نمایاں حیثیت کے حامل، مفتی اعظم رامپور، مولانا مفتی عابد شاہ مجددی رامپوری، رامپور کی مشہور شخصیات میں سے تھے۔ سنی کانفرنس، منظر اسلام میں اس کے ابتدائی دَور میں مسندِ تدریس پر متمکن ہوئے۔ ہندوستان کے مشہور اخبارات ورسائل میں آپ کی تحریریں بکثرت شائع ہوتی تھیں۔ رامپور میں مدرسہ رفعت القرآن جو خانقاہ صابریہ فاروقیہ محلّہ بنگلہ آزاد خاں رام پور میں واقع ہے-وہاں ۱۹۳۶ء تا ۱۹۴۲ء تدریسی خدمات انجام دی، پھر یکم اگست ۱۹۴۲ء مطابق ۱۷ر رجب ۱۳۶۱ھ کو مسجد گھیر نجو خاں میں ایک مدرسہ بنام منبع العلوم قائم کیا۔ اور قریب ۱۹۵۰ء تک اس مدرسہ میں تعلیم جاری رہی۔ اس کے بعد آپ مشرقی پاکستان ہجرت کر گئے جس کے سبب مدرسہ بند ہو گیا۔ (رامپور کے قدیم عربی مدارس، ص ۶۷، ڈاکٹر شعائراللہ)

آپ نے ۱۹۴۶ء میں رامپور میں حزب اللہ الہند کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد ڈالی، جس کا مقصد تھا، اسلام کی حمایت وحفاظت، دشمنان اسلام کے حملوں کی مدافعت، حکومت الٰہیہ کا قیام۔ (الفقیہ، ۲۱/۲۸/ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۸)

۱۹۴۸ء میں دائرہ شرعیہ جمعیۃ العلماء قائم کیا جس کا مقصد مسلمانوں کے تمام معاملات وتنازعات کا شرعی دائرے میں رہتے ہوئے حل نکال کر قوم کو غیر شرعی کورٹ کچہریوں سے بچانا تھا۔ (الفقیہ، ۷/۱۴/ مئی ۱۹۴۸ء)

حضور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کی نماز جنازہ وتدفین میں شرکت فرمائی۔ آپ کے تفصیلی حالات فقیر کو کہیں دستیاب نہ ہو سکے۔

مکتوب

۷۸۶

ذوالفضل والمجد والکرم دام ظلکم

ہدیۂ سلام مسنون!!!

ریاست رامپور میں سنی کانفرنس قائم کردی گئی جس کی اطلاع واشاعت اسی ہفتہ اخبار دبدبۂ سکندری میں ہورہی ہے۔ ان شاء تعالیٰ عنقریب مطالعۂ عالی میں آئے گی لیکن مقامی سیاست کے ماتحت ایک خاص مشکل سے قائم کی گئی ہے جیسا کہ اعلان سے ظاہر ہو گا۔ سنیان رامپور کی طرف سے بطور نمائندہ پانچ حضرات کا وفد بنارس حاضر ہو رہا ہے جو سنی کانفرنس رامپور کے اراکین سے ہیں۔

(۱) احقر اور (۲) مدیر دبدبہ سکندری

(۳) جناب مولوی سید مرشد علی صاحب

(۴) جناب مولوی عبد الجبار خاں صاحب

(۵) جناب ڈاکٹر سید مطلوب علی صاحب

رامپور سے ان شاء اللہ تعالیٰ ۲۷/اپریل ۱۹۴۶ء صبح ۷ بجے روانہ ہوکر اسی دن بوقت مغرب بنارس پہنچیں گے۔ اندازاً ۷و۸ کے درمیان گاڑی پہنچتی ہے۔

والسلام مع الاکرام!!! جملہ احباب کی طرف سے سلام مسنون

۲۱/اپریل ۴۶ء

راقم آثم - عابد شاہ مجددی

محدث و مہتمم مدرسہ منبع العلوم وصدر سنی کانفرنس ریاست رامپور، پیلا تالاب

[بشرف ملاحظۂ عالی وخدمت سامی استاذ العلماء صدر الافاضل حضرت مولانا مولوی مفتی حافظ حکیم الحاج محمد نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس]



مکتوب عبدالرؤف فریدی مونگیری

خانقاہ سرسیلہ میں مونگیر سنی کانفرنس کا انعقاد

بتاریخ ۱۱ ربیع الاخر سنی کانفرنس کا ایک اہم اجلاس ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں حضرت مولانا مفتی سید محمد ابراہیم صاحب فریدی سمستی مدظلہ صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم بدایوں اور حضرت مولانا مفتی محمد دانش علی فریدی لکھیم پوری صدر مدرس مدرسہ عالیہ شاہ جہاں پور مدعو تھے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ شب میں مناقب غوث پاک پر مبسوط تقریر حضرت مولانا دانش علی صاحب فریدی نے فرمائی۔

جس میں اطرف واکناف کے مسلمان بکثرت شریک تھے۔ صبح کو آٹھ بجے جلسہ بصدرات جناب صدر مدرس صاحب مدرسہ اسلامیہ... مونگیر جلسہ کا آغاز ہوا۔

جس میں سیرت پاک کے بیان کے بعد حضرت مولانا دانش صاحب فریدی نے سنی کانفرنس اغراض ومقاصد پر تبصرہ فرمایا۔ اور سنی کانفرنس خانقاہ فریدیہ مرسیلہ مونگیر میں قائم کیا۔

جس کے عہدہ دار حسب ذیل ہیں، ایک مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا جو مسلمانوں کی مذہبی، سیاسی، فلاح و بہبوی کے لیے سرگرم وکوشاں رہے گی۔

سنی کانفرنس کا ایک عظیم الشان جلوس خانقاہ سے اُٹھا: اللہ اکبر، یارسول اللہ، مفتی اعظم زندہ باد، کے نعرہ لگاتے ہوئے کئی میل مسافت طے کر کے خانقاہ پر ختم ہوا۔

ایک سنی رضا کار کی تشکیل عمل میں آئی۔ جس کے صدر حکیم عبدالرزاق صاحب منتخب ہوئے۔

اسمائے عہدہ داران

جناب علی حسین اشرفی، صدر
جناب شاہ وصی احمد صاحب فریدی، نائب صدر
جناب مولوی عبدالرؤف صاحب فریدی، سکریٹری

سالار حلقہ

بابو منظور حسین صاحب فریدی
حافظ محمد یحییٰ صاحب اشرفی
محمد عباس صاحب اشرفی
عبدالرؤف فریدی سیکرٹری سنی کانفرنس سرسیلہ مونگیر

[مکتوب کی پشت پر تحریر: کارروائی جلسہ خانقاہ فریدیہ مونگیر، حضرت صدرالافاضل مولانا نعیم الدین صاحب ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس دفتر سنی کانفرنس بنارس]



مکتوب عبدالسلام نعیمی باندوی

تعارف

حضرت مولانا سید محمد عبدالسلام قادری نعیمی بن مولانا سید امانت علی شاہ قادری کی پیدائش باندہ میں ۱۹۰۵ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی اور پھر جامعہ نعیمیہ میں حضور صدرالافاضل کی سرپرستی میں علوم مروجہ کی تکمیل کی۔

اپنے برادر معظم مولانا سید محمد عبدالرب صاحب قادری سے بیعت ہوئے اور انہیں سے خلافت واجازت حاصل کی۔ تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی نشرواشاعت کے سیکرٹری رہے اور سنی کانفرنس میں خوب حصہ لیا۔ اگست ۱۹۴۷ء کو کراچی پاکستان پہنچے اور جمعیت علمائے پاکستان کے نائب صدر مقرر کیے گئے۔ نعت و تقریر دونوں میدانوں میں کمال حاصل تھا، وہابیہ دیابنہ کے خلاف ہمیشہ محاذ آرا رہتے۔ تحریک ختم نبوت میں نمایاں کردارادا کیا۔ قادیانیوں کے خلاف کھل کر محاذ آرائی فرمائی۔ سات بار زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔ تین چار مرتبہ بارگاہ غوثیت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ کراچی میں اپنے والد گرامی کے نام سے منسوب ایک تنظیم انجمن امانت الاسلام کی بنیاد ڈالی اور اس کے تحت خود اپنی درجن بھر سے زیادہ کتب شائع فرمائیں۔ تین سال عارضہ قلب میں مبتلا رہے اور آخر ۶/جنوری ۱۹۶۸ء مطابق ۱۳۸۷ھ ہفتہ کے دن شام کے وقت ۶۳ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ دوسرے روز پاپوش نگر قبرستان ناظم آبادی (کراچی) میں مدفون ہوئے۔



(۱)

۷۸۶

حضرت صدر الافاضل صاحب مدظلہ

آداب سلام قبول۔ قصبہ کلپہاڑی سنی کانفرنس کی تشکیل ہوگئی، اسماء مجلس منتظمہ حسب ذیل ہیں:

صدر......عباداللہ صاحب — نائب......وارث بخش

ناظم......بدیع الزماں — نائب......قمرالدین

خازن......حافظ الٰہی بخش

ممبران

......دانش علی — کرامت علی

شفیع محمد — نور محمد...

امیر بخش — حبیب بخش

فقط

قصبہ مینواڑی ضلع ہمیر پور میں بھی قائم ہوگئی مندرجہ ذیل اسمائے مجلس منتظمہ

صدر......اسماعیل خاں — نائب......سید فضل حسین

ناظم......ناظم علی صاحب — نائب......قاضی عبدالحمید صاحب

خازن......عبدالواحد صاحب

ممبران

مولوی سلیم صاحب — مولوی عبدالقیوم صاحب

سید انوار الحق صاحب — محمد احمد صاحب

سید مصطفیٰ علی صاحب — شیخ محمد ابراہیم

فضل حق صاحب عبد الشکور صاحب
قطب علی عبد الغفور صاحب

دستور اساسی وغیرہ اس پتہ سے:

عباد اللہ صاحب سوداگر
صدر سنی کانفرنس قصبہ کلپہاڑ ضلع ہمیر پور
محمد اسماعیل خاں صاحب صدر سنی کانفرنس قصبہ مینواڑی ضلع ہمیر پور
خادم سید عبد السلام قادری باندوی

[پتہ: حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب ناظم اعلیٰ چوکی حسن خاں، مراد آباد]



(۲)

از بلند شہر
بحضور صدر الافاضل صاحب مدظلہ
آداب سلام قبول ہو

چندوسی سے واپس بلند شہر ہوا۔ اور بفضلہٖ یہاں بھی سنی کانفرنس قائم کردی۔ جس کے اراکین حسب ذیل ہیں۔

صدر: مولوی شاہ سید ظہور الحسن صاحب منصرم پنشنر
نائب صدر جناب کفیل احمد صاحب وکیل ایڈوکیٹ
ناظم سید ضیاء الحسن صاحب قادری ضیا
نائب: سید تہور علی صاحب
ناظم نشر: منشی کرامت خان صاحب
خازن: سید نثار علی صاحب بخاری

ممبران مجلس: سید محمد یامین صاحب، سید محمد تمکین صاحب، سید محمد اسلم صاحب، سید ذوالفقار علی صاحب، منشی عبد الرحمٰن صاحب، منشی عبد الرحمٰن خان عنایت اللہ صاحب شرقی،

رسید بھی اور قرطاس رکنیت نیز دستور اساسی میں نے دفتر کے لیے دے دیے ہیں۔

فقط

حضرت مہتمم صاحب نیز صاحب زادگان کو سلام علیکم مسنون

ناچیز خادم سید محمد عبد السلام قادری غفرلہ

جملہ خط و کتاب پتہ ذیل پر ہونا چاہئے

منشی ظہور الحسن صاحب پنشنر منصرم او پر کوٹ ٹن ٹان بلند شہر۔

بعالی خدمت حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس چوکی حسن خاں، مراد آباد



(۳)

۷۸۶

بحضور صدر الافاضل صاحب مدظلہ

آداب سلام قبول ہو

۱۹؍فروری کو ضلع جالون میں سنی کانفرنس قائم کر دی ہے جس کے مجلس منتظمہ کے نام حسب ذیل ہیں:

برکت اللہ صاحب متولی مسجد......صدر

محمد اسمٰعیل صاحب، حافظ سلمان احمد......نائب صدر

منشی رسول خاں صاحب ماسٹر......ناظم

حافظ محمد موسیٰ صاحب......نائب ناظم

محمد عیسیٰ صاحب سوداگر......خازن

ممبران: محمد عابد صاحب، محمد زاہد صاحب، عبداللہ کاشتکار نھو عظیم اللہ صاحب ... وغیرہم

اورعلماء سنی کانفرنس پراعتمادکاریزلیوشن پاس ہوا،قرطاس رکنیت نیزدستوراساسی اوررسیدبھی حسب ذیل پتہ پرارسال فرمادیں۔

منشی رسول خاں صاحب مدرس ناظم سنی کانفرنس جالون۔

نیزپوسٹر پروگرام اجلاس بھی۔

مرسلہ خادم سنی کانفرنس سیدمحمدعبدالسلام قادری غفرلہ

[پتہ: حضرت صدرالافاضل مولانا نعیم الدین صاحب ناظم اعلیٰ چوکی حسن خاں مرادآباد، سنبھل]



(۴)

عالی جناب صدرالافاضل صاحب مدظلہ العالی

آداب سلام قبول ہو۔

کولہ سنی کانفرنس کی رپورٹ غالباًنظرسے گزری ہوگی، اب چاندوربازارضلع امراؤتی کی حاضرہے۔حسب ذیل مجلس منتظمہ کےاراکین منتخب ہوئے۔

(صدر) سیٹھ محمدعباس صاحب

(نائب صدرنیزخازن) عبدالنبی صاحب ٹھیکیدار

(ناظم) قاضی اکبرعلی صاحب

(نائب ناظم) شیخ منیرصاحب

(ممبران مجلس)

شیخ محمودصاحب،وشیخ گلاب صاحب،منورخان صاحب،رحیم بخش صاحب عبدالقدیرصاحب،شیخ اسماعیل صاحب،امیرعلی صاحب،حسن خان صاحب،خیرات علی صاحب،خیراللہ شاہ احمد۔

اب قرطاس رکنیت نیزرسیدبھی بنام ناظم روانہ فرمائیے اوراگراس کی قیمت رکھی ہےتو لکھیے تاکہ ارسال خدمت کی جائےلیکن یہ جلدآناچاہیے۔

پتہ:: قاضی اکبر علی صاحب
ناظم دفتر سنی کانفرنس چاندور باز ارضلع امراؤتی (برار)
نوٹ: فیس داخلہ وصول ہونے پر دفتر مرکزی کے لیے ارسال کیا جائے گا۔
راقم خادم سید محمد عبدالسلام قادری باندوی غفرلہ



(۵)

از رائصہ
حضور صدر الافاضل مدظلہ
اداب سلام قبول باد!!
رائصہ میں حسب ذیل سنی کانفرنس کی تشکیل ہوگئی ہے۔
صدر، عبداللہ خان صاحب رئیس
نائب، شیخ سکندر بخت صاحب
ناظم، چودھری نصیر...رئیس
نائب، محمد الیاس خاں صاحب
خازن، سیٹھ....

ممبران

حکیم مہر خاں صاحب، منور خاں صاحب قادری
مولوی عبداللہ صاحب، مولوی رشید احمد خاں صاحب
نور محمد صاحب انصاری
امیر محمد صاحب سیکرٹری
چودھری منظور بیگ صاحب

....

گزارش یہ ہے کہ اپنے پریس رضاکاروں کے لیے .....خوبصورت بجھوادیجیے، جو ہر جگہ قیمتاً دیے جائیں گے۔ سبز جھنڈا دفتر سنی کانفرنس کے ہر جگہ فرمائش ہے، کیا کروں؟ نیز رضاکاروں کی وَردیاں کس قسم کی ہوں گی۔ آل انڈیا ہر جگہ رضاکاروں کا لباس ایک ہی قسم کا ہونا چاہیے.............

خادم سید محمد عبدالسلام قادری غفرلہ



(۶)

۷۸۶

بحضور صدر الافاضل صاحب مدظلہ

آداب سلام قبول ہو۔

واردھا میں ضلع سنی کانفرنس کا قیام ہوگیا ہے۔ جس کے صدر حضرت مولانا مولوی محمد حسن خاں صاحب ندوی نقشبندی مجددی خطیب جامع ہوئے۔

نائب صدر حاجی سیٹھ محمد اسماعیل صاحب وحکیم امیر میاں صاحب

(ناظم) مولوی عبدالحمید صاحب امام مسجد نگینہ (زیر انتظام کچھی صاحبان)

نائبین ناظم محمد سراج الدین صاحب پان والے، مرزا غفور بیگ صاحب فروٹ مرچنٹ

(خازن) سیٹھ حاجی صالح محمد (میمن)

ممبران

(۱) بابو حبیب محمد رئیس واردھا

(۲) بابو قاسم صاحب

(۳) سیٹھ عبدالغنی صاحب پہلوان چمن ہوٹل والے

(۴) شیخ وزیر صاحب ریٹائرڈ کلکرک سیشن جج

(۵) عبدالحکیم صاحب شفتہ

(۶) شیخ امام صاحب

(۷) عقیل احمد علی صاحب

(۸) جناب سیٹھ عبداللہ صاحب وزیریہ ہوٹل وردھا

اب حضور قرطاس رکنیت اور عدد دستور اساسی فوراً روانہ فرمادیں تاکہ عمل درآمد ہونے میں فرق نہ ہو دیر ہونے سے خراب ہوتا ہے

اس پتہ پر ارسال فرمادیں۔ مولانا مولوی محمد حسن خان صاحب ندوی نقشبندی مجددی خطیب جامع مسجد صدر دفتر سنی کانفرنس وردھا سی پی

راقم ناچیز سید محمد عبدالسلام قادری غفرلہ



(۷)

۷۸۶

بحضور صدرالافاضل صاحب و مولانا محمد عمر صاحب مدظلہ

آداب سلام قبول ہو۔

فتح پور سنی کانفرنس کے انعقاد کی رپورٹ ارسال ہوچکی ۔الہ آباد میں جاکر قائم کردی جو حسب ذیل ہے۔

مولانا نظام الدین صاحب ناظم تعلیمات......صدر

مولانا نعیم الدین صاحب مدرس مدرسہ سبحانیہ و مولانا عبدالقدوس صاحب نائبین صدر

مولانا الحاج سکریٹری دریاباد......ناظم

مولانا عبدالرب صاحب و مولانا حکیم احسن صاحب نائبین ناظم

قاری رجب علی صاحب مدرس مدرسہ مصباح العلوم......خازن

مولانا فہیم اللہ صاحب مفتی مدرسہ ،مولانا حکیم محمد احسن صاحب ممبر مدرسہ سبحانیہ وقاری محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد سرپرست

ممبران مجلس شوری

مولانا حزب اللہ ،مولوی اشتیاق احمد ،مولوی عبدالحی ،مولوی حافظ عبدالاحد ،قاری ولی محمد ،مولوی حکیم غلام مصطفیٰ صاحب ،شیخ سلیم ،مولوی نظیرالحی صاحب ،مولوی حکیم محمد یونس صاحب نوری ناظم نشرواشاعت۔

ضروری گزارش یہ ہے کہ جب حضور کے کرم نے اس ناچیز کو ناظم تبلیغ آل انڈیا بنادیا اوراس خدمت کو خادم سرگرمی سے سرانجام دے رہاہے تو حضور یہ بھی ضروری ہے کہ میرے عریضوں کا جواب اوردریافت طلب اُمور کا جلد از جلد ملنا چاہیے۔ حضور کی عدم موجودگی میں دفتر کو اس کا خیال رکھنا چاہیے ورنہ سارا کام خراب ہوتا ہے۔ اس طرح کام بہتر طریقہ سے انجام نہیں پاتا ،نہ کوئی فائدہ ہے۔ عرصہ ہوا کہ ناچیز نے دوعدد قرطاس رکنیت مولوی سید احسان علی صاحب کا اورمولوی شاہ ....صاحب کا روانہ کیے۔ ان کے پانچ پانچ روپیہ میرے پاس جمع ہیں۔ دریافت کیا تھا کہ آل انڈیا رکنیت کی فیس دفتر روانہ کردوں یا ضلع کے خازن کے پاس جمع کردوں؟ علاوہ ان دونوں حضرات کے لیے پروانہ رکنیت وغیرہ طلب کیا تھا،اب تک کچھ جواب نہ ملا، لہٰذا گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل دریافت طلب اُمور کا جلد جواب عنایت ہو۔

(۱) جن علماء ومشائخ کو میں آل انڈیا کا رکن بناؤں ان کی فیس داخلہ کہاں جمع کی جائے۔

(۲) کسی صاحب کو ان کے جذبۂ سنیت اورکارگردگی پر سفارش کسی عہدہ کی دفتر کو کرسکتا ہوں یا نہیں؟

(۳) جن جن مقامات پر سنی کانفرنس قائم کی جائے وہاں کے لئے رسید بھی اورقرطاس رکنیت نیز دستوراساسی کہاں سے ملے گا ؟ مرکز سے یا صوبہ سے

یا خود چھپوائیں۔؟

(۴) ہر جگہ سے رقم فیس داخلہ سے کچھ رقم صوبہ اور مرکز کو بھی روانہ کرنا ہوگی یا نہیں اور ہوگی تو کس قدر۔؟

دیگر ہدایات کا جو اس سے متعلق ہوں مطلع کرنا ضروری ہے ورنہ مجھے کام کرنے میں دُشواری ہوتی ہے اور وہاں رسید بھی قرطاس رکنیت وغیرہ نہ پہنچنے پر میرے پاس شکایات ہوتی ہیں۔ تاریخ آل انڈیا اجلاس بنارس سے مطلع فرمائیں۔ جواب جلد اس پتہ سے۔

مولوی سید محمد عبدالسلام قادری معرفت سید فضل حسن صاحب

محلّہ ابونگر فتح پور.....

جواب اسی ڈاک پر مرحمت ہو۔

سید محمد عبدالسلام قادری غفرلہ

ضروری گزارش

علماء اہل سنت بالخصوص نعیمی اشرفی اکثر وبیشتر سنی کانفرنس کی تبلیغ سے قطعی غافل ہیں، ان کو خصوصیت کے ساتھ ہدایت ہونی چاہیے۔

مولانا عبدالعزیز صاحب فتح پوری دھوراجی، مولانا اعجاز احمد غوثی پوری، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کو بھی ایک خط اڑیسہ لکھنا چاہئے۔ الہ آباد تشکیل ہوگئی، عمل درآمد نہیں ہوا۔ تاکید ہونی چاہیے۔

مولانا نظام الدین صاحب، مولانا عبدالرب صاحب، الحاج حکیم محمد یونس صاحب وغیرہم کو کہ سنی کانفرنس کو جلد از جلد کامیاب بنائیں حضور کے لکھنے سے بے حد اثر ہوگا۔ فقط



مکتوب مولانا عبداللطیف بریلوی

بخدمت عالی جناب ناظم صاحب آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ آگرہ میں ۱۶/اپریل بروز منگل کو جناب قبلہ مفتی عبدالحفیظ صاحب ایک جلسہ ہوا۔اوراس میں عام مسلمانان آگرہ کی رائے سے شاخ جمہوریۃ الاسلامیہ قائم ہوگئی،گلی نصیر خان آگرہ میں۔اورحسب ذیل اشخاص عہدے دار مقرر فرمائے گئے۔

(۱)صدر جناب مولانا مولوی مفتی قمرالدین احمد صاحب اشرفی الجیلانی نائی کی منڈی،آگرہ

(۲)سیکرٹری جناب حکیم ڈاکٹر سید معظم علی صاحب لوہا منڈی،آگرہ

(۳)نائب صدر جناب مولانا عبداللطیف صاحب بریلوی امام مسجد ککو گلی نائی کی منڈی،آگرہ

(۴)دوسرے نائب صدر سید عبدالقادر قادری اشرفی الجیلانی لوہا منڈی،آگرہ

(۵)جائنٹ سیکرٹری جناب حافظ عبدالرشید صاحب خطیب مسجد پانچو کی،آگرہ

(۶)خزانچی جناب مہدی حسن صاحب نئی بستی،آگرہ

(۷)پروپگنڈہ سیکرٹری محمد فیاض الدین صاحب گلی نصیر خان،آگرہ

اراکین مجلس عاملہ

(۱)حاجی امیر اللہ صاحب

(۲)منشی عبدالعزیز صاحب

(۳)رسول احمد صاحب

(۴)حکیم سید امین علی صاحب

(۵)منشی عبدالرزاق صاحب

(۶) عبد العزیز خان صاحب اشرفی الجیلانی

(۷) بشیر الدین صاحب

(۸) عبد الشکور صاحب

آگرہ سے چھ نمائندے حاضر ہوں گے۔ بروز جمعہ یہاں سے روانہ ہو کر شنبہ کو بنارس پہنچیں گے۔

(۱) صدر مولانا مفتی قمر الدین احمد صاحب

(۲) ناظم جناب حکیم ڈاکٹر سید معظم علی صاحب

(۳) نائب صدر مولانا عبد اللطیف صاحب

(۴) دوسرے صدر سید عبد القادر اشرفی الجیلانی

(۵) پروپگنڈہ سیکرٹری محمد فیاض الدین صاحب گلی نصیر خان آگرہ

(۶)...خان صاحب قادری اشرفی لوہا منڈی آگرہ

نائب صدر جمہوریت اسلامیہ



مکتوب علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

تعارف

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی بن حافظ عبدالرحیم اعظمی محلّہ کریم الدین پور گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں ذی قعدہ ۱۳۳۳ھ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والدگرامی اور مقامی اساتذہ سے حاصل کی۔ درس نظامی جماعت رابعہ تک مدرسہ معروفیہ، پورہ معروف حاصل کی۔ ۱۰؍شوال ۱۳۵۲ھ امروہہ کے مدرسہ محمدیہ حنفیہ میں داخل ہوئے اور پھر صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی کے ہمراہ مدرسہ منظر اسلام میں آگئے اور یہاں رہ کر صدرالشریعہ، مفتی اعظم ہند، حجۃ الاسلام، مولانا محمد رضا خاں سے تحصیل علم فرمایا۔ صدرالشریعہ جب دادوں ضلع گڑھ مدرسہ حافظیہ سعیدیہ گئے تو آپ بھی ساتھ ہولیے اور وہیں دورۂ حدیث کے بعد ۱۳۵۶ھ کو فراغت پائی۔ مولانا سید مصباح الحسن مودودی کے مقدس ہاتھوں سر پر دستارِ فضیلت رکھی گئی۔ حضرت شاہ ابرارحسن مجددی شاہ جہانپوری سے مرید ہوئے اور حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں سے اجازت وخلافت حاصل کی۔ دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور کے علاوہ ہندوستان کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ بحرالعلوم علامہ عبدالمنان اعظمی جیسے نامور ومشہور تلامذہ پیدا کیے۔ سنی کانفرنس وغیرہ تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ درجن بھر سے زیادہ کتابیں یادگار چھوڑیں کتابوں میں سیرت مصطفیٰ کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔

۵؍رمضان ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۵؍مئی ۱۹۸۵ء بروز جمعرات کو دارِفنا سے دارِبقا کی طرف کوچ فرماگئے۔



مکتوب

سیدی وسندی المحترم حضرت اقدس ناظم صاحب قبلہ مرکزی آل انڈیا سنی کانفرنس
دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ المولیٰ تعالیٰ مزاج گرامی بخیر!!!

حسب الارشاد اعظم گڑھ ضلع سنی کانفرنس کی تشکیل کر دی گئی ہے اور اس کے ماتحت مقامی انجمنیں گھوسی ادری مئو وغیرہ مضافات میں بعض جگہ قائم ہو چکی ہیں اور بعض دوسرے مقامات میں مستقبل قریب میں قائم کر دی جائیں گی۔ مرکزی کانفرنس کے ساتھ الحاق فرما کر ضروری ہدایات و کاغذات ارسال فرمائیے اور روداد و تجاویز جلسہ حاضر خدمت ہیں۔

تجاویز

آج بتاریخ ۱۹/ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ بروز یکشنبہ بوقت ۹ بجے دن دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ میں سنی مسلمانوں کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب قبلہ صدرالمدرسین مدظلہ العالی منعقد ہوا، جس میں مبارکپور و مضافات کے ذمہ دار سنی مسلمان شریک ہوئے اور غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق پاس کی گئیں:

(۱) یہ جلسہ باتفاق رائے طے کرتا ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی تجویز کے مطابق ضلع سنی کانفرنس مبارکپور میں قائم کی جائے۔

(۲) باتفاق رائے یہ طے پایا کہ سنی کانفرنس کے دو ایوان بنائے جائیں۔ ایک ایوان خاص جو ضلع کانفرنس کا ہوگا، اور ایک ایوان عام جو مقامی ہوگا۔

ایوان خاص کے لیے مندرجہ ذیل حضرات اراکین و عہدہ داران باتفاق آراء منتخب کئے گئے۔

حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب قبلہ

صدر المدرسین دار العلوم اشرفیہ...... صدر
حضرت مولانا مولوی عبد المصطفیٰ صاحب الازہری رضوی
(فاضل از ہر مصر)......نائب صدر
حضرت مولانا مولوی عبد المصطفیٰ صاحب اعظمی مجددی
مدرس دار العلوم اشرفیہ...... ناظم
حضرت مولانا مولوی سید شمس الحق صاحب مدرس دار العلوم اشرفیہ......نائب ناظم
جناب مولوی فقیر اللہ وسلامت اللہ صاحبان مبارکپوری......خازن
حضرت مولانا حافظ عبد الرؤف صاحب بلیاوی مدرس مدرسہ......نائب ناظم
مجلس عاملہ کے لیے مندرجہ ذیل حضرات اراکین نامزد کیے گئے۔

حضرت مولانا خلیل صاحب جین پور، حضرت مولانا عبد الستار صاحب ساکن گھوسی، حضرت مولانا حکیم عبد السلام صاحب ادری، حضرت مولانا محمد ثناء اللہ صاحب مئو، حضرت مولانا محمد عمر صاحب خیر آباد، حضرت مولانا محمد سعید صاحب (فتح پورتال نرجا)، حضرت مولانا شمس الحق صاحب اعظم گڑھ، حضرت مولانا عبد الحق صاحب ولید پور، حضرت مولانا علی احمد صاحب مبارکپور، جناب مولوی حکیم نذیر احمد صاحب بھیراں، عبد العزیز عفی عنہ

۱۹/ذی الحجہ ٦٤ھ
فقیر عبد المصطفیٰ الاعظمی المجددی عفی عنہ
ناظم ضلع سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ



مکتوب مولاناعظمت اللّٰہ شاہ پالنپوری

بخدمت شریف والا جناب فاضل الافاضل مولا نا مولوی مفتی حاجی حکیم حافظ قاری محمد نعیم الدین صاحب زاداللہ شرف وحضرت قبلتی انیسی اختصاص الدین صاحب بعد آداب تسلیمات کے گزارش ہے کہ برخوردار محمد طالب علی کی طبیعت لقوہ کے اثر ہونے کا سن کر بہت فکر ہو رہی ہے۔لکھ نہیں سکتا ہوں۔ایک صرف اس کی کمی کہ وہ ہم سے دُور ہیں اور ہم ان سے دُور ہیں۔واللہ آپ پر تو ہماری جان تک قربان ہے۔سنبھالنے کا وغیرہ کچھ فکر نہیں ہے۔

التماس ہے کہ طالب علی کی طبیعت میں مرض افاقہ ہوتا چلا ہو تو شکر ہے اور علاج کریں۔کلی صحت ہونے سے ایسا علاج کریں کہ ہمیشہ کو اس کا اثر نہ رہے اور اگر علالت خدانخواستہ کچھ زائد ہو تو کسی صاحب کو ہمراہ کر کے گھر کو روانہ کر دیں۔آمدرفت کا خرچہ کرایہ ادا کر دیں گے یا تار سے جواب دے دیں کہ ہمیں سے کوئی آجائے۔بہر حال آپ پر ہے جس طرح حکم ہوگا، کریں گے۔علاج وہاں اچھا کافی وافی ہوگا، یہاں مشکل ہے مگر دوسرے صاحب کے بجائے اگر طالب علی کو بھیجنا ہو تو حضرت اختصاص الدین صاحب ہی قدم رنجہ فرمائیں اور اپنی نیاز حاصل کرا جائیں۔

بس اب میں کچھ نہیں لکھ سکتا ہوں،آپ پر تو اگر سو جانیں ہوں تو قربان ہیں۔ اور آپ کی جانب سے ذرّہ برابر فکر نہیں ہے۔صرف ...ہی کا ہے۔جواب بہت جلد عنایت کریں۔

برخوردار عزیز محمد طالب علی شاہ سے بعد دعاء درازی عمر وترقی رزق کہ معلوم ہو کہ خط پڑھنے طبیعت کا سننے سے زندہ مرابرابر ہو گیا ہوں۔اللہ حافظ وناصر ونگہبان ہے۔اگر تم کو افاقہ ہوتا چلا ہے کافی اُمید ہے تو علاج کراؤ اور اگر خدانخواستہ علالت زیادہ ہو تو کسی صاحب کو ہمراہ لے کر چلے آؤ۔ان کا خرچہ کرایہ سب ادا کر دیا جائے گا، جو بھی ہو۔جواب جلد دو۔

علاج جیسا ہوگا وہاں - یہاں نہیں ہوسکتا۔ اب تم کو اوران حضرات کو اختیار ہے ۔ مناسب جانیں وہ کریں۔

............مولانا صاحب کو معلوم ہے کہ واللہ اس حیثیت کی طاقت کا نہیں ہوں مگر آپ کی بدولت یہ کچھ خدا کرا رہا ہے۔

جواب سے جلد سرفراز فرمائیں، دل کو قرار و تسکین نہیں تھا ان کو بھی خط لکھا ویسے یہ مجھ کو معلوم ہے۔

المرسلہ: پیر جی محمد عظمت اللہ شاہ از دھانیرہ ضلع پالنپور

[بخدمت فاضل الافاضل مولانا مولوی مفتی قاری حافظ حضور حکیم نعیم الدین صاحب وحضرت اختصاص الدین مولوی صاحب، شیش محل بازار دیوان متصل شیش محل مدرسہ جامعہ نعیمیہ میں مرادآباد، تاریخ مہر ڈاک۔ ۱۹۴۳/۳/۲۶ء]



مکتوب حکیم عین النعیم اٹاوی

۸۶/ ۹۲

سیدی ومولائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج عالی!!! باعث تکلیف دہی یہ امر ہے کہ شہر اٹاوہ میں بھی بہ تحریک مصباح طریقہ بدر الشریعہ سیدی وسندی حضرت مولانا سید مصباح الحسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ چشتی مودودی زیب سجادہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف اور بہ سعی بلیغ مخدوم ومحترم عالی جناب قاضی غلام الثقلین صاحب قادری قاضی شہر اٹاوہ مدفیوضہ مورخہ ۱۸/ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھجری نبوی... مطابق ۲۱/ اپریل ۴۶ء بروز یکشنبہ جمعیۃ العالیہ الاسلامیہ کی شاخ شہر کے لیے قائم ہوگئی، اور اس وقت اس کی تشکیل حسب ذیل ہوئی۔

(۱) بدر الشریعہ حضرت مولانا سید مصباح الحسن صاحب چشتی مودودی مدظلہ العالی، ......صدر

(۲) سیدی ومولائی حضرت مولانا الحاج حافظ قاری محمد اسمعیل صاحب چشتی مودودی محمود آباد مدفیوضاتہم العالیہ صدر مدرس مدرسہ معراج العلوم اٹاوہ......نائب صدر

(۳) حقیر حکیم محمد عین النعیم عفی اللہ عنہ،......ناظم

(۴) جناب داروغہ نذیر احمد صاحب......نائب ناظم

(۵) جناب شیخ حبیب اللہ صاحب چشتی سوداگر......خازن

(۶) جناب ماسٹر عبد اللطیف صاحب......نائب خازن

اس کے علاوہ مجلس منتظمہ بھی مرتب ہوگئی تھی۔ آل انڈیا اجلاس بنارس میں حضرت نائب صدر بحیثیت نمائندہ تشریف لے گئے تھے، ان کے بعد جب رجسٹر حضرت والا کی خدمت میں پیش ہوا تو آنجناب نے حسب ذیل عبارت تحریر فرمادی:

''میرے صدارتی انتخاب کا شکریہ، مگر چوں کہ یہ شہری کمیٹی بنائی گئی ہے جس

میں اُصولاً مقامی عہدیدار ہونے چاہیے، لہٰذا اس پر کمیٹی نظرثانی فرمائے تا نظرثانی قبول کرتا ہوں۔''

لہٰذا جلسہ سنی کانفرنس شہر اٹاوہ منعقدہ ۱۱ رمئی ۴۶ء میں یہ مسئلہ بھی پیش ہوا، اور مخدوم ومحترم عالی جناب قاضی غلام الثقلین صاحب قادری مدظلہ العالی قاضی شہر اٹاوہ صدر منتخب ہوئے۔ علاوہ ازیں خازن صاحب علالت سیل کا عذر پیش کیا جو معقول تھا۔ لہٰذا ان کے بجائے ان کے خلف اکبر جناب صفی اللہ صاحب چشتی سوداگر خازن منتخب ہوئے۔

دَور موجودہ میں ایک اہم معاملہ دَرپیش ہے یعنی اس مسجد کی امامت کا مسئلہ جس میں حضرت استادی عالی جناب مولانا عبداللہ صاحب ابوالاسرار دامت برکاتہم العالیہ زیب ممبر ومصلی رہے۔ ان کے تشریف لے جانے کا سبب یہ تھا کہ ایک خوش گلو چھپے ہوئے وہابی مولوی کو جہری تین نمازوں کی امامت دے دی گئی تھی۔ رفتہ رفتہ ان کا بالکل اصلی رنگ ظاہر ہوگیا۔ بہرحال اب وہ خود ہی چھوڑ کر چل دئے۔ جگہ خالی ہے۔ متولی صاحب کا فرمانا ہے کہ؛

باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

وہ مسجد قانوناً سنیوں کی ہے، ایکشن باز متولی مذبذبین میں ہے۔ اب ہم لوگ کچھ ضروری عدالتی حوالجات اور نقول کاغذات حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں مگر ابھی سے خدمت عالی میں گزارش ہے کہ یہاں کے لیے جناب والا کا انتخاب ہی قابل قبول ہوسکتا ہے۔ لہٰذا حضور والا کی رائے عالی کا انتظار رہے گا۔ بہتر ہو کہ منتخب شدہ حضرت کی درخواست بھی آجائے۔ باقی حالات ان شاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً خدمت عالی میں پیش ہوتے رہیں گے۔ طالب دعائے مغفرت۔

کفش بردار: حکیم عین النعیم
محلّہ ثابت گنج شہر اٹاوہ



(غ)

مکتوب قاضی غلام الثقلین

(۱)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حامی سنت ماحی بدعت صدر الافاضل فخر الاماثل امام المناظرین تاج المفسرین دامت برکاتھم العالیہ

پس از آداب وسلام غلامانہ بکمال ادب گزارش خدمت بابرکت ہے کہ حضرت کے مطبوعہ کرم نامہ سے اہتمام شان آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کا اجلال ورفعت پیش نظر ہے۔ حضور کی دعاؤں کا یہ ثمرہ ہے کہ یہاں مذہب حق اہل سنت والجماعت پر مختلف عقائد کی بوچھاڑیں ہوتے ہوئے بھی کل ۱۸/ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ کو بفضل مولیٰ تعالیٰ تشکیل سنی کانفرنس ہوہی گئی، جس کی ترجمانی اوراس کے عہدیداران وممبران کی فہرست جناب مولانا مولوی حافظ قاری محمد اسمٰعیل صاحب چشتی مودودی محمود آبادی نائب صدر شہری سنی کانفرنس اٹاوہ جو بطور نمائندہ تشریف لا رہے ہیں- پیش کریں گے۔

حضرت مولانا صاحب ممدوح ۲۷/اپریل ۴۶ء کو اپر انڈیا ایکسپریس سے اغلباً بارہ بجے دن کو بنارس کینٹ پہنچیں گے اور حضرت کے ہمراہ جناب حکیم ڈاکٹر عین النعیم خاں صاحب ناظم سنی کانفرنس اٹاوہ بھی ہوں گے۔

حقیر چند وجوہات کی بنا پر معذور ہے، حاضری سے قاصر ہے جس کا قلبی صدمہ ہے۔ معذرت پیش کرتا ہے۔

اُمید واثق ہے کہ آنجناب بہ نظر ترحم حقیر کی معذرت قبول فرماتے ہوئے غیر حاضری معاف فرمائیں گے۔

حقیر اس متبرک کانفرنس کی جمیع تجویزات واحکامات پر کامل اعتماد واتفاق کا اظہار کرتا ہے، اور قلبی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

فقط حدادب

حضور کا کفش بردار

حقیر قاضی غلام الثقلین قادری عفی اللہ عنہ

۱۱رجمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ

[۲۲راپریل ۴۶ء یوم دوشنبہ، پتہ: قاضی شہراٹاوہ یوپی (مدرسہ عربیہ معراج العلوم شہراٹاوہ یوپی) کے لیٹر پیڈ پر یہ خط ہے۔



(۲)

مخزن علوم سبحانی معدن فیوض یزدانی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت صدرالافاضل

استاذ العلماء دامت برکاتھم العالیہ

بعد آداب وسلام غلامانہ التماس خدمت سراپا برکت ہے کہ ماقبل عریضہ ہذا ایک عریضہ کل ۲۲راپریل ۴۶ء کو بنابر اطلاع قیام شہری سنی کانفرنس اٹاوہ ارسال خدمت بابرکت کرچکا ہے۔ یقین ہے کہ ملاحظۂ حضور سے گزرا ہوگا۔ آج صبح کی ڈاک سے ایک پیکٹ متبرک پوسٹر کانفرنس شرف صدور لایا۔ اس سے پیشتر بھی ۲ قطعہ پوسٹر صادر ہوئے تھے۔ جملہ پوسٹر کی حقیر نے بذات خود مساجد جامع امائد میں اور مناسب موقع پرآویزاں و چسپاں کیا ہے۔

شہر کی کانفرنس کی تشکیل کے واسطے مخصوص برادران ملت کو خود گشت کر کے شریک جلسہ ہونے کی دعوت دی تھی۔ جس میں چند حضرات کسی مجبوری کی وجہ سے نہ تشریف لا سکے۔ بقیہ حضرات شریک جلسہ تھے۔

عہدیداران مندرجہ منتخب ہوئے۔

(۱) عالی جناب حضرت مولانا مولوی شاہ سید مصباح الحسن صاحب چشتی مودودی صاحب سجادہ پھپھوند......صدر

(۲) عالی جناب حضرت مولانا مولوی الحاج حافظ قاری محمد اسمعیل صاحب چشتی

مودودی......نائب صدر (جوسر دست اٹاوہ میں قیام پذیر ہیں بہ سلسلہ صدر مدرسہ)

(۳) جناب حکیم ڈاکٹر عین النعیم خاں صاحب محلّہ ثابت گنج اٹاوہ......ناظم

(۴) جناب داروغہ نذیر احمد صاحب محلّہ شاہ قمر......نائب ناظم

(۵) جناب ملاں شیخ حبیب اللہ صاحب محلّہ پوستی خانہ......خازن

(۶) جناب ماسٹر عبداللطیف خاں صاحب محلّہ......نائب خازن

بقیہ چھ ممبر صاحبان ہیں جن کے اسمائے گرامی جناب ناظم صاحب حاضر ہوکر پیش کریں گے۔

حقیر کے جو اور خدمت ہو دل و جان سے ہر وقت حاضر ہے۔

فقط حد ادب

کفش بردار

قاضی سید غلام الثقلین قادری عفی اللہ عنہ اٹاوہ

[مدرسہ عربیہ معراج العلوم شہر اٹاوہ یوپی کے لیٹر پیڈ پر یہ خط ہے۔]



مکتوب مولانا غلام محی الدین

تعارف

حضرت مولانا قاری غلام محی الدین رضوی بن حافظ قاری غلام جیلانی پیلی بھیت میں پیدا ہوئے۔ حضرت شاہجی محمد شیر میاں علیہ الرحمہ نے تحنیک فرمائی۔ رسم بسملہ حضرت مولا وصی احمد محدث سورتی نے کرائی۔ دس سال کی عمر میں حافظ قرآن ہوگئے تھے۔ لکھنؤ مدرسہ فرقانیہ میں قاری محمد نذر سے قراءت کی کتابیں پڑھیں۔ اور پھر درس نظامی کے لئے مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت میں محدث سورتی کے پاس پہنچ گئے۔ میزان وغیرہ کتابیں حضرت سے پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت کے داماد مولانا محمد شفیع رضوی بیسلپوری سے کچھ کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد خیرآباد مدرسہ نیازیہ میں معقولات ومنقولات کی کتابیں پڑھیں۔ مدرسہ عالیہ رام پور سے درس نظامی کی تکمیل کی، اور سند حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف کے لیے بریلی شریف پہنچے اور وہاں حجۃ الاسلام سے خصوصی طور پر شرف تلمذ حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ میں والد گرامی کے علاوہ محدث سورتی، حجۃ الاسلام، صدرالشریعہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

شاہ جی محمد شیر میاں سے شرف بیعت وارادت حاصل کیا۔ والد گرامی جو حضرت شاہ جی محمد شیر میاں کے خلیفہ تھے- ان سے اور حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں بریلوی سے تمغہ اجازت وخلافت حاصل ہوا۔ مدرسہ آستانہ شیریہ پیلی بھیت سے تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ دادوں ضلع علی گڑھ میں نواب احمد جان کے مدرسہ میں بھی مدرس رہے، اور پھر ہلدوانی ضلع نینی تال میں مستقل مقیم ہوگئے اور وہاں ایک مدرسہ بنام اشاعت الحق قائم کیا، جہاں آج بھی تعلیم وتربیت اسلامی کا سلسلہ قائم ہے۔ چند مشاہیر تلامذہ چھوڑے۔

شعبان المعظم ۱۳۹۹ھ کو کراچی گئے لیکن کچھ عرصہ ٹھہر کر واپس آگئے تھے۔

۷ رجب ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۸۵ء جمعرات کے دن صبح فجر کے بعد وصال ہوا۔ دوسرے روز جمعہ کو نماز جنازہ ادا کی گئی۔ ہلدوانی ضلع نینی تال ہی میں تدفین عمل میں آئی۔ مزار پاک آج بھی مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

مکتوب

۲۲/۴/۴۶

از ہلدوانی نینی تال

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!!

ہم مندرجہ ذیل نمائندے سنی کانفرنس ہلدوانی ضلع نینی تال کی طرف سے مورخہ ۲۷ کو چل کر بنارس پہنچیں گے۔ اطلاعاً عرض ہے:

اسماء

مولانا قاری غلام محی الدین خاں صدر خطیب جامع ہلدوانی

حاجی سخاوت حسین صاحب نائب صدر

محمد حسین خان صاحب نائب ناظم

غلام محی الدین



مکتوب غلام مصطفی رضوی

۳۰ر صفر ۱۳۶۵ھ بمطابق ۲۴ جنوری ۱۹۴۶ء

بعد نماز مغرب برمکان شیخ شجاعت علی صاحب میں سنی کانفرنس کے مسائل کو خوب اچھی طرح سمجھا دیا۔ بہت سے قرب وجوار کے معزز حضرات موجود۔ سب لوگوں نے بخوشی اس میں شرکت کرنا باعث نجات اخروی سمجھا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات اراکین مقرر ہوئے۔

(۱) صدر......محمد حنیف الدین صاحب
(۲) نائب صدر......منشی کرامت صاحب
(۳) ناظم......محمد نعیم الدین صاحب
(۴) نائب ناظم......محمد حبیب اللہ صاحب
(۵) خازن......علی امام صاحب
(۶) محاسب......حفیظ الدین صاحب

اور چالیس حضرات اسی وقت اس کے ممبران میں داخل ہوئے، اور بہت سے لوگوں نے وعدہ کیا۔

خدا کی ذات سے اُمید قوی ہے کہ ایک ماہ میں تمام تھانہ عمرپور میں سنی کانفرنس قائم ہو جائے گی۔ فقط والسلام

ناچیز غلام مصطفیٰ رضوی
ناظم تھانہ سنی کانفرنس عمرپور مدرس اول مدرسہ خیر المدارس عمرپور
۳۰ر صفر المظفر ۱۳۶۵ھ بمطابق ۳ر فروری ۱۹۴۶ء بروز یکشنبہ



(م)

مکتوب محدث اعظم ھند

سیدمحمداحمد کچھوچھوی

تعارف

سید محمد احمد بن مولانا سید نذر اشرف الملقب بہ محدث اعظم ہند ۱۵رذیقعدہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء بروز بدھ قصبہ جائس ضلع بریلی میں پیدا ہوئے۔ والدگرامی سے ابتدائی تعلیم حاصل کی، مدرسہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ سے فضیلت کی تکمیل فرمائی۔ حضور محدث سورتی کی بارگاہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ فن فتوی نویسی حضور اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں رہ کر حاصل کیا۔ اساتذہ میں علامہ عبدالباری فرنگی محل، علامہ لطف اللہ علی گڑھی، حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، علامہ عبدالمقتدر قادری بدایونی، علامہ وصی احمد محدث سورتی، کے اسماء مبارکہ مشہور ہیں۔

ابوالمحمود سید شاہ احمد اشرف کچھوچھوی سے بیعت ہوئے۔ مذہبی، سیاسی، ملی اور سماجی میدان میں بہت سی نمایاں خدمات انجام دیں۔ تحریک شدھی، تحریک التوائے حج، وغیرہ میں خوب حصہ لیا۔ ملک و بیرون ملک بہت سے تبلیغی دورے فرمائے۔

پچاس کے قریب کتابیں یادگار چھوڑیں۔ آخری ایام میں علیل ہوگئے۔ لکھنؤ اسپتال میں زیر علاج رہے اور آخر ۲۵ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو وصال ہوا۔ جنازہ لکھنؤ سے کچھوچھہ لایا گیا اور حضور سرکار کلاں نے نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں کچھوچھہ شریف خانقاہ اشرفیہ میں تدفین عمل میں آئی۔



مکتوب

حضرت بابرکت دامت معالیکم

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

آداب خسروانہ کے بعد۔حضرت کی دعاؤں کی برکت وکرامت ہے کہ گزشتہ شنبہ کوشہزادہ ذیجاہ سجادہ نشین صاحب سلمہ مکان آ گئے۔ان کی مختصر داستان یہ ہے کہ ۲ر ستمبر کوصبح کے وقت دہلی پہنچے۔ اس وقت وہاں کوئی شورش نہ تھی پہلے گلی قاسم جان گئے وہاں حکیم صاحب کے مکان میں تنگی تھی، لہٰذا فراش خانہ زینت محل میں سید آل حسن ہاپوڑی کے یہاں قیام کیا۔۳ر کوسنا کہ حاشیہ دہلی میں فتنہ اُٹھ پڑا،اوراب واپسی پل سے ناممکن ہے۔ ۴ر کودہلی میں فساد شروع ہوگیا۔۱۸ر دن تک اسی زینت محل میں خوف وہراس کے عالم میں بندر ہے۔ انہیں ایام میں جسٹس معین الدین رامپور ہائی کورٹ کواطلاع پہنچی کہ سید صاحب دہلی میں لاپتہ ہیں۔ انہوں نے رامپور کے فوجی افسر کوتحقیق حال کے لئے گلی قاسم جان دہلی بھیجا،وہاں سے حکیم اشتیاق احمد کے بھتیجے حکیم مختار احمد کسی طرح زینت محل گئے۔تو میاں نے جج صاحب کولکھا کہ ہم اس طرح پابند ہیں اور ہمارے ساتھ ایک سو اپنے عزیزان ہیں ہماری ہرممکن مدد کیجئے۔ابھی رامپور کی مدد نہیں پہنچی کہ زینت محل کوپھونک دینے کی افواہ پہنچی۔ناچار انیسویں دن وہاں سے موٹر پرفرار کر کے کسی طرح پناہ گزینوں کے قلعہ میں پہنچے۔وہاں ایک شب رہےاور پریشانیاں دیکھ کراب زیادہ...ہوئے۔دوسرے دن پتہ چلا کہ ٹرین پاکستان جارہی ہے اوران کے ساتھ فوج ہے،اور پورااطمینان ہے۔ اسی پرسید آل حسن کے قافلہ کے ساتھ لاہور کے ارادہ سے گئے۔یہاں اسٹیشن پراس ٹرین پرحملہ ہوا۔مشہور ہوا کہ بارہ ہزار سکھ حملہ آور ہیں۔گاڑی رُک گئی۔ساتھ کی فوج خاموش رہی۔اس میں ایک انگریز تھا،اس کی کسی نے نہ سنی۔ابھی حملہ شروع ہوا تھااور کچھ مسلمان شہید ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یوں مدد فرمائی کہ قریب ہی مسلم پناہ گزینوں کا ایک قافلہ جارہا تھا،جن

کے ساتھ پاکستان کی فوج تھی جن کی تعداد پانچ سو بتائی گی ان لوگوں نے ٹرین کا سانحہ سنا تو دوڑ پڑے اور ٹرین کو پشت پر رکھ کر حملہ آوروں پر مشین گن چھوڑنے لگے۔ ان کا مورچہ میاں کے ڈبہ کے پاس تھا، اس فوج نے حملہ آوروں کو ختم کر دیا یا ان کے منہ پھیر دیے۔ اس میں وقت اتنا صرف ہوا کہ ٹرین تیسرے دن لاہور پہنچی۔ انبالہ کے بعد اس تین دن میں ٹرین میں ایک قطرہ پانی کا نہ تھا۔ ایک معصوم بچہ نے........ پیاس کی شدت میں دم توڑ دیا۔ سید آل حسن کی ایک ضعیفہ سمدھن کی روح شدت پیاس میں نکل گئی۔ لاہور پہنچے تو ایسے پیاسے کہ سب جاں بلب تھے۔ بیماروں کی طرح اُتارے گئے۔ وہاں اسٹیشن پر برف لیے مسلمان موجود تھے، سب ٹوٹ پڑے۔ مغل پورہ اسٹیشن پر اُترے اور اس صورت میں حزب الاحناف دفتر میں پہنچے، کہ سید صاحب پہچان نہ سکے۔ نہلا یا دھلا یا ایک ہفتہ آرام دیا۔ اب قابل سفر ہوئے اور کراچی آ گئے کہ ہوائی جہاز ہے مگر ایسا جو یوروپین کمپنی کا ہو، اور جو دہلی اُترنا درکنار وہاں گزر بھی نہ کرے۔ چنانچہ گزشتہ پنج شنبہ کو ڈچ کمپنی کا جہاز ملا جو کراچی سے ۳...بجے شب کو دوڑا اور ۱۰ بجے دن کو کلکتہ میں اُترا، ۱۱ بجے بندھو میاں کی دکان پر پہنچے۔ ان کو ساتھ لایا ہوں وہ اسٹیشن آئے، اور طرن ایکسپریس سے روانہ ہوئے۔ دوسرے دن ۲ بجے دن کو اکبر پور عصر کے وقت بسکھاری مغرب کے وقت درگاہ شریف اور عشا کے وقت کچھوچھہ شریف آ گئے۔ اچانک آئے مگر مسلمان تو مسلمان ہندو بھی ٹوٹ پڑے جلوس کی شکل میں آبادی میں گزرے۔

فللّٰہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ

ان ہوش رُبا خطروں میں ایک بات ایسی ہوئی کہ جو ہمارے خاندان کے سخت ترین خطرہ کا علاج ہے اور وہ مقدمہ خانقاہ ہے کہ کس طرح فیصلہ ثالثی میں آیا اور انہیں ایک دوسرے سے اس قدر رُور اور حالات ایسے کہ فیصلہ ثالثی مکمل حاصل بھی نہیں ہوسکتا۔ مگر لاہور میں فیصلہ میں منیر صاحب مل گئے۔ انہوں نے فیصلہ بھی لکھ دیا اور بہت غنیمت لکھا۔ اب ہم میں خاندانی خطرات سے کانپ کانپ اُٹھتے ہیں۔ وہ کتنا آسان ہو گیا اب اشارہ گیا کہ حضرت اپنے قلم سے عبارت ذیل تحریر فرما دیں:

''مجھے فیصلہ مندرجہ بالا سے پورا پورا اتفاق ہے کہ مکان متنازعہ کو مولانا سید شاہ مختار اشرف سجادہ نشین فریق اول کے قبضہ میں بحیثیت متولی دے دیا جائے اور سید شاہ مصطفیٰ اشرف صاحب کو ہدایت کردی جائے کہ وہ ہبہ نامہ رجسٹر شدہ و مبلغ دو ہزار روپیہ رسید دے کر مجھ سے وصول فرمالیں۔
مبلغ ۵...صوفی صابر اللہ صاحب کو میری طرف سے دے دیا جائے، میں نے عثمان کو دے دیا ہے۔''

فقط آپ کا
سید محمد غفرلہ اشرفی جیلانی



مکاتیب تاج العلماء محمد میاں مارہروی

(۱)

استاذ العلماء صدرالافاضل رفیع المراتب عظیم المناصب ہدیۂ سینہ سینہ خدمت عالی میں پیش کر کے نگارش - کل غرۂ شعبان پنجشنبہ۱۳۶۴ھ کی دوپہر کو آپ کا کارڈ دعوت نامۂ شرکت اجلاس سنی کانفرنس موصول ہوا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر پیر حضرت جماعت علی شاہ صاحب بالقابہ (۱۲) ہیں اور اخباری اطلاع کے مطابق (دیکھو الفقیہ ۸، ۱۵/ جمادی الاخری ۶۴ھ ۲۱، ۲۸/ مئی ۴۵ء میں) سید محمود احمد صاحب ناظم سنی کانفرنس لاہور کی مراسلت زیر عنوان آل انڈیا سنی کانفرنس انہیں کی زیر اجازت یہ سنی کانفرنس کے اجلاس جابجا ہورہے ہیں۔ پیر صاحب کی حمایت لیگ خبیث اخبارات میں شائع و مشتہر بلکہ اس میں بعض شدتیں، مثلاً

(۱) جو حمایت لیگ کے جلسہ میں شرکت کے اقرار کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے وہ حرامی

(۲) آٹھ کروڑ مسلمانوں میں صرف جناح ہی ایک مسلمان ہے۔

(۳) صرف وہی ہمت کر کے اسلام کی مدد کو اُٹھا، اس کو دُنیاوی طمع لالچ نہیں کسی جھوٹے مدعی اسلام کو حرکت نہ ہوئی۔

(۴) آٹھ کروڑ میں مسلمان صرف ایک ہے اس کے سوا کوئی مسلمان نہیں باوثوق دیگر ذرائع سے بھی مجھ تک پہنچی ہیں۔

ایسی حالت میں جب سنی کانفرنس کا واقعی سنی کانفرنس ہونا اور دخل اغیار سے بالکل منزہ ہونا خدمت دین وسنت کے خادموں پر اچھی طرح محقق ہو جائے گا تو دین وسنت کی حسب وسعت وقدرت خدمت کے لیے ہر سعی جماعت کے ساتھ تعاون کے لیے ان شاء اللہ

المولیٰ تعالیٰ حاضر ہیں۔ اور اس ہیچ میرز کو تو بہر حال اپنی ہیچ میری کا اعتراف ہے۔

محمد میاں قادری از مارہرہ

۲۰؍ شعبان ۱۳۶۴ھ جمعہ

[عبارت پتہ: صدر الافاضل استاذ العلماء حضرت حکیم محمد نعیم الدین صاحب دام کرمہم محلّہ چوکی حسن خاں بازار دیوان ضلع مراد آباد]



(۲)

صدر الافاضل استاذ العلماء کثیر المراتب شہیر المناصب دام بالکرم۔

پس ہدائے ہدیۂ سینہ سینہ پرداز نامی نامہ صادر ہوا۔ عقد ہائے مابین جن کا تذکرہ فرمایا۔ ان میں ایک بہت اہم عقدہ ملغوبۂ شیاطین لیگ خبیث کے بارے میں یہاں کے اور وہاں کے مسالک کا اختلاف وتباین ہے۔

یہاں کا مسلک زریں بخیہ دری، احکام نوریہ الجوابات السنیہ، غلبۂ الٰہیہ وغیرہا رسائل وتحریرات میں مطبوع وشائع ہے۔ یہ تحریرات کی خدمت میں بھی حاضر کی گئیں اور اگر بعض نہ حاضر ہوئیں تو اب طلب پر سب حاضر کی جاسکتی ہیں۔ ان کو ملاحظہ فرما کر ان پر جو حکم شرعی ہو وہ اپنے یہاں سے طبع وشائع فرمادیا جائے۔

ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ خود مستقلاً اپنے یہاں کا مسلک طبع وشائع فرما دیا جائے، اور عرس شریف رضوی ۱۳۵۸ھ کے موقع پر خود حضرت کے ترتیب دادہ سوالات ہی کے جو حضرت کے پاس محفوظ ہوں گے، ورنہ الجوابات السنیہ میں وہ سب مطبوع ہیں۔ جوابات شائع فرمادیے جائیں جو حسب تصریح حق اظہار اہل حق تحریر شدہ تو موجود ہی ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ طبع واشاعت حضرت کے اس اجتماع کے لیے

(۱۲) پیر سید جماعت علی شاہ بن سید کریم شاہ، ۱۸۳۰ء اور ۱۸۴۰ء کے درمیان پیدائش ہوئی۔ مذہبی نمایاں خدمات انجام دیں۔ ۲۶؍ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۳۰؍ اگست ۱۹۵۱ء جمعرات وجمعہ کی درمیانی شب قریب گیارہ بجے وصال ہوا۔

راستہ صاف کردے گی ورنہ تجربات عدیدہ سابقہ اسے بے سود ولا حاصل تو بتا ہی چکے ہیں۔ اسلام و مسلمین پر کفار و مشرکین و مرتدین و مبتدعین اور ان کے پٹھو صلح کلیوں کی کیادیوں، مکاریوں، بے ایمانیوں سے جو ہجوم فتن و محن روز افزوں ہے۔اس کی مدافعت میں یہ غریب اور اس کے مددگار غربا کسی غیر میسر اجتماع پر محول و منحصر نہ رکھتے ہوئے حسب استطاعت متوکلا علی اللہ تعالیٰ مساعی بجالا ہی رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ و بعونہ جل جلالہ آیندہ بھی بجالاتے رہیں گے۔ **و لایکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا**.

آخر میں مزید عرض ہے کہ حضرت نے سنی کانفرنس میں شرکت کے لیے اس گہنگار کو مخاطب فرمایا، میں نے جواب حاضر کردیا۔ دونوں میں حضرت مفتی اعظم ہند (مولوی مصطفیٰ رضا خاں صاحب دامت معالیھم المتعالیہ) کا کوئی تذکرہ نہیں تھا، اب اس نامی نامہ میں ان کے دولت کدہ پر حاضری کی مداخلت۔حضرت نے کسی مصلحت سے ہی رکھی ہوگی۔ ....والسلام خیر ختام۔

محمد میاں قادری از مارہرہ
۶ر صیام مبارک ۶۴ھ چہار شنبہ



(۳)

۸۶ھ

صدرالافاضل استاذ العلماء حضرت محترم دام بالکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

کرم نامے نے کرم فرمایا، اصل مقصود تو خدمت دین وسنت ہے، جس کو بھی اللہ عزوجل سچی مخلصانہ بجا آوری کی توفیق دے اس نقطۂ نظر سے سنی کانفرنس اپنے آپ کو میدان عمل میں خادمان دین وسنت کے سامنے پیش کرے۔ خدام مخلصین اس کی سچی خدمات دین وسنت اور مداخلت و مزاحمت اغیار و اشرار سے اس کی دُوری و براءت دیکھ کر خود بخود اس کے

ممدومعاون ہو جائیں گے، اگر چہ پیشگی کوئی اجتماع ہو یا نہ ہو اور اس گنہگار کے سے ہیچ میرزوں سے حضرت صدر الافاضل کو خامہ فرسائی کی زحمت کی حاجت نہ ہوگی۔یہی میں نے پہلے عریضہ میں کہا تھا۔اور اُمید تھی کہ وہ کافی ہوگا مگر جب کہ حضرت سنی کانفرنس کے میدان عمل میں آنے سے پہلے ہی اجتماع کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اس کے لیے راستہ صاف کرنے کی جوصورت میں نے اپنے دوسرے معروضہ میں پیش کی تھی، اب کہ حضرت اس نامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس ملغوبۂ شیاطین لیگ کے بارے میں حضرت اپنے اور یہاں کے مسلک میں تباین نہیں پاتے تو اس کی صورت کی تنقید وتعمیل بعونہٖ تعالیٰ بہت آسان ہے۔یہاں کا مسلک زریں بخیہ دری، احکام نوریہ، الجوابات السنیہ، غلبہ الٰہیہ وغیرہا میں بہ تفصیل تام واضح ہے-ان سے اپنا یہی اتفاق اپنے یہاں سے طبع وشائع کر دیا جائے، ورنہ میں وہی عرض کروں گا جو دوسرے عریضہ میں عرض کر چکا (کہ بار بار کا تجربہ محض صوری اجتماع اور زبانی گفتگو کو بے نتیجہ ثابت کر چکا ہے) اور بارہا کے تجربہ شدہ کے بے ضرورت تجربۂ مزید کے لیے حضرت کو خامہ فرسائی کی زحمت پسند نہ رکھوں گا۔ عناد اور ہٹ دھرمی کی صورت میں رُو برو تقریر بسا اوقات تحریر سے زائد مضر اور بے نتیجہ ہوتی ہے اور انصاف وحق پسندی ہو تو تحریر سے بھی بآسانی مفید نتیجہ برآمد ہو جاتا ہے۔حضرت مفتی اعظم کی خدمت میں اپنی حاضری کے متعلق پہلے ہی عرض کر چکا ہوں خواہ وہ حاضری بریلی میں ہو یا کہیں بھی۔والسلام مع الاکرام

محمد میاں قادری از مارہرہ

۱۵/ماہ مبارک صیام ۶۴ھ



(۴)

۸۶ء

حضرت محترم صدرالافاضل استاذ العلماء مولوی حکیم محمد نعیم الدین صاحب دامت افاداتہم پس از ہدیہ سینہ سینہ مزاج گرامی۔

حضرت کے کرم نامہ موصولہ ۱۴/ ماہ صیام ۶۴ ھ کے جواب میں میرے معروضہ ۱۶/ ماہ صیام ۶۴ ھ کا جواب اب تک مجھے نہیں ملا۔ میں نے اپنی حیثیت واقعی کو (حضرت صدرالافاضل کے یہاں لائق التفات ہونے کے لئے جو سروسامان درکار ہے وہ مجھے حاصل نہیں) ملحوظ رکھتے ہوئے یہ جانا کہ میرا وہ معروضہ نا قابل التفات ٹھہرا۔ اس لئے حضرت کی خدمت میں مزید عرض معروض کی جرأت نہ کی۔ لیکن اب آخر صفر موجود میں عرس شریف حضرت سیدی ومرشدی والد ماجد قدس سرہ العزیز میں برادر دینی حاجی جمال قادری صاحب شرکت عرس شریف کے لئے حاضر ہوئے۔ اور مجھ سے یہ کہا کہ حضرت نے انہیں تحریر فرمایا ہے کہ میں نے حضرت کے لئے دروازۂ مکاتبت بھی بند کردیا۔ مجھے تعجب ہوا اس لئے کہ میں نے اپنے اس عریضہ میں دروازۂ مکاتبت بند نہیں کیا۔ بلکہ حضرت ہی کی تصریح کی بنا پر کہ لیگ خبیث کے بارے میں حضرت کے اور میرے مسلک میں حضرت کوئی تبائن نہیں پاتے یہ عرض کیا تھا۔ کہ اب میرے اس ابتدائی مخلصانہ معروضہ کی تعمیل وتکمیل کہ ردلیگ میں یہاں کے فتاوی احکام نوریہ، ززیں بخیہ دری، الجوابات السنیہ، غلبہ الٰہیہ جن میں میرے مسلک کا اظہار وبیان ہے۔ ان پر حضرت کی جو کچھ رائے مبارک ہو اس کا اظہار واعلان فرمادیا جائے۔ بہت آسان ہے۔ جیسا کہ حضرت نے تحریر فرمایا کہ میرا مسلک تیرے مسلک کے تباین نہیں۔ ان رسائل کے بارے میں یہ شائع فرمادیا جائے کہ ان رسائل مذکورہ میں لیگ کے متعلق جس مسلک کا بیان ہے اس سے ہمارے مسلک کو کوئی تبائن نہیں۔ تو اس اشاعت کے بعد اس گنہگار کے لئے حضرت سے مزید عرض معروض کا راستہ آسان ہوجائے گا۔ ورنہ تجربات عدیدہ سابقہ کے پیش نظر میں مزید خط

وکتابت کی زحمت حضرت کے لئے پسند نہیں کرتا۔

اس گنہگار کی فہم قاصر میں یہ مکاتبت کا دروازہ بند کرنا نہیں۔اوراس لئے مجھے حضرت کا اس قسم کا اشکال عجیب معلوم ہوا۔بہرحال اب میں عرض گزار ہوں۔کہ برادر دینی حاجی آدم جی صاحب سلمہ اوران کے ہمراہیان میرا یہ مخلصانہ معروضہ لے کرحضرت کی خدمت عالی میں آتے ہیں۔حضرت اپنے دومعتمدین جن کوآپ ہی منتخب فرمالیں لے کر مارہرہ تشریف لے آئیں۔فقیر کے ہمراہ برخوردارنورالابصار حافظ مولوی حکیم سید آل مصطفیٰ میاں سلمہ اورحضرت مولانا المکرّم مولوی حشمت علی خاں صاحب رضوی دامت مکارہم ہوں گے۔اورایک مجلس خاص میں جس میں کسی ساتویں شخص کو بلاضرورت وخلاف مرضی حضرت آنے کی بھی قطعاً اجازت نہ ہوگی۔بیٹھ کرمخلصانہ تحریری مفاہمت کرلیں جس میں فقیرسب سے پہلے ان رسائل اربعہ اوران پرحضرت کی رائے مبارک کے تحریراظہار کی اپنی اسی عرض داشت کو لکھ کر پیش کردے گا۔اورحضرت سے اس کا تحریر جواب حاصل کرلے گا۔اس کے بعد پھر دیگر مسائل حاضرہ اختلافیہ پراسی طرح تحریر گفتگو ہوگی۔کہ مکالمہ زبانِ قلم سے ہوگا یا جو کچھ کہا جائے ہر فریق لکھ کر سپرد فریق کرکے اس کا...سنائے گا۔یہاں تک کہ بعونہٖ تعالیٰ حق واضح سے واضح تر ہوجائے،اورہم آپ ایک بار پھرخدمت دین واہانت مرتدین وفکایت مبتدعین کے لیے ایک ہوکرمل بیٹھیں۔امید ہے کہ برادر دینی حاجی آدم حاجی جمال ومحبّ محترم مولانا سیدعبدالاول میاں صاحب ومحبی حاجی بابالعل فریدصاحب وحاجی زکریاداؤدصاحب وابواحمدصاحب وسیدعبدالمجیدمیاں صاحب وعبدالستارصاحب جواحباب اہل سنت یہ معروضہ لے کرحاضرہورہے ہیں۔انہیں کے ہمدست حضرت اپنی منظوری اوردونوں ہمراہی حضرات کے اسمائے گرامی اورتاریخ تشریف آوری کے تعیین سے تحریری اطلاع امضاء فرمائیں گے،تاکہ فقیرحضرت مولاناحشمت علی خاں صاحب وعزیزمحترم مولانا سیدآل مصطفیٰ سلمہمار بہما تبارک وتعالیٰ کواطلاع دے کران کواس وقت بلاسکے۔اگر یہ حاملین عریضہ حضرت کے جواب سے محروم واپس آئے تو یہ فقیر سمجھے گا کہ فقیر کے معروضات حضرت کے نزدیک ناقابل التفات ہیں۔

فقیر اولادرسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ
وارد حال پیلی بھیت
۲۸؍صفر ۱۳۶۵ھ شنبہ



(۵)

مبسملاً و حامداو مصلیاً و مسلما

حضرت محترم دام مجدہم السامی پس از ہدیۂ سینہ سینہ مزاج مبارک بخیر باد!!!

کرامت نامہ نے کرم فرمایا۔ ممنون ہوں۔

میں نے اجتماع کے بارہ میں جو پہلے دن لکھا تھا اور مکاتبت کے بارے میں جو پہلے عرض کیا تھا ان کی مراد جو میری ان تحریروں سے واضح ہے- اس کے صحیح جاننے پر میں اب بھی قائم ہوں اور حضرت والا خود بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ میری حال کی تحریر کا کیا مطلب ومنشا ہے۔

میں پھر عرض کرتا ہوں کہ حضرتِ والا اپنے دونوں معاونین حضرت مفتی اعظم و حضرت صدرالشریعہ کو اپنے ساتھ لے کر مارہرہ شریف آجائیں اور مجھے تاریخ تشریف آوری سے مطلع فرمائیں تو میں حضرت مولانا المکرّم مولانا قاری حشمت علی صاحب قادری وعزیز محترم مولانا مولوی حکیم سید آل مصطفیٰ میاں صاحب قادری سلمھما ربھما تبارک وتعالیٰ کو مطلع کر کے اس وقت وہاں بلا سکوں اور پھر درگاہ معلیٰ برکاتیہ میں آپ کی خدمت میں ان رسائل اربعہ اور ان کے بارے میں اپنی اسی ابتدائی عرض گذاشت کو کہ حضرت والا ان پر اپنی رائے مبارک تحریر فرمادیں-تحریراً حاضر خدمت سامی کرسکوں اور حضرت سے اس کا تحریری جواب حاصل کرسکوں۔

اس کے بعد پھر دیگر مسائل حاضرہ اختلافیہ پر اسی طرح تحریری مکالمہ ہوجائے جس کی مصلحت حضرت والا خود بخوبی جانتے ہیں۔

اس معروضہ کا جواب مارہرہ بھیج دیا جائے۔
فقیر اولادرسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ از پیلی بھیت
غرۂ ربیع الاول شریف ۱۳۶۵ھ سہ شنبہ



(۶)

مبسملاً و حامداو مصلیاًو مسلما

حضرت صدرالافاضل استاذ العلماء دامت افاداتہم بعد ہدیۂ سینہ سینہ معروض نامی نامہ تشریف لایا۔ یہ حقیقت ہے کہ پہلے بھی فقیر نے یہی گزارش کیا تھا کہ جب تک حضرت ادھر کے رسائل اربعہ مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری، غلبہ فتنہ قلیلۂ الٰہیہ، واحکام نوریہ شرعیہ مسلم لیگ والجوابات السنیہ علی .....الیگیہ کی تحریری تصدیق یا تکذیب نہ فرمائیں گے- اس وقت تک تجربات عدیدۂ سابقہ کی بناپراس شفاہی مکالمت ومفاہمت کے نافع ومفید ہونے کی جس کی حضرت دعوت دے رہے ہیں-فقیر کو قطعاً کچھ اُمید نہیں۔

یہی مضمون فقیر نے اس خط میں عرض کیا تھا جس کو سات مسلمانان اہل سنت حضرت کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے کہ اس بالمشافہ مفاہمت میں جس کی دعوت حضرت نے دی- سب سے پہلے رسائل اربعہ حضرت کی خدمت میں پیش کر کے ان کی تصدیق کا تحریری مطالبہ پیش کرے گا اوراس کا تحریری جواب حضرت سے حاصل کرلے گا۔حضرت سے اس تحریری جواب کے حاصل ہوجانے پرفقیر کواس مفاہمت شفاہیہ کے مفید ہونے کی اُمید ہوگی اور پھر دوسرے مسائل اختلافیہ پراسی طرح تحریراًبالمشافہ گفتگو ہوگی۔

حضرت کا اس کوفقیر کا اجتماع سے بتانا عجیب ہے۔(۲) پھر دعوت حضرت کی طرف سے تھی فقیر نے اسے بطریقۂ مذکورہ قبول کر کے حضرت کی رضا دریافت کی تھی کہ اگر یہ طریقۂ مفاہمت پسند ہوتو اطلاع فرمائیں تا کہ مارہرہ میں اس اجتماع کی ایسی تاریخ مقرر کی جائے کہ مولانا المکرّم مولانا مولوی حشمت علی خاں صاحب و برخوردار مولانا حکیم سید آل

مصطفٰی میاں صاحب کو بھی مطلع کر کے بلایا جا سکے-اس پر حضرت کا فرمانا کہ؛

''میں حضرت کی دعوت پر باوجود عدیم الفرصتی وعلالت نورِ نظر بریلی حاضر ہوا۔ دوروز کامل منتظر رہا۔تیسرے روز واپس چلا آیا۔نہ حضرت تشریف لائے نہ حضرت کی طرف سے کوئی جواب آیا۔''

-جس کا صاف واضح مطلب یہ ہوا کہ فقیر نے حضرت کو بریلی تشریف لانے کی دعوت دی تھی ۔حضرت فقیر کی دعوت پر بریلی تشریف لائے ،فقیر باوصف دعوت دینے کے بھی بریلی حاضر نہ ہوا-یہ ارشاد اور بھی اعجب ہے۔

خود حضرت اپنے چوتھے نامی نامہ میں فرما چکے ہیں کہ مفتی اعظم وصدر الشریعہ سے جنہیں حضرت نے اپنا معاون تجویز فرمایا-وقت معلوم کرنے کی اپنی غرض کے لیے ازخود بریلی تشریف لائے ہیں مگر اس پانچویں نامی نامہ میں بریلی حضرت تاج العلماء کی دعوت پر تشریف لانا تحریر فرما رہے ہیں۔

(۳) پھر حضرت کا فرمانا کہ میں حاضر ہوں تو التفات نہ فرمائیں یعنی حضرت تو فقیر کے پاس تشریف لائے لیکن فقیر نے حضرت کی طرف کچھ اِلتفات نہ کیا حالانکہ فقیر کی یاد میں کبھی ایسا نہ ہوا کہ مارہرہ میں یا کہیں بھی فقیر کے پاس حضرت تشریف لائے ہوں۔ اور فقیر نے التفات نہ کیا ہو پھر بھی حضرت کا یہ فرمان عجب العجاب ہے۔

(۴) رسائل اربعہ کا موضوع یہی تو ہے کہ سنی مسلمانوں پر جس طرح شرعاً ندوہ وکانگریس واحرار وخاکسار وغیرہا مجالس اشرار کی شرکت ورکنیت امداد واعانت حرام ہے۔ اسی طرح مسلم لیگ کی شرکت ورکنیت وامداد واعانت بھی شرعاً حرام ہے۔سنی کانفرنسوں کی طرف سے بار بار مسلم لیگ کی حمایت اور اس کے ....مطالبۂ پاکستان کی حمایت کے متعدد زبردست اعلانات شائع ہو چکے۔صدر آل انڈیا سنی کانفرنس نے مسلم لیگ کی مخالفت کرنے والوں کی تکفیر بھی شائع کر دی تو ان رسائل اربعہ کا رد تو آپ کی کانفرنسوں کی طرف سے بار بار شائع کیا جا چکا۔وہاں ان رسائل اربعہ کے دلائل باہرہ وبراہین قاہرہ کا کوئی شخص بھی مہینوں برسوں غور کرنے سوچنے سمجھنے دیکھنے بھالنے کے بعد جواب البتہ نہیں لکھ

سکا۔ پھر بھی یہ فرمانا کہ آپ کے رسائل کسی طرح صلاحیت بحث نہیں رکھتے۔ اگر کسی نے انہیں دیکھ کر رد کیا ہوتا تو آپ اس کو مبحث بنا سکتے تھے۔ اعجوبۂ عظیمہ ہے۔ حضرت کی ان کانفرنسوں کے یہ اعلانات ان رسائل کو دیکھنے کے بعد ہی تو کئے گئے ہیں۔

(۵) پھر دعوت مفاہمت کی غرض تو یہ بتائی جارہی تھی۔ کہ جو مسلمانان اہل سنت سنی کانفرنس کے مخالف ہیں ان کے شبہات دُور کر کے ان کو بھی آل انڈیا اجلاس میں شریک کیا جائے لیکن اب حضرت کا اس مفاہمت کو آل انڈیا اجلاس کے بعد پر محول فرمانا۔ اور اس سے پہلے بعذر عدیم الفرصتی اس مفاہمت سے جس کی دعوت حضرت ہی نے دی تھی ۔قطعاً انکار فرما دینا عجیب اعجوبۂ عجیبہ ہے۔

(۶) فقیر پھر عرض کرتا ہے کہ اس مفاہمت کا مقام اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مرشد برحق رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی درگاہ شریف قریب مزار شریف ہی ہوگا۔

(۷) میں نے اپنے معروضۂ دوم شعبان ۶۴ھ میں عرض کیا تھا کہ جب آپ کی کانفرنس اپنے آل انڈیا اجلاس کے بعد صحیح معیار سنیت پر صادق العیاء ٹھہر جائے گی تو ہم خدام حسب وسعت دین وسنت کی ہر خدمت کے لئے خود بخود حاضر ہو جائیں گے۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ آپ کی کانفرنس کے حقائق وواقعات بوضاحت تمام منظر عام پر نہیں آئے تھے۔ اب کہ سنی کانفرنس کے اکابر وعمائد، ارکان واعیان کے اعلانات وبیانات اس کے حقائق وواقعات بوضاحت تمام منظر عام پر آچکے ہیں تو اب آل انڈیا اجلاس پر تحویل کیا محل ہے۔ باوجود اس کے کہ حضرت نے خود ہی دعوت مفاہمت دے کر پھر خود ہی اس سے انکار فرمایا۔ پھر آخری مرتبہ فقیر عرض کرتا ہے کہ اپنی ہی دی ہوئی دعوت مفاہمت سے حضرت اعراض نہ فرمائیں۔ عرض کردہ موضوع وطریق ومقام مفاہمت کی منظوری کی اطلاع ۲۵ ربیع الاول شریف ۱۳۶۵ھ پنجشنبہ تک ضرور تحریر فرما دیں۔ ورنہ ستر باادب سوالات شائع کر دیے جائیں گے۔ فقط از مارہرہ ۱۵،۳،۱۳۶۵ھ

محمد میاں قادری

مکتوب مفتی اعظم ہند مصطفی رضاخاں

آپ نے جوخط مولوی سلیم الدین صاحب کولکھا تھا۔وہ وہابیہ کے ہاتھ پڑااس کی دوبارو ہابیہ اشاعت کر چکے ہیں جس سے سنیت کونقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے بلکہ پہنچ گیا ہے ان لوگوں کو چاہیے تھا کہ فوراً آپ کی خدمت میں اشتہار حاضر کر کے خود آپ سے اپنے خط کی تشریح کرا کے چھاپتے ،مگر ایسا نہ ہوا اب آپ مہربانی فرما کر مجھے ایک ایسا مضمون لکھ کر بھیج دیں جس سے وہابیہ کا یہ فتنہ دفع ہو،اور جو ناپاک مقصدان کا ہے وہ رَد ہو۔آپ کی عبارت یہ ہے:

''مولوی....صاحب کے اس طرزِعمل سے سنیت برباد ہورہی ہے دشمن جونقصان نہ پہنچا سکے وہ ان سے پہنچ رہے ہیں۔سنیوں ہی میں سنیوں کے دشمن انہوں نے پیدا کئے۔خداوند عالم ہدایت فرمائے اور راہ راست نصیب کرے۔
ہم نے تو انتہا تک صبر کیا مگر وہ تفریق جماعت توہین اکابر میں کوتاہی کرنے سے مجبور ہیں جومنظور خدا ہے وہ ہوگا۔''

آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ آپ کے مضمون کی جس سے وہابیہ کا فتنہ ملیامیٹ ہواوران کے منصوبے خاک میں ملیں کس قدر راَشد حاجت ہے۔ہمارا طرزِعمل کوئی ایسا نہ ہوجس سے وہابیہ کوشادی اور سنیوں کی بربادی لازم آئے۔والسلام



(ن)

مکتوب مولانا نسیم گورکھپوری

کارروائی جلسہ عام ضلع سنی کانفرنس گورکھپور

آج بتاریخ ۱۱رفروری ۴۶ء کو ایک جلسہ عام ضلع سنی کانفرنس کا زیر صدارت حضرت مولانا محمد ایمن صاحب جناب مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ جس میں ضلع کے معزز حضرات بکثرت شریک تھے۔ جناب مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ نے حاضرین جلسہ کو ضلع سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بتلائے۔ اور نہایت مدلل پیرائے میں ضلع کی سنی کانفرنس کی ضرورت کو سمجھایا۔ اس کے بعد حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ ضروری رزولیوشن پاس کئے گئے۔

صدر ضلع سنی کانفرنس: طے پایا کہ حضرت مولانا محمد احمد صاحب ایمن صدر ضلع سنی کانفرنس مقرر کئے گئے۔

نائب صدر: طے پایا کہ مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد اونچوا، نائب صدر مقرر کئے جائیں۔

سیکرٹری: طے پایا کہ مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ سیکرٹری مقرر کیے گئے۔

جوائنٹ سیکرٹری: طے پایا کہ مولوی سید عارف علی صاحب سبز پوس وکیل جوائنٹ سیکرٹری مقرر کیے گئے۔

پروپیگنڈہ سیکرٹریان: طے پایا کہ مولوی شمس الضحیٰ صاحب اور مولوی الفت علی صاحب پروپیگنڈہ سیکرٹری منتخب کئے گئے۔

خزانچی: طے پایا کہ مولوی خادم حسین خزانچی مقرر کیے جائیں۔

ممبر سازی کام: طے پایا کہ ممبر سازی کا کام جلد از جلد شروع کر دیا جائے۔

آخر میں حضرت صدر صاحب نے دلکش لہجہ میں مختصر مگر نہایت مدلل تقریر فرمائی۔ جس

میں بتلایا کہ اس نازک دور میں سنی مسلمانوں کی تنظیم ایک نعمت الٰہی ہے۔ ہر سنی مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس ملی تنظیم میں پوری دلجمعی سے حصہ لے کر ضلع گورکھپور کو یہ ثابت کردے۔ کہ وہ ہر حیثیت سے یوپی کیا بلکہ دوسرے صوبہ جات کے کسی ضلع میں پیچھے نہیں ہے۔اور جب آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں اس کے نمائندے بلائے جائیں۔اور وہاں کام کا جائزہ ہر ایک ضلع کا لیا جائے تو ضلع گورکھپور کسی ضلع سے پیچھے نہ رہے۔ اور خاص کر تعداد ممبروں میں اس ضلع کا نمبر اول رہے۔ مجھے امید ہے کہ بہت آپ حضرات ممبر سازی کا کام شروع کر کے کامیابی حاصل کریں گے۔

میں حضرت مولانا سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری صدر آل انڈیا سنی کانفرنس، حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس اور حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب محدث کچھوچھوی دامت برکاتہم کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ عین اس موقع پر جبکہ سنی مسلمان انفرادی حیثیت سے تنظیم کے لئے بے چین ہورہا تھا۔اپنی سعی بلیغ سے ہندوستان کے سنی مسلمانوں کو متحد کردیا۔اور ملک میں ہر جانب بکثرت سنی کانفرنسیں قائم کروا کر سپنوں کو عملی جامہ پہنا دیا۔

خادم سنی کانفرنس

محمد نسیم ایڈوکیٹ ناظم سنی کانفرنس گورکھپور

[نوٹ: براے مہربانی نائب ناظم صاحب آل انڈیا سنی کانفرنس اس کاروائی کو اخباروں میں خصوصاً دبدبہ سکندری میں بھیج کر مشکور فرمائیں۔ محمد نسیم (صاحب) ناظم سنی کانفرنس گورکھپور۔ ۲۲ر فروری ۴۶ء]

مکتوب نعمان شاہدی

حامی سنت ماہر شریعت مکرمی سلامی قبول ہو

ملک العلماء حضرت مولانا ظفرالدین صاحب کے زیر خدمت رہنے سے یہ معلوم ہوا۔ کہ جناب کے پاس علماء اہل سنت کے رسالے موجود ہیں۔ میرے پاس بھی علماء اہل سنت کے کچھ رسالے ہیں۔ مگر سب رسالے نہیں ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ موجودہ کل رسالوں کو منگالوں۔ لہٰذا ایک جدید فہرست اور ذیل کتابیں جلد روانہ فرمایئے۔ بذریعہ ڈاک۔

تمہید ایمان......ایک عدد

سوانح کربلا......ایک عدد

اسواط العذاب علی قوامع القباب......ایک عدد

الکلمة العلیاء لاعلاء علم المصطفیٰ......ایک عدد

ان کتابوں کو ضرور جلد بھیج دیجئے۔ عین نوازش ہوگی۔ ۳۰؍مئی

پتہ: محمد نعمان شاہدی،

موضع لال گنج محلّہ مولوی ٹولہ ڈاکخانہ رانی پترہ ضلع پورنیہ بہار۔

مکتبہ نعیمیہ بازار دیوان مرادآباد یو پی



(ی)

مکتوب مولانا یعقوب ضیاء القادری بدایونی

تعارف

۲۶ر رجب المرجب ۱۳۰۰ھ مطابق ۲ر جون ۱۸۸۳ء کو مدینۃ الاولیاء شہر بدایوں شریف میں ولادت ہوئی۔ تاریخی نام ''محمد فضل رحمٰن'' تجویز کیا گیا۔

چار سال کی عمر میں والدین کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ مولانا علی احمد خاں اسیرؔ بدایونی نے تربیت کی۔ چودہ سال کی عمر تک مکمل علوم مروجہ کی تحصیل کی۔ شاعری کا شوق دس سال کی عمر سے ہی تھا اور آخر عمر تک رہا۔ قریب ۳۵ سال سرکاری ملازمت کی۔ دینی سرگرمیوں میں شامل رہے۔ نظم ونثر میں کئی اہم کتابیں یادگار چھوڑیں۔ شکیل بدایونی محشر بدایونی وغیرہ مشہور شعراء آپ کے تلامذہ کی صف میں شامل ہیں۔ پاکستان کے سب سے پہلے حاجی ہوے۔ ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء میں حج کیا اسی سفر میں بارگاہ غوثیت میں بھی حاضری کا شرف حاصل کیا۔

۱۲ر جمادی الاخری ۱۳۹۰ھ، ۱۵ر اگست ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ کراچی میں وصال ہوا، اور وہیں تدفین ہوئی۔



مکتوب

بدایوں ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس کا قیام

اہم تجاویز کی منظوری

۶؍جنوری کو حضرت علامہ الحاج مولانا شاہ عبدالحامد صاحب قادری مدظلہ کے دولت خانہ پر شہراور بیرونجات ذمہ دارافراد کا اجتماع ہوا۔حضرت ممدوح اور مولانا یعقوب حسین صاحب ضیاء القادری نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے مذہبی وتبلیغی واصلاحی مقاصد بیان فرمائے۔حاضرین نے پوری گرمجوشی کے ساتھ ضلع سنی کانفرنس کے قیام کی تجویز کو قبول ومنظور کیا۔اورحسب ذیل عہدہ داران ارکان بغیر کسی اختلاف رائے عمل میں آئے۔

حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری مدظلہ،صدر

مولانا حکیم عبدالناصر صاحب قادری، نائب صدر

مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب سمتی پوراصدرالمدرسین شمس العلوم بدایوں، ناظم عمومی

مولانا یعقوب حسین صاحب ضیاء قادری، ناظم نشرواشاعت

مولانا محمد طاہر صاحب مدرس...نائب ناظم

مولوی جمال اللہ صاحب......خزانچی

ممبران مجلس

مولانا خواجہ نظام الدین صاحب

حاجی حمیدالدین صاحب انصاری شیخوپورہ............

مولانا محمد خلیل صاحب صدرالمدرسین مدرسہ قادریہ

مولوی عبدالواجد صاحب قادری

مولوی محمد زاہد صاحب

مولانا جناب حمید الدین صاحب خطیب عیدگاہ شمسی
مولانا حاجی عبدالرحیم صاحب
حکیم فضل الرحمٰن صاحب فاروقی
مولانا عبدالستار صاحب
مولانا مفتی مکرم احمد صاحب
مولانا حاجی عبدالجامع صاحب
حاجی مولوی غلام سجاد صاحب
مولوی سید محمد صاحب مختار
مولوی حکیم..........مولانا ابراہیم بخش صاحب
مولوی مسعود حسین صاحب قادری
مرزا نبی جان بیگ صاحب
مولوی اشفاق صاحب
حضرت مولانا ایثار علی شاہ صاحب سجادہ نشین
مولانا حاجی شاہ اسرار احمد صاحب
حکیم رئیس احمد صاحب سہسوانی
جناب اجمیری میاں صاحب شیخوپوری
قاضی عبدالعلیم صاحب گنور
قاضی ایوب حسن صاحب بسولی
سید رئیس احمد صاحب قادری
صوفی یعقوب علی صاحب اجھیانی
پیرزادہ ارشد علی صاحب آستانہ حضرت سلطانجی
پیر جی محمد سعید خان صاحب آستانہ شاہ ولایت
پیر جی سید فضیل حسین صاحب سجادہ نشیں آستانہ حضرت سید احمد صاحب

مولوی محمد ایوب شاہ صاحب قادری
ملا عبدالعزیز صاحب سکھانو
شیخ عبدالوحید سکھانو
قاضی یوسف حسن رحمانی

ضلع سنی کانفرنس بدایوں کی اہم تجاویز

اسلامی حکومت کے قیام اور انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت

(۱) یہ اجلاس اس امر پر اپنی دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ کہ حضرات مشائخین وعلماء اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام میں پاکستان اور متفقہ انتخاب میں مسلم لیگ کی پر جوش حمایت فرمارہے ہیں۔ اومشرکین ونصاری کے بالمقابل اسلامی احکام کا نشر وابلاغ فرماتے ہیں۔ اپنا فریضۂ دعوت حق انجام دے رہے ہیں۔ اجلاس یقین کرتا ہے کہ آنے والے انتخابات میں بھی سابقہ انتخابات کی طرح پورے انہاک کے ساتھ کانگریس کا مقابلہ کریں گے۔

(۲) یہ جلسہ صدرالافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی ناظم عمومی آل انڈیا سنی کانفرنس وحضرت شاہ سید محمد اشرف محدث کچھوچھوی مدظلہ کی ان گرانقدر خدمات پر جووہ سنی کانفرنس کی تشکیل وتوسیع میں...انجام دے رہے ہیں۔ عمیق جذبات ومحبت کے ساتھ مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور وہ ہیں ان سے اتفاق کرتا ہے۔ کہ طبقۂ اہل سنت کو ایک لڑی میں منسلک کیا جائے۔ اور علماء ومشائخ کرام اور مدارس وخانقاہوں کی تنظیم کرتے ہوئے تبلیغ واشاعت دین کا سچا کام شروع کردیا جائے۔ مدارس اہل سنت کے لئے ایک ایسا مفید ومشترک نصاب جاری کیا جائے جس سے....ایسے مخیرّین مدرس مفتی واعظ عالم نکل کر مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبہ میں خدمات انجام دے سکیں۔

(۳) چونکہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی جابجا شاخیں قائم ہوچکی ہیں۔ اور ضلع وار شاخوں کا قیام عمل میں آرہا ہے۔ بدایوں جیسے مرکز اہل سنت میں ضلع سنی کانفرنس کا قیام

عمل میں لایا جاتا ہے۔ اور مجلس منتظمہ کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ حسب ضرورت اپنے حلقہ کو اگر اردو زباں وسیع کرنا چاہے تو کر سکتے ہیں...........

(۴) طے پایا کہ ہر دو ناظمان شہر ضلع میں حضرت صدر صاحب کی ہدایت کے مطابق تبلیغ واشاعت دین کا کام شروع کر دیں۔

اور چندۂ رکنیت وعطایا کی رقوم کا حساب مرتب فرما کر جناب مولوی نہال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل خزانچی کی وساطت سے مسلم یو پی یونین بینک میں جمع کرا کے سنی کانفرنس کا حساب کھول دیں۔ جس کا تمام نظم خزانچی صاحب فرمائیں گے اور حسب ضرورت صدر و ناظم کے دستخط سے رقوم برآمد فرمائیں گے۔

فقیر محمد یعقوب حسین ضیاء القادری
ناظم نشر واشاعت
ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس، بدایوں



مکتوب حافظ محمدیوسف گھوسوی

تعارف

حافظ محمد یوسف بن حافظ سراج الدین محلّہ کریم الدین پور گھوسی میں ۲۵ر جون ۱۹۰۰ء کو پیدا ہوئے۔ناظرہ اور حفظ قرآن کی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے آبائی پیشہ دست کاری میں مصروف ہو گئے۔گاؤں کی جامع مسجد میں تراویح کی امامت فرماتے تھے۔آپ کی اقتدا میں تراویح ادا کرنے والوں میں صدرالشریعہ، مولانا حکیم شمس الہدی اور شیخ العلما مولانا غلام جیلانی اعظمی جیسے مقتدر حضرات کے نام قابل ذکر ہیں۔۱۹۲۵ء سے گولا بازار ضلع گورکھپور میں تدریسی خدمات کا آغاز کیا اور یہ سلسلہ تاعمر جاری رہا۔سنی کانفرنس وغیرہ تحریکات میں خوب سرگرم رہے۔مذہب ومسلک کی ترویج واشاعت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

۱۹۶۵ء میں کالرا کا مرض لاحق ہوا اور تین دن کی علالت کے بعد ۱۵ر جون ۱۹۶۵ء کو انتقال فرماگئے۔شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی نے غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھائی۔اپنے آبائی قبرستان کریم الدین پور بگہی گھوسی میں مدفون ہوئے۔اخلاف میں خاص کر اقبال احمد اعظمی ادبی دنیا میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔مسلک اعلیٰ حضرت کی حمایت میں سرگرم رہتے ہیں۔ملک کے مشہور رسائل وجرائد میں گاہے بگاہے علمی مضامین آتے رہتے ہیں۔



مکتوب

۸۶

قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں سنی کانفرنس کی تشکیل

آج ۱۱رذی الحجہ ۶۴ء کو بعد نماز مغرب بردولت کدۂ جناب حکیم غلام مصطفیٰ صاحب قبلہ ایک عام جلسہ بہ صدرات عالی جناب علامہ عبدالمصطفیٰ صاحب فاضل ازہر مصر منعقد ہوا۔صاحب صدر نے نیز جناب مولانا مولوی عبدالمصطفیٰ صاحب اعظمی نے سنی کانفرنس کی اہمیت وضرورت کو بتایا اور اغراض ومقاصد پر ایک جامع تقریر فرمائی اور بتایا کہ کس طرح اغیار اہل سنت کے مذہبی......روایات کومٹانے کے درپے ہورہے ہیں اوراغیار نے اپنے کوکس درجہ منظم کرلیا ہے- ان حالات کی وجہ سے علماء اہل سنت نے ایک تنظیمی مجلس آل انڈیا سنی کانفرنس کے نام سے جاری کی ہے جس کا عظیم الشان تاریخی اجلاس بنارس میں ماہ صفر میں ہونا طے پایا ہے۔

اس لیے ضروری معلوم ہوا کہ تمام سنیوں کو متحد کرنے اور ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لیے سنی کانفرنس کی شاخ قصبہ گھوسی میں بھی قائم کی جائے جس کے لیے حسب ذیل عہدیداران باتفاق رائے مقرر ہوئے:

صدر......جناب مولانا مولوی عبدالستار صاحب

نائبین صدر......جناب مولانا مولوی افضال صاحب،

جناب مولانا مولوی مقبول احمد صاحب،

جناب مولانا مولوی سید منظور احمد صاحب

ناظم......جناب مولانا مولوی محمد فاروق صاحب

نائب ناظم......جناب حافظ محمد یوسف صاحب

خازن......جناب سید بشیر الدین صاحب انصاری

جلسہ نے طے کیا کہ عہدیداران اپنا ایک خصوصی اجلاس کر کے مجلس عاملہ کا انتخاب کرلیں۔

جملہ خط وکتابت ومراسلات صدر صاحب کے نام ہو۔

حافظ محمد یوسف
نائب ناظم سنی کانفرنس
قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ



(۱) مکتوب غیر معلوم الاسم

۷۸۶

سیدی ومولائی حضرت ناظم صاحب آل انڈیا سنی کانفرنس دام ظلکم العالیہ

سلام بکمال احترام عرض

اطلاعا خدمت اقدس میں تحریر ہے۔ کہ بکرمہ تعالیٰ ۲۳؍اپریل ۲۶ءکو سنی کانفرنس مقام مہراجگنج ضلع بہرائچ میں بصدارت حضرت مولانا مولوی عبدالاحد خاں صاحب صدر المدرسین مدرسہ اشرفیہ مسعود العلوم بہرائچ شریف قائم ہوئی۔

جس میں مندرجہ ذیل حضرات اراکین کانفرنس تجویز کئے گئے۔

(۱) جناب مولانا محمد خلیل صاحب اشرفی کچھوچھوی، ناظم

(۲) جناب حافظ ابو محمد صاحب منیجر مدرسہ اشرفیہ بہرائچ، نائب ناظم

(۳) جناب غلام حسین صاحب، صدر

(۴) جناب بشیر صاحب وعبداللہ صاحب، نائبین صدر

(۵) جناب مولانا محمد یسین صاحب، خازن



مکتوب(۲) غیر معلوم الاسم

جناب مولانا صاحب زادخیرکم
وعلیکم السلام! مزاج اقدس

مولوی محمد عمر صاحب دوروز قبل آئے اور جناب کا سرفراز نامہ لائے۔ خدا جناب کوصحت کاملہ عطافرمائے۔ مدرسہ کی بقا آپ کی ذات ستودہ صفات سے ہے اور ہر وقت آپ کی عافیت کا دعا خواہ ہوں میں.....الہ آباد چلا جاؤں گا۔سامان کی آمدنی کا خدا مالک ہے۔بہتر ہو کہ یہاں جن لوگوں کے نام کی آمدنی باقی ہے سب کے نام جدا جدا اشتہار لکھ کر اور ایک ایک بنڈل بنا کر اصحاب ذیل......

شجاعت اللہ خاں پسر جمعہ خاں صاحب تارسر سالہ گنج
حافظ محمود حسین صاحب مختار تارسر سالہ گنج
جناب محمد یوسف خاں صاحب رئیس۔۔۔
جناب داروغہ احمد حسن خاں صاحب پنشنر۔۔۔
یہ سبھی لوگ جو کچھ کوشش کریں مل کر کریں۔

.............اور وقت سے کھل سکتا ہے اور پھر بند ہوسکتا ہے۔جو روپیہ پہنچ چکا ہے سب کی نام بنام فہرستیں روانہ کر چکا ہوں۔رسید اب آپ روانہ کر چکے ہیں صرف حال کے دو رجسٹر آپ کے پاس سے گئے۔

(۱) داروغہ محمد عبد المحمود خاں صاحب
(۲) منشی احمد حسن صاحب ہیڈ کانسٹبل چوکی سلہ گنج

(جناب مولانا حکیم حافظ محمد نعیم الدین صاحب دام فیضکم چوکی حسن خاں مراد آباد)

مختلف مکاتیب بشکل دعوت نامے

گرامی نامے صدرالافاضل

بنام

اصحاب خیر

(۱)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

حامداو مصلیاً

مکرم بندہ زاد عنایتہٗ

السلام علیکم!! مزاج شریف

مکلّف ہوکہ بتاریخ ۲۵،۲۶،۲۷،صفر ۱۳۲۹ھ بتقریب جلسہ دستار بندی مولوی محمد شفقت حسین و مولوی محمد عمر تشریف لاکر شرکت جلسہ فرمائیں۔ ڈور ڈور کے علماء مدعو کیے گئے ہیں۔ ہر سہ روز وعظ ہوتا رہے گا۔ وقت تشریف آوری سے مطلع فرمائیں تاکہ ریل پر انتظام رہے۔ جلسہ حضرت شاہ بلاقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درگاہ میں ہوگا۔ والسلام

آپ کا نیاز مند

نعیم الدین از مراد آباد

۱۵؍صفر ۱۳۲۹ھ



(۲)

مکرم بندہ زاد لطفہ

السلام علیکم۔امسال مدرسہ انجمن اہل سنت و جماعت مرادآباد کے سالانہ جلسے ۱۷،۱۸،۱۹،۲۰؍شعبان ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۴،۲۵،۲۶،۲۷؍مارچ ۱۹۲۴ء روز دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ کو بعد مغرب مکان مدرسہ واقع زمین شیش محل محلّہ بازار دیوان میں منعقد ہوں گے۔دس طلبہ کی دستار بندی ہوگی۔ملک کے مشاہیر فضلا مدعو کئے گئے ہیں۔جو اپنے پر اثر بیان سے مستفیض فرمائیں گے۔

امید کی جاتی ہے کہ امسال جلسہ سالہائے گزشتہ سے بدر جہا زیادہ شوکت وشان کے ساتھ ہو۔کیوں کہ ان اکابر کے تشریف لانے کی پوری توقع ہے جو ہند میں اپنا عدیل نہیں رکھتے۔التجا ہے کہ جناب شرکت فرما کر روحانی و ایمانی ذخائر بہم کریں اور فقیر داعی کو ممنون بنائیں۔والسلام

الداعی الی سبیل الرشاد

محمد نعیم الدین غفرلہ ناظم انجمن اہل سنت و جماعت مرادآباد

مدرسہ انجمن اہل سنت و جماعت مرادآباد

شعبان ۱۳۴۲ھ



(۳)

۷۸۶

مکرم محترم زاد الطافہم   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ پر مخفی نہ ہوگا۔ کہ علماء کرام اہل سنت زمانہ کے حالات کا ملاحظہ فرما کر ایک عرصہ سے علماء کی تنظیم اوران کے اجتماع کی ضرورت محسوس کرر ہے تھے۔ اگر چہ بحمد اللہ تعالیٰ یہ تمام حضرات انفرادی طور پر خدمت دین میں مصروف ہیں۔ اوراس مقصد کے لئے وہ بڑی جانکاہیاں اور محنتیں برداشت فرماتے ہیں۔ مگراس دور فتن میں دین وملت کی حفاظت کے لئے اجتماعی مسائل اور جماعتی نظام ناگزیر ہے۔ اسی لحاظ سے ماضی قریب میں اجتماعات کے متعدد موقعوں پر یہ گفتگوئیں درپیش ہوئیں۔ اوراس ضرورت کو پورا کرنے کی تجویزیں زیرنظر آئیں۔ لیکن اس ربانی گروہ کی دنیوی بے سروسامانی سدراہ ہوتی رہی۔ تا آنکہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ رشعبان المعظم ۱۳۵۸ ہجری کو جامعہ نعیمیہ میں دستار بندی کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں چونکہ اس فقیر کے فرزندوں کی دستار بندی بھی تھی۔ اس لئے باوجود جملہ اسباب ناکامی جلسہ امید سے زائد کامیاب ہوگیا۔ حضرات علماء کرام اپنے اس محبت وکرم سے جوان کواس فقیر کے ساتھ ہے کثیر تعداد میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت شیخ الانام حجۃ الاسلام مولانا الحاج القاری المفتی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب دامت برکاتہم نے اس مقصد کے لئے علماء موجودین کو جمع فرمایا۔ اوراس مبارک جماعت کی بنیاد قائم فرمائی اوراس کا نام موتمر العلماء رکھا حضرت موصوف کو علماء موجودین نے صدر مانا اوراس صدارت کو سبب کامیابی سمجھا اوراس فقیر کے دوش ضعیف پر بار نظامت رکھا گیا۔ ہر چند معذرتیں کیں مگر پذیرانہ ہوئیں۔ خداوند عالم ان حضرات کی دعاؤں کی برکت سے ان خدمات کے ادا کرنے کی اہلیت وقوت عطا فرمائے۔

اب میں جناب کی خدمت میں جلسہ کی روداد پیش کرتا ہوں۔ اور مستدعی ہوں کہ آپ اس جماعت کی رکنیت قبول فرمائیں۔ اور جو حضرات علماء آپ کی نظر میں اس کی رکنیت کے

اہل ہوں انہیں بھی رکن بنائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس مراسلہ کے جواب سے جواب حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ والسلام مع الاکرام

فقیر محمد نعیم الدین غفرلہ از مراد آباد



(۴)

حامیان مذہب، **سلمهم المولیٰ تعالیٰ**

السلام علیکم!!! الحمدللہ سال بھر کے بعد پھر وہ دن آیا۔ کہ میں جناب کو اس بابرکت جلسہ کی شرکت کے لئے مدعو کروں۔ جو مدنی تاجدار علیہ الصلاۃ کی معراج اقدس کی یادگار میں ۲۴؍رجب روز شنبہ کی شام سے تین روز متواتر صبح شام ساڑھے سات بجے منعقد ہوا کرے گا۔ چمنستان دین متین کے خوش بیاں عنادل گہر ریزی فرمائیں گے ۔مبارک ساعات میں مبارک اذکار کا چرچا رہے گا۔ مدرسہ انجمن کے قابل قدر خدمات پیش کئے جائیں گے۔ فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی ہوگی۔ حفاظ اور ناظرہ ختم کرنے والے طلبہ قرآن کریم سنائیں گے۔ یہ دکھایا جائے گا کہ مدرسہ کس سرگرمی اور خوبی سے اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ ہندوستان کے نامور فضلاء اور مشہور مقررین مدعو کئے گئے ہیں۔ التجا کہ جناب براہ کرم شریک جلسہ ہو کر برکات بے نہایات حاصل کریں۔ اور خادم مدرسہ کو ممنون فرمائیں۔

والسلام

الداعی محمد نعیم الدین ناظم انجمن اہل سنت جماعت مراد آباد بازار دیوان

(مطبوعہ احسن المطابع مراد آباد)



(۵)

سنی کانفرنس کے اجلاس کادعوت نامہ

ازصدرالافاضل

مکرم ومحترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج مبارک بخیر باد!!!

بحمداللہ تعالیٰ وکرمہ

جمہوریت اسلامیہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے عظیم الشان مبارک اجتماع کے لیے ۲۷،۲۸،۲۹،۳۰/اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۲۴،۲۵،۲۶،۲۷/جمادی الاولی ۱۳۶۵ھ روزشنبہ، یکشنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ مقرر ہوئے۔ان بابرکت ایام میں ملت اوراہل ملت کی حمایت ونصرت کے لیے اکابراہل اسلام علمائے کرام مشائخ عظام اورتمام صوبوں کی سنی کانفرنسوں کے نمائندے ودیگرمعززین تشریف لائیں گے۔

جناب والا سے التجاہے کہ اس اہم دینی اجتماع میں شرکت فرماکرکانفرنس کوکامیاب بنائیں۔اوراگرآپ کے یہاں سنی کانفرنس قائم ہوچکی ہےتو جناب بحیثیت نمائندے کے تشریف لائیں اور جتنے نمائندے آپ کی سنی کانفرنس تجویز کرے انہیں ہمراہ لائیں۔ ہمراہیوں کی تعداداورتشریف آوری کےوقت سے۲۲/اپریل ۱۹۴۶ءتک مطلع فرمائیں۔

ان مسائل کا خلاصہ بھی ارسال کیاجارہاہے، جوسنی کانفرنس کے لیے غورطلب ہیں۔ان اُمورکےمتعلق اگرجناب کوئی تجویزپیش کرناچاہیں تووہ بھی۲۲/اپریل ۱۹۴۶ء تک قلم بندفرماکرارسال فرمائیں۔

اب صدردفتر بنارس میں ہے۔اور۳۰:اپریل تک یہیں رہے گا۔لہٰذاخط وکتابت کے لئےصرف میرانام اورسنی کانفرنس بنارس لکھ دینا کافی ہے۔

تار کا پتہ صرف اتنا ہے: اشرفی، بنارس کینٹ

میں آپ کی تشریف آوری سے بہت مسرور اور ممنون ہوں گا۔

والسلام مع الاکرام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

[نوٹ: جو حضرات کسی مجبوری سے تشریف نہ لاسکیں۔ وہ اپنی معذوری اور کانفرنس کے ساتھ اپنے کامل اعتماد و اتفاق کا اظہار بذریعہ ڈاک یا تار فرمائیں۔'' دبدبہ سکندری، ۱۹/اپریل ۱۹۴۶ء ص۵: بحوالہ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس، ص۲۱۶]



مختلف مراسلات صدرالافاضل

بنام اخبارات

مراسلہ صدر الافاضل

بنام

اخبار دبدبہ سکندری

"مکرمی، السلام علیکم

مزاج مبارک بخیر باد!

ایک نئی مصیبت اور بلائے ناگہانی رونما ہوئی ہے۔ وہ مسلم زکاۃ ایکٹ ہے جو خان بہادر شیخ مسعود الزماں ممبر لیجسلیٹو کونسل یو پی (Member Legislative Council, UP) متوطن باندہ نے پیش کیا ہے اور یو پی کے تمام صوبہ پر اس کا نفاذ تجویز کیا ہے۔ اس قانون کی رُو سے زکاۃ بھی مال گزاری کی طرح گورنمنٹ کا ایک ایسا مطالبہ قرار دی جائے گی جس کو گورنمنٹ کے حکام بہ جبر وصول کریں گے۔ زکاۃ کی ڈگریاں ہوں گی، ڈپٹی کلکٹر یا اس حیثیت کا کوئی افسر تشخیص کے لیے مقرر ہوگا، وہ اہل زکاۃ کے نام نوٹس جاری کرے گا اور زکاۃ ادا کرنے والوں کو ایک مجرم کی طرح اس کے سامنے حاضر ہوکر بیان دینا ہوگا، پھر یہ افسر زکاۃ کی رقم مقرر کرے گا، کسی شخص کو اختیار نہ رہے گا کہ اپنی زکاۃ اپنی مرضی سے خرچ کرے۔

ہر شخص کو اپنے اَموال کا پورا حساب داخل کرنا ہوگا اور غیر ظاہر اموال کے متعلق حلفی بیان دینا ہوگا۔ اس کے خلاف کی صورت میں زکاۃ والوں کو قید سخت بھی ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا اور دونوں سزائیں بھی ہوسکیں گی۔

اس قانون کے ذریعہ سے جو بیت المال بنایا جائے گا وہ زکاۃ کے علاوہ اور دوسرے صدقات پر بھی حاوی ہوگا۔ اس قانون کے کامیاب کرنے کے لیے بہ کثرت انسپکٹر اور دوسرے عہدیدار مقرر کیے جائیں گے جن کی گراں قدر تنخواہوں کا بارِ گراں اسی زکاتی روپیہ سے ادا کیا جائے گا یعنی زکاۃ کا روپیہ اہل حاجت پر خرچ ہونے کے بجائے امراء اور دولت

مندوں پر خرچ ہوگا، اس کے ساتھ ساتھ زکاۃ کا روپیہ اور بھی بہت سے ناجائز مصارف پر خرچ کرنے کی صورتیں نظر آرہی ہیں۔

آپ خیال فرمائیں یہ قانون کیسی بلائے عظیم ہوگا، اور ہر مسلمان جو ساڑھے باون تولے چاندی کا مالک ہوگا اس قانون کا شکار بنے گا پھر محکموں کے اہل کاروں کا برتاؤ تجربہ سے سب کو معلوم ہے کیسا کیسا پریشان کرتے ہیں۔

بہر حال یہ قانون مصیبتوں اور بلاؤں کی ایک فوج ہے جو ہر مسلمان پر ٹوٹی ہوئی ہے۔ یہ ایکٹ مخصوص لوگوں کے دیکھنے میں آیا ہے- اس کی اشاعت نہیں ہوئی۔ تمام کثیر الاشاعت اخباروں میں نہیں چھپا۔ چپکے چپکے پاس کر کے جاری کر دیا جائے گا اور پاس ہونے کے بعد مسلمانوں کی کوئی فریاد نہیں سنی جائے گی، خود انہیں کو ملامت کی جائے گی کہ پہلے کہاں سو رہے تھے قانون کے پاس ہونے کے بعد مخالفت کرتے ہو!!!

ہم کبھی گوارہ نہیں کرتے کوئی گورنمنٹ ہمارے دینی اُمور میں ذرا بھی دخل دے۔ زکاۃ عبادت ہے اس سے گورنمنٹ کو واسطہ اور مطلب!!!!

لہٰذا بہت ضروری ہے کہ ہر سنی کانفرنس اور جہاں کانفرنس نہ ہو وہاں کے سنی مسلمان جس قدر اجتماع ممکن ہو چھوٹا یا بڑا جلسہ کر کے اظہار ناراضی کریں۔ اس کی اطلاع اخباروں کو بھی دیں اور صوبہ یوپی کی لیجسولیٹو کونسل کو بھی وزیر اعظم کو بھی، اور مسلم وزراء کو بھی، وائسرائے کو بھی، اور مسٹر جناح کو بھی۔ ہرگز اس میں تاخیر نہ کیجئے۔

اور جہاں سے تاروں کا انتظام نہ ہو سکے- وہ اصحاب ڈاک کے ذریعہ سے ہی روانہ کریں اور اپنی کارروائی سے براہ کرم آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر دفتر مرادآباد کو بھی مطلع فرمائیں۔ وہ تجویز جو مسلم ممبران کونسل وزرائے وزیر اعظم گورنر وائسرے مسٹر جناح اور نواب محمد اسمٰعیل صاحب صدر یوپی مسلم لیگ میرٹھ اور اخبارات کو بھیجی جائے اس کا مضمون یہ ہوگا:

''مسلمانان (مقام فلاں) کا یہ جلسہ جو بتاریخ (فلاں)
زیر صدارت (فلاں) منعقد ہوا۔

زکوۃ ایکٹ پیش کردہ خان بہادر شیخ مسعود الزماں صاحب ایم ایل سی کو مسلمانوں کے حق میں نہایت بھیانک بلا اور ناقابل برداشت تصور کرتا ہے۔
اور خان بہادر کی اس تجویز کو نہایت نفرت وحقارت اور رنج وغصہ کی نظر سے دیکھتا ہے۔
اور مسلم ممبران کونسل اور مسلم وزرا سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس مصیبت عظمیٰ سے بچائیں اور اس قانون کی مخالفت کرنے میں مسلم پبلک کا حق نیابت ادا کریں۔
وزیر اعظم اس مسلم کش قانون کو بحث میں لانے کی اجازت نہ دیں۔
گورنر اور وائسرائے اس بے جامداخلت فی الدین کو اپنی طاقت سے روک دیں۔"

والسلام

محمد نعیم الدین عفی عنہ

ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس جمہوریت اسلامیہ مرادآباد یوپی۔

[(الف) اخبار دبدبہ سکندری، ۲۱/اکتوبر ۱۹۴۶ء ص ۵، بحوالہ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس ص ۳۴۶،
(ب) اشتہار، ناقص وکرم خوردہ، مطبوعہ اہل سنت برقی پریس بازار دیوان مرادآباد]



مراسلہ بنام اخبار دبدبہ سکندری

میں تمام صوبہ جات کی سنی کانفرنسوں کے اعلیٰ عہدیداران سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ صوبہ بہار اور دیگر صوبہ جات کے شہیدانِ ظلم و جفا کے لیے قرآن کریم اور کلمے شریف کا ختم کر کے ایصال ثواب کریں اور جو مظلومین اس وقت مصیبت کی حالت میں ہیں-ان کی امداد و اعانت کے لیے حوصلہ مندی کے ساتھ چندے کر کے روپیہ بھیجیں۔

یہ یادرہنا چاہیے کہ سنی کانفرنس کے رکن اعظم ملک العلما مولانا شاہ ظفرالدین صاحب پروفیسر مدرسہ شمس الہدی پٹنہ خاص ایسے مقام (پٹنہ) میں مقیم ہیں جہاں ہزارہا خانماں مسلمان پناہ گزیں ہیں-ان کے ذریعہ سے روپیہ مظلومین کی امداد میں خرچ ہوسکتا ہے۔اس کے علاوہ بھی اگر کوئی ذریعہ مناسب معلوم ہوتو اس سے کام لیا جائے۔

میں منتظر ہوں کہ ملک کی سنی کانفرنس ان خدمات میں اپنی اولوالعزمی کا کس طرح اظہار کرتی ہیں!!!

محمد نعیم الدین
ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد

[دبدبہ سکندری،۱۶رد سمبر ۱۹۴۶ء ص ۷:بحوالہ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس،ص ۳۳۷]



مراسلہ بنام اخبار الفقیہ ودبدبہ سکندری

حضرات محترم دام مجدہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرات کرام مشائخ وعلما اہل سنت کے ارتباط وتنظیم کی شدید ترین ضرورت جناب سے مخفی نہ ہوگی۔ زمانہ کی موجودہ حالتوں میں یہ ضرورت جس قدر اہم ہوگئی ہے۔ اس پر بھی آپ کی نظر ہوگی۔ یوپی سنی کانفرنس کا اجلاس جو مرادآباد میں بتواریخ ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ جولائی ۱۹۴۵ء کو منعقد ہوا تھا۔ اس میں قرار پایا کہ حضرات مشائخ وعلمائے اہل سنت سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے علاقہ کے مشائخ وعلماء کے اسماء تحریر فرما کر ارسال کریں تا کہ ان حضرات کی خدمت میں دستخط کے لیے قرطاس رکنیت بھیجے جائیں۔ اس لیے جناب والا سے درخواست ہے کہ اپنے علاقہ کے خالص سنی علما ومشائخ کے اسماء کی فہرست بغور کامل تحریر فرما کر جس قدر جلد ممکن ہو ارسال فرمائیں۔ یہ لحاظ ضروری ہے کہ جن حضرات کے نام تحریر فرمائے جائیں - وہ قابل اعتماد سنی ہوں۔

سُنّی کی تعریف جو یوپی سنی کانفرنس کے مذکرہ بالا اجلاس میں لکھی گئی ہے۔ وہ نقل کرتا ہوں:

(۱) ممبری کے لیے سنی صحیح العقیدہ ہونا شرط ہے۔ کسی قسم کا بدمذہب اس جمعیت کا رکن نہیں ہوسکتا۔

(۲) سنی وہ ہے جو **ما انا علیہ و اصحابی** کا مصداق ہوسکتا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین خلفائے اسلام اور مسلم مشائخ طریقت اور متاخرین علمائے دین سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت ملک العلما بحر العلوم صاحب فرنگی محلی، حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی، حضرت مولانا شاہ فضل رسول صاحب بدایونی، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین صاحب رامپوری، اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمہم المولیٰ سبحنہٗ وتعالیٰ کے مسلک پر ہوں۔

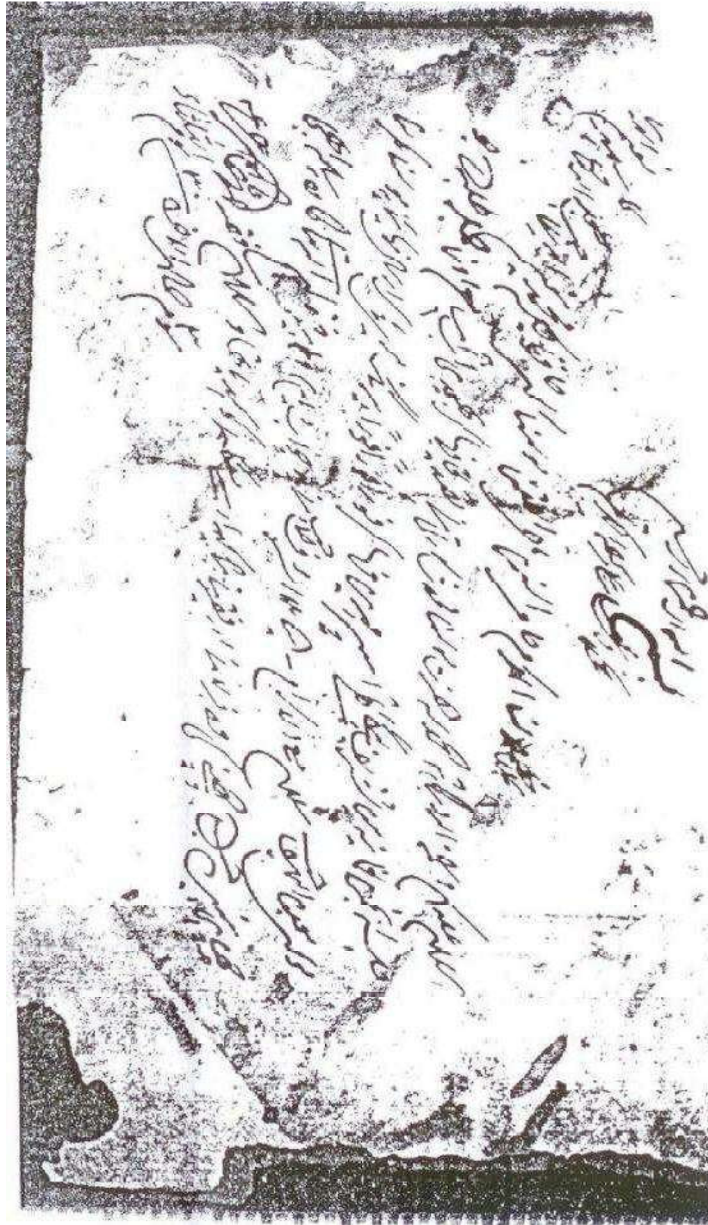
والسلام۔ جواب کا منتظر

محمد نعیم الدین عفی عنہ
ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس

از مراد آباد

[الفقیہ، ۲۱، ۲۸/اگست ۱۹۴۵ء ص ۹: دبدبہ سکندری، ۲۷/اگست ۱۹۴۵ء ص ۷:،
بحوالہ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس ص ۲۱۳]





حضور اعلیٰ حضرت کا گرامی نامہ بنام صدرالافاضل

صدرالافاضل کا گرامی نامہ مفتی محمد عمر نعیمی کے نام

حامداً ومصلیاً ومسلماً

ایها العزیز المخلص نور الله تعالیٰ قلبه
بنور معرفته السلام علیك ورحمة الله تعالیٰ
وبرکاته

ورد کتابکم فجعلنی مسروراً بأن رأیت المولی تعالیٰ
فیکم لکن لم اجد فرصة لأنظر فی
مکتوبکم بالامعان واذا وجدت
وقتاً انظر فیه والسلام

محمد نعیم الدین

صدرالافاضل کا گرامی نامہ بزبان عربی بنام مفتی نوراللہ نعیمی بصیر پوری

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على نبيه

اما بعد فمن العبد المعتصم بحبل الله المتين المتمسك بذيل سيد المرسلين

صلوات الله تعالى عليه وسلامه الى حضرة الفاضل الكامل قدوة

الاكابر والاماثل مولانا المولوي محمد نور صانه الله الغفور

عن الفتن والشرور - سلام كعرف المسك فاش وانتشر كالروض الازهر

زاه وزاهر

لقد جاء كتابك وحصل خطابك وارسلت اليك رسالتي

المسماة بالكلمة العليا لاعلاء علم المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم مع رسالة اخرى

مسماة بقرائن النور في الجرائد على القبور بتوسط

بوسطة والمرجو من جنابك ان لا تنسانا من الدعاء

والسلام خير ختام نعيم الدين

٩ جمادى الاولى سنه ١٣٢٩ھ

صدرالافاضل کا گرامی نامہ بزبان عربی بنام مولانا محمد نور چکوال

احب الاعز واعز الاحباء برادر مولوی سردار احمد صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ وایدکم بدینہ المتین

علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے دو عریضے پہنچے اور حضرات ... یہ معلوم ہو کر

قلب کو ... بہ انداز تسلی ہوئی ہے۔ اور دعائیں لیں گو ...

یک تعلیم ... میں نے ایک روز فیض آباد کے لیے بھی مقرر کیا ہے اگر

اہل فیض آباد اس کو مناسب سمجھیں تو ۱۲- اپریل روز چہار شنبہ کی شب میں دہرہ ایکسپریس سے

روانہ ہوں گا۔ اسی ٹرین میں آپ بریلی سے سوار ہوں۔ اور اگر فیض آباد کو

اگر فیض آباد جانا ہو ۱۴- اپریل کو فیض آباد سے روانہ ہوں اور ان شاء اللہ الکریم

۲۱ ربیع الآخر ۱۵- اپریل روز شنبہ کو قبل دوپہر ... پہنچ جاؤں گا

اور اگر فیض آباد جانا نہ ہو تو مراد آباد سے ۱۳- اپریل کو ... جمعہ میں

دہرہ ایکسپریس سے سوار ہوں تو جناب ... بریلی اسٹیشن پر ... ہمراہی فرمائیں

اس صورت میں میں جناب کو اطلاع دوں گا فیض آباد جانا ہے یا نہیں۔

پہلی صورت میں اطلاع کی ضرورت نہیں ... اور پنجشنبہ کو بریلی اسٹیشن پر تشریف

لے آئیں۔ حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم کی خدمت میں سلام عرض کردیجیے

اور یہ بھی کہ ۲۰ ربیع الآخر شریف کو میری اہلیہ نے اس دار فانی سے

رحلت کی ان کے لیے دعاء مغفرت فرمائیں والسلام محمد نعیم الدین عفی عنہ

صدرالافاضل کا گرامی نامہ بنام محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری

عزیز القدر سلمہ اللہ تعالیٰ — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بعونہ تعالیٰ بخیریت ہوں آپ کی خیریت مطلوب

میرے بڑے داماد حکیم سید یعقوب علی صاحب مع اہل و عیال کے

۲۹ جنوری کو اسٹیشن کے ذریعہ مرادآباد سے روانہ ہو کر

غالباً ۳۰ جنوری کو لاہور پہنچیں گے وہاں دو تین روز قیام کر کے

گجرات جائیں گے - اس عرصہ میں انکے قیام کے لئے کسی مکان کا انتظام

ہو جانا چاہیے - اور اسٹیشن پر کسی ایسے شخص کو بھیجیں جو انھیں

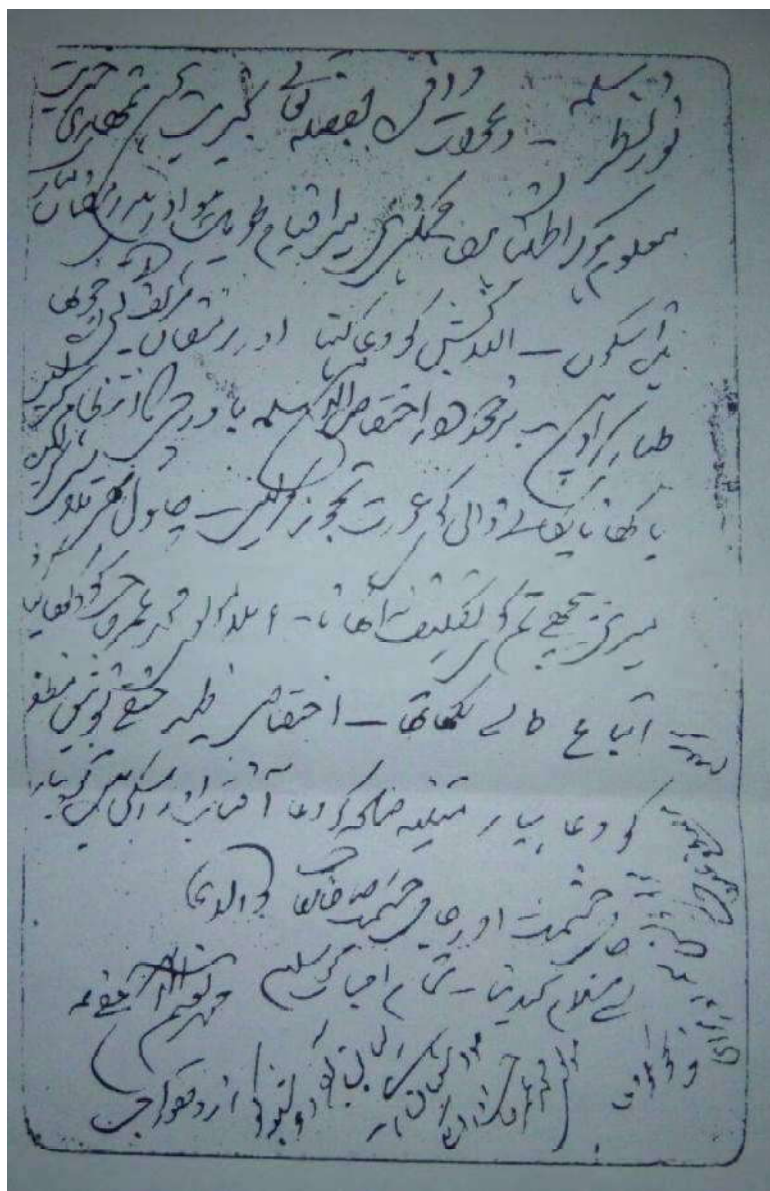
پہچانتا ہو - بہتر ہو کہ عزیزی مولوی محمد حسین صاحب سنبھلی

تشریف لا کر انھیں اتار لیں اور جائے قیام پر پہنچا دیں

اور ان کی خیریت سے مجھ کو اطلاع [illegible] -

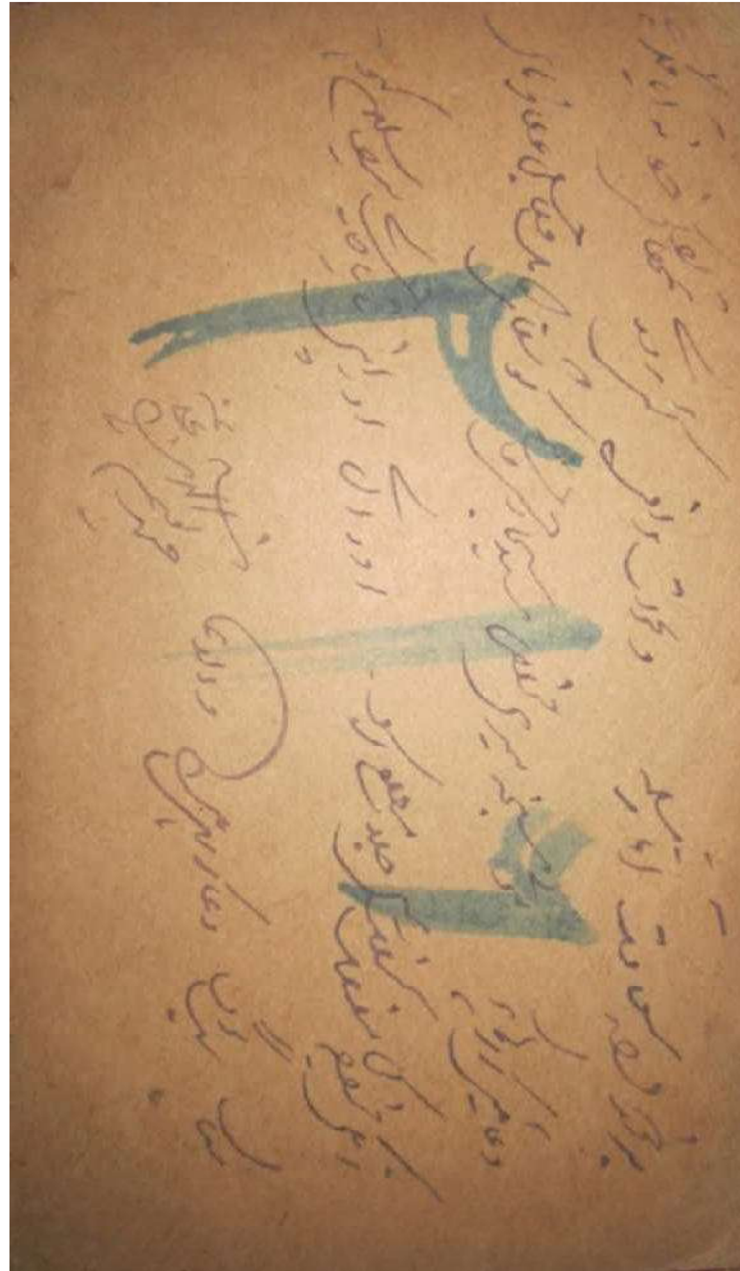
والسلام [illegible] فقیر محمد نعیم الدین [illegible]

صدرالافاضل کا گرامی نامہ مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات سید احمد نعیمی کے نام



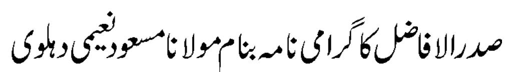
صدرالافاضل کا گرامی نامہ بنام مولانا ظفرالدین نعیمی مرادآبادی

صدر الافاضل کا گرامی نامہ بنام فقیہ اعظم ہند مفتی عبد الرشید نعیمی فتح پوری



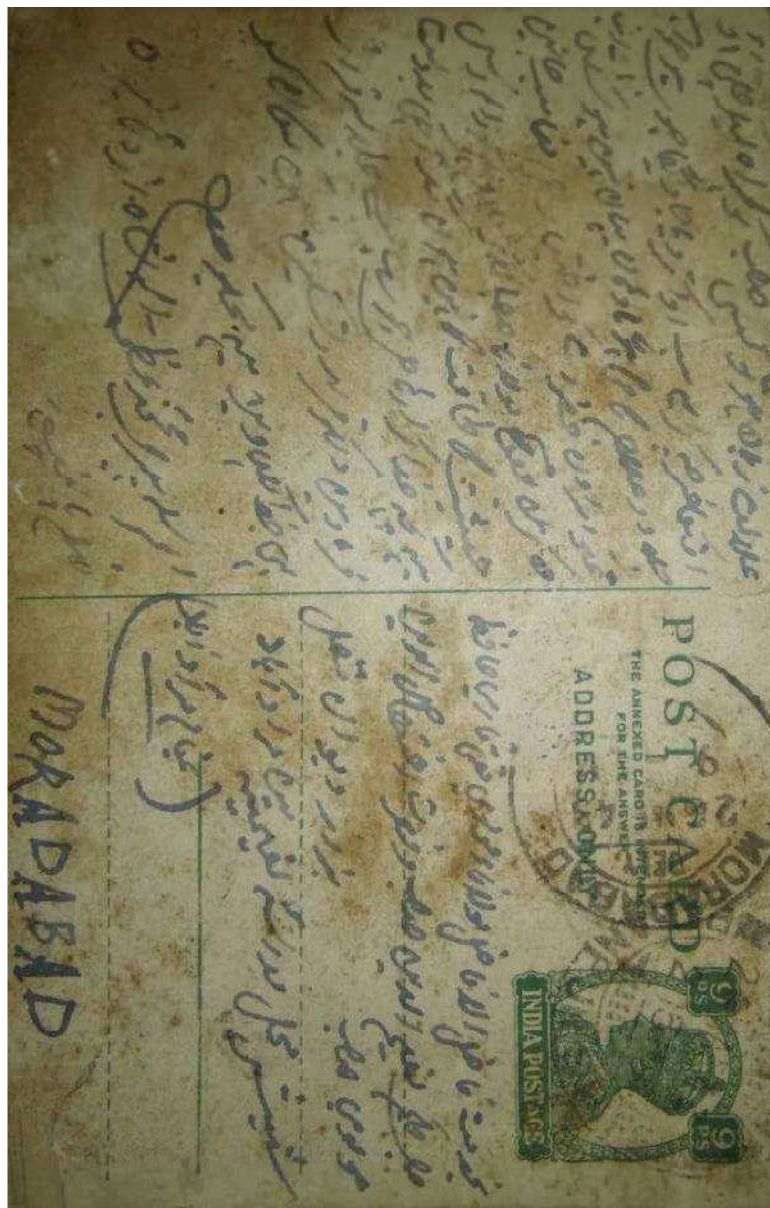
صدرالافاضل کا گرامی نامہ بنام مفتی ارشاد احمد نعیمی شیش گڑھی

صدرالافاضل کا مکتوب گرامی بنام حکیم لطیف الرحمٰن رشیدی

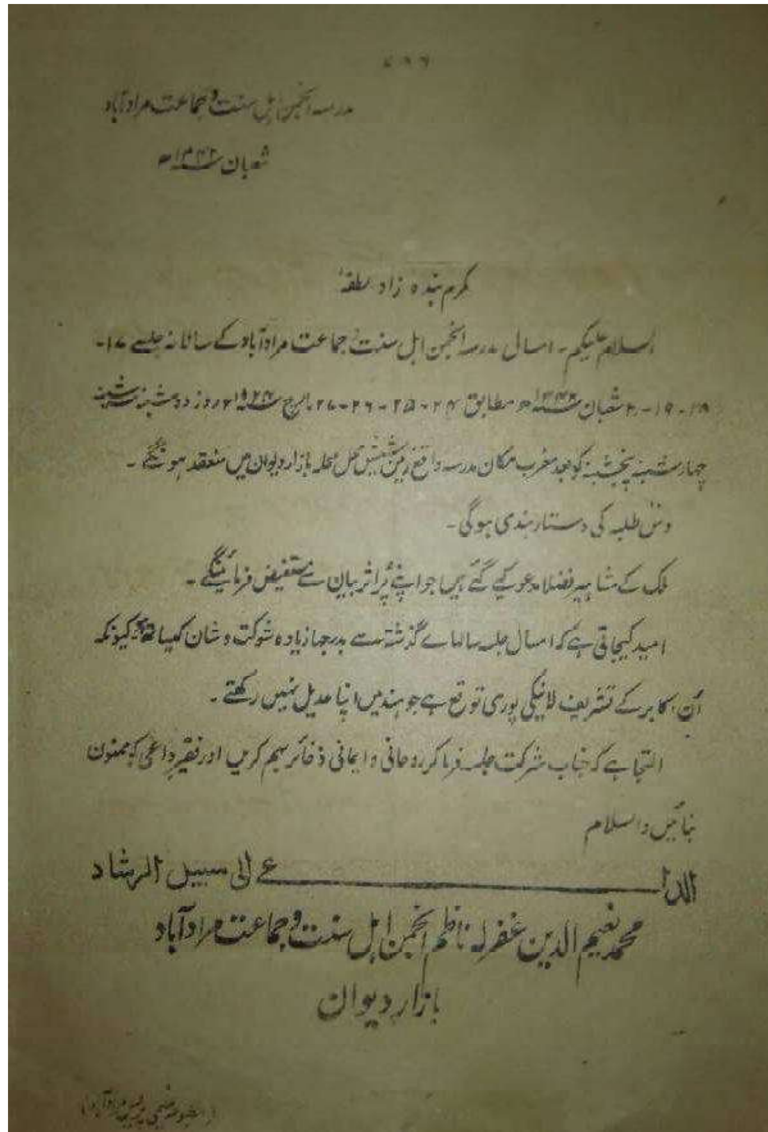


صدرالافاضل کا گرامی نامہ بنام مولانا مسعود نعیمی دہلوی

صدر الافاضل کا گرامی نامہ بنام مولانا اعجاز نعیمی فریدی


POST CARD
THE ANNEXED CARD IS INTENDED FOR THE ANSWER
ADDRESS ONLY
INDIA POSTAGE
MORADABAD

صدرالافاضل کا خط بنام عظمت اللہ شاہ پالن پوری



مدرسہ انجمن اہل سنت و جماعت مراد آباد

شعبان ۱۳۴۳ھ

مکرم بندہ زاد لطفہٗ

السلام علیکم۔ امسال مدرسہ انجمن اہل سنت جماعت مراد آباد کے سالانہ جلسے ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ شعبان ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۲۵ء بروز دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ کو بعد مغرب مکان مدرسہ واقع زمین متصل محلہ بازار دیوان میں منعقد ہونگے۔

دس طلبہ کی دستار بندی ہوگی۔

ملک کے مشاہیر فضلا مدعو کیے گئے ہیں جو اپنے پُراثر بیان سے مستفیض فرمائینگے۔

امید کیجاتی ہے کہ امسال جلسہ سالہائے گذشتہ سے بدرجہا زیادہ شوکت و شان کیساتھ ہو کیونکہ اُن اکابر کے تشریف لانیکی پوری توقع ہے جو ہند میں اپنا عدیل نہیں رکھتے۔

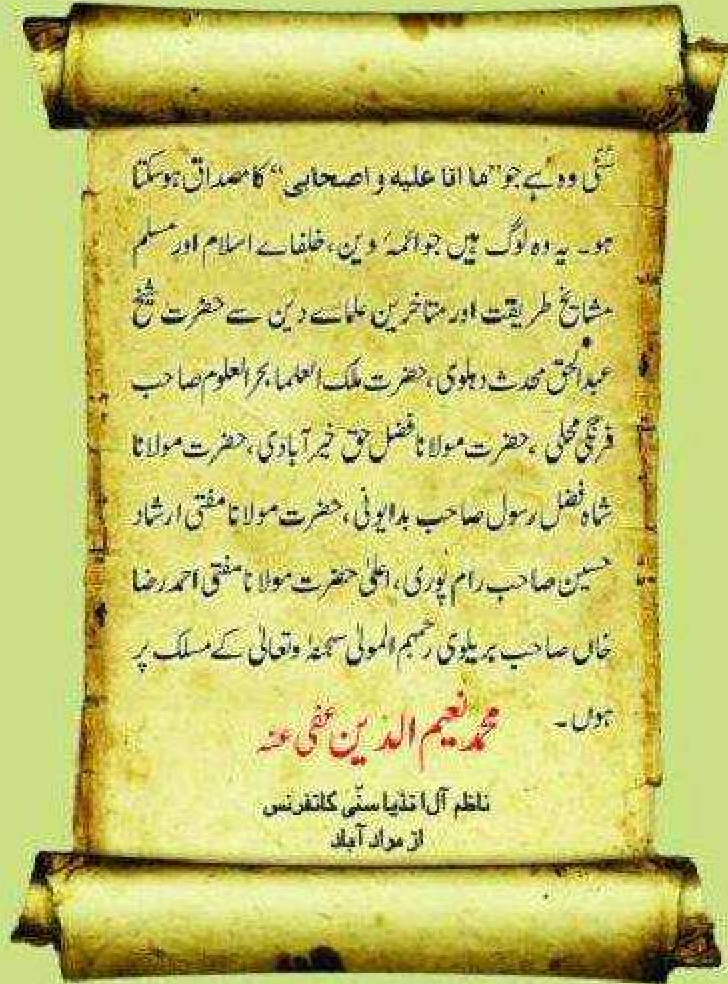
التجا ہے کہ جناب شرکت جلسہ فرما کر روحانی و ایمانی ذخائر بہم کریں اور فقیر داعی کو ممنون بنائیں والسلام

الداعی الی سبیل الرشاد

محمد نعیم الدین غفرلہٗ ناظم انجمن اہل سنت و جماعت مراد آباد

بازار دیوان

دعوت نامہ



سنی وہ ہے جو "ما انا علیہ و اصحابی" کا مصداق ہو سکتا
ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ائمۂ دین، خلفاے اسلام اور مسلم
مشائخ طریقت اور متاخرین علماے دین سے حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی، حضرت ملک العلما، بحر العلوم صاحب
فرنگی محلی، حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی، حضرت مولانا
شاہ فضل رسول صاحب بدایونی، حضرت مولانا مفتی ارشاد
حسین صاحب رام پوری، اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا
خاں صاحب بریلوی رحمہم المولیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ کے مسلک پر
ہوں۔

محمد نعیم الدین عفی عنہ

ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
از مراد آباد

NOORI DARUL IFTA

MADINA MASJID, KASHIPUR, UTTARAKHAND